”آنکھوں کی حفاظت اور گناہوں سے بچنے کے لئے
سلامتی اسی میں ہے کہ موبائل کا استعمال کم سے کم
اور بقدرِ ضرورت کی حد میں ہو۔“
(شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم)

دورِ حاضر کا عظیم فتنہ

اسمارٹ فون

نقصانات، تباہ کاریاں اور بچاؤ کے طریقے

از افادات

عارف باللہ حضرت اقدس شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مُجاز بیعت

شیخُ العرب والعجم عارف باللہ مُجدّدِ زمانہ
حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اِدارۂ تالیفاتِ اختریہ
hazratmeersahib.com

ضروری تفصیل

نامِ کتاب: دورِ حاضر کا عظیم فتنہ: اسمارٹ فون
نقصانات، تباہ کاریاں اور بچاؤ کے طریقے
افادات: عارف باللہ حضرت شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب مدظلہ
تاریخِ وعظ: مختلف مواعظ و ملفوظات کا مجموعہ
مقام: مسجد اختر، گلستان جوہر بلاک ۱۲، کراچی
موضوع: موبائل فون کے نقصانات اور اس سے بچاؤ کا لائحہ عمل
مرتب: یکے از خدام حضرت شیخ دامت برکاتہم
ناشر: ادارہ تالیفاتِ اختریہ
بی ۳۸، سندھ بلوچ ہاؤسنگ سوسائٹی، گلستانِ جوہر
بلاک نمبر ۱۲ کراچی

www.HazratMeerSahib.com

www.HazratFerozMemon.org

فہرست

عنوانات ...... صفحہ نمبر

پیش لفظ: عارف باللہ حضرت شاہ فیروز میمن صاحب دامت برکاتہم ۱۲

حصہ اول: نقصانات

ہمارا مقصدِ حیات حق تعالیٰ کی معرفت اور حصولِ تقویٰ ہے ۱۴

آخرت سے غفلت ۱۷

باب ①: اسمارٹ فون ...... جان، مال اور وقت کا ضیاع

مال اور تقویٰ کی بربادی ۱۷

نئے نئے موبائل خریدنے کی بُری عادت ۱۸

اسراف کا گناہ ۱۸

مالداری کے بعد فقر و فاقہ ۱۹

خواتین کو موبائل کی کیا ضرورت ہے؟ ۱۹

ضروریات میں بخل اور فضولیات میں خرچ ۲۰

مسنون اعمال سے غفلت ۲۱

زندگی کو خطرے میں ڈالنا ۲۱

جمع پونجی برباد کرنا ۲۲

نماز، ذکر اور تلاوت سے محرومی ۲۲

وقت کی بربادی ۲۳

فضول کاموں میں ابتلاء ۲۳

کاروبار تباہ اور امانت میں خیانت ۲۳

باب ②: اسمارٹ فون ...... اَخلاقِ رزیلہ کا سرچشمہ

غیبت کا بازار گرم ۲۴

موبائل کے استعمال کی وجہ سے اَخلاق خراب ۲۴
ریا اور حبِ جاہ کا مرض ۲۵
ناشکری اور حرص کا مرض ۲۵
گنجائش سے مہنگی چیزیں خریدنے کے لئے قرض لینا ۲۶
قناعت نہ ہونے سے ایمان کی بربادی ۲۶
تجسس اور پروپیگنڈا کر کے بدنام کرنا ۲۶
کسی کو ذلیل کرنے پر وعید ۲۷
واٹس ایپ گروپ کی وجہ سے جھگڑے ۲۸
بلیک میلنگ کرنا ۲۸

باب ③: اسمارٹ فون ...... اس زمانے کا دجالی فتنہ

تمام گناہ ایک آلے میں جمع ۲۸
اس زمانے کا دجال ۲۹
انٹرنیٹ: گناہوں کا جال ۲۹
کفار وفساق ہمارے آئیڈیل ۳۰
کفار کی مشابہت ۳۰
مسلمان بھی کفار کے تہوار منانے لگے ۳۱
تاریخی فلموں کے نقصانات ۳۱
میڈیا کا میٹھا لیکن زہریلا دین ۳۲
دہریت کا پرچار ۳۲
علماء سے دوری کا وبال ۳۲
غیر عالم ہو کر دینی مسائل بتانے پر وعید ۳۲
موبائل کی وجہ سے دوسرے جرائم کے رجحانات ۳۴

ڈپریشن کا بڑا سبب ۳۴

باب ④: اسمارٹ فون...... ویڈیو اور تصویر کشی کو پھیلانے کا آلہ

علماء کا میڈیا پر آنے کا نقصان ۳۴
دین میڈیا کا محتاج نہیں ۳۵
ایک غلط فہمی کا ازالہ ۳۵
یہ غلط فہمی کہ ٹی وی پر میچ دیکھنے میں کیا مضائقہ ہے؟ ۳۵
ڈیجیٹل تصویر کے متعلق بڑے مدارس کی رائے ۳۶
حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا اہم ملفوظ ۳۶
تصویر بنانے پر وعیدیں ۳۶
تصویر دیکھنا بھی گناہ ہے ۳۸
تصویر کشی کے معاشرتی و خاندانی ضرر ۳۸
خوشی اور غمی میں تصویر کشی ۳۸
اپنے گناہوں پر گواہ بنانا ۳۹
مقدس مقامات بھی تصویر کی لعنت سے محفوظ نہیں ۳۹
موبائل پروفائل میں میاں بیوی کا ایک دوسرے کی تصویر لگانا ۳۹
تصویر کی حرمت دل سے نکل گئی ۴۰
موبائل کی وجہ سے عبادات کے ثمرات سے محرومی ۴۰
تصویر کشی سے اہل اللہ کو اذیت ۴۱
دینی مقامات پر تصویر کشی سے متعلق دار العلوم کراچی کا فتویٰ ۴۱

باب ⑤: اسمارٹ فون...... بدنظری اور عشقِ مجازی کا سبب

بدنظری سے حق تعالیٰ کا حکم ٹوٹتا ہے ۴۲

بدنظری آنکھوں کا زنا اور خدا کی لعنت...... ۴۴
تقویٰ کے دس انعامات سے محرومی...... ۴۴
بدنظری کی وجہ سے عبادات بے مزہ...... ۴۵
بدنظری زنا کا نقطۂ آغاز ہے...... ۴۵
بدنظری کی وجہ سے لو میرج کا رواج بڑھ گیا...... ۴۶
میاں بیوی کے تعلقات میں تلخی کا سبب...... ۴۶
بدنظری اتنا خطرناک گناہ کیوں ہے؟...... ۴۶
موبائل فون: گانا اور موسیقی کا آلہ...... ۴۷
رِنگ ٹون پر گانا یا موسیقی کے نقصانات...... ۴۸
بلاضرورت نامحرم کی آواز سننا بھی منع ہے...... ۴۸

باب ⑥: اسمارٹ فون......عبرتناک واقعات

برصیصا کا عبرتناک انجام اور اسمارٹ فون کے فتنہ سے ربط...... ۴۹
شیخ ابوعبداللہ اندلسی کا سبق آموز واقعہ...... ۵۴
عشقِ مجازی سے ارتداد تک...... ۵۵
تکبر اور بدنظری کا وبال...... ۵۶
دوستو! عبرت حاصل کرو...... ۵۷

باب ⑦: اسمارٹ فون......بے حیائی وفحاشی کا طوفان

بے حیائی کو فروغ...... ۵۷
تم سے پوچھا جائے گا...... ۵۷
بڑوں کا برین واش...... ۵۸
بے حیائی گناہوں کی دلدل ہے...... ۵۹

آہ! مسلمان بھی دوزخ کا داعی بنا ہوا ہے ۵۹
گندی فلموں کی تلاش ۶۰
بے خطر گناہ ۶۰
بے حیائی کی وجہ سے نئی نئی بیماریاں ۶۰
جنسی جرائم اور اس کے اسباب ۶۱
بے حیائی کی وجہ سے رزق سے محرومی ۶۲
حیا کا حق کیا ہے؟ ۶۲

باب ⑧: اسمارٹ فون......خواتین کے لئے عظیم فتنہ

خواتین میں بے لگام آزادی کا بڑا سبب ۶۳
کئی نیک خواتین موبائل کی وجہ سے برباد ہوئیں ۶۴
جائز چیز جب گناہوں کا سبب بن جائے تو شیخ کیا حکم دے؟ ۶۴
اسمارٹ فون کی خواہش ۶۵
موبائل کی خاطر شیخ سے بدگمانی ۶۶
ان گنت حلال نعمتوں کو چھوڑ کر حرام کی خواہش کرنا ۶۶
خدارا اپنی بیویوں کو اسمارٹ فون ہرگز نہ دیں ۶۷
محبت کی شادی کا بُرا انجام ۶۷
بڑی تعداد میں بچیاں بلیک میل ہو رہی ہیں ۶۸
موبائل کی وجہ سے شوہر کے حقوق میں کوتاہی ۶۸
اپنی بیٹیوں کو خود تباہ کرنا ۶۹
موبائل کا غلط استعمال کرتے ہوئے موت آ گئی تو؟ ۷۰
موبائل نے ہمیں اللہ تعالیٰ سے دور کر دیا ۷۰
ناول کا زہر ۷۰

عورت کی آواز کا بھی پردہ ہے............۷۱

نفس کا کچھ بھروسہ نہیں............۷۲

کیا آپ کو میرے اوپر بھروسہ نہیں ہے؟............۷۲

دینی اجتماع میں آنے والی لڑکیوں کے لئے ہدایت............۷۳

بُری دوستی سے بچنے کی نصیحت............۷۴

جہیز میں اپنی بیٹی کو بڑا موبائل یا ٹی وی دینا............۷۴

موبائل کی وجہ سے امورِ خانہ داری میں کوتاہی............۷۵

شوہر سے زیادہ موبائل محبوب ہوگیا............۷۵

اسمارٹ فون سے نجات حاصل کرو............۷۵

باب ⑨: اسمارٹ فون...... ویڈیو گیم اور کارٹون کے نقصانات

کارٹون دیکھنا ناجائز اور حرام ہے............۷۶

ویڈیو گیم کی تھوڑی سی گنجائش دینے کا نقصان............۷۶

ساری رات جاگنا، سارا دن سونا............۷۷

بغیر تصویر والے کارٹون دیکھنا کیسا ہے؟............۷۷

بچے کی حفظِ قرآن کی محنت برباد کرنا............۷۷

کارٹون اور ویڈیو گیم کے صحت پر مضر اثرات............۷۸

اسمارٹ فون: ایک مہلک نشہ............۷۸

ڈراؤنی فلموں اور سنسنی خیز گیم کے نقصانات............۷۹

والدین سے بدتمیزی کا سبب............۷۹

اولاد کی ہر خواہش پوری کرنے کا نقصان............۸۰

اولاد کو موبائل و کمپیوٹر دینے کا نقصان............۸۱

پلک جھپکنے میں نفس کی بدمعاشی............۸۱

بچوں کے تعلیمی انحطاط کا سبب...................... ۸۲
کارٹون بینی، ویڈیو گیم: کفار کی سازش...................... ۸۲
ایمان کو خطرے میں ڈالنے والے ویڈیو گیم...................... ۸۲
بچوں کی مار دھاڑ کا اہم سبب...................... ۸۳
فحش ویڈیو گیم اور فحش کارٹون...................... ۸۳
بچوں کو جائز نعمتیں نہ دینے کا نقصان...................... ۸۴

باب ⑩: اسمارٹ فون...... دینی و دنیاوی تعلیم پر بُرے اثرات

پڑھائی میں عدم یکسوئی کا سبب...................... ۸۴
حافظہ کمزور کیوں؟...................... ۸۵
حفظِ قرآن کے لئے سخت نقصان کا سبب...................... ۸۵
سستے پیکیج کے نقصانات...................... ۸۵
نہ دین کے رہے نہ دنیا کے...................... ۸۶
ایک نئی مصیبت: آن لائن پڑھائی...................... ۸۶
کالج اور یونیورسٹیاں عشقِ مجازی کے اڈے بن گئے...................... ۸۶

باب ⑪: اسمارٹ فون...... حقوق اللہ اور حقوق العباد میں کوتاہی

مساجد میں دنیاوی باتیں کرنے پر وعید...................... ۸۶
خالق سے رابطہ کاٹ کر مخلوق سے رابطہ...................... ۸۷
بیان سے فائدہ نہ ہونے کی وجہ...................... ۸۷
اسمارٹ فون کی وجہ سے فجر قضا...................... ۸۸
جب ماں باپ یا شوہر اہلِ خانہ کو وقت نہ دیں...................... ۸۸
ہماری بے اعتدالیاں...................... ۸۹

ہماری نالائقیوں کا بیوی بچوں پر اثر...... ۹۰
ابتداء سے اولاد کی بربادی...... ۹۰
گھروں میں نیک منظر بدل گیا...... ۹۰
اولاد کی دینی تربیت نہ کرنے کا نتیجہ...... ۹۱

باب ⑫: اسمارٹ فون...... اکابرِ دین اور مدارسِ دینیہ کا اعلان

ارشادات شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم...... ۹۲
اسمارٹ فون اس دور کا عظیم فتنہ...... ۹۲
اب دیندار بھی محفوظ نہیں رہے...... ۹۲
اسمارٹ فون ہر وقت کا خطرہ...... ۹۲
اہلِ علم کو خاص نصیحت...... ۹۳
نقصان سے بچنا مقدم ہے نفع اُٹھانے پر...... ۹۳
افتتاحِ درسِ بخاری کے موقع پر طلباء کرام سے خطاب...... ۹۴
حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ کا قابلِ تقلید عمل...... ۹۴
وفاق المدارس العربیہ کی طرف سے اعلان...... ۹۵
ضروری اعلان جامعۃ العلوم الاسلامیۃ، بنوری ٹاؤن، کراچی...... ۹۶
ضروری اعلان جامعہ دارالعلوم، کراچی...... ۹۷

حصہ دوم: معالجات

ایک دلی گزارش، عرض جامع...... ۹۸
گناہوں اور آلاتِ معصیت سے دوری، ایک مؤثر تدبیر...... ۹۹
موبائل فون کی ضرورت اور اس کا معیار...... ۹۹
بضرورت موبائل اور انٹرنیٹ استعمال کرنے کا لائحہ عمل...... ۱۰۰

بدنظری کرنے والوں کے ایک بہانے کا جواب ۱۰۲
محبت وعظمتِ خدا اور فکرِ آخرت ۱۰۴
ترکِ گناہ کا لذیذ طریقہ: صحبتِ اہل اللہ ۱۰۵
ملک اور گھر کے بڑوں کی ذمہ داریاں ۱۰۶
اولاد اور گھر والوں کو خرافات سے بچانے کی حکمتِ عملی ۱۰۷
①اولاد پر کڑی نظر رکھیں ۱۰۷
②خود سو فیصد دین پر عمل کریں ۱۰۸
③اولاد کو جائز تفریح سے نہ روکیں ۱۰۸
④ گناہوں سے روکنے پر صبر سے اولاد اللہ والی بنتی ہے ۱۰۹
⑤تربیتِ اولاد میں دعا کی اہمیت ۱۰۹
حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی ایک الہامی دعا ۱۱۰
نفس وشیطان کے شر سے حفاظت کے لئے چند دعائیں ۱۱۰
امام المتقین یا امام الفاسقین، ہمیں کیا بننا ہے؟ ۱۱۱
قرآنِ مجید کو سینے سے لگائیں ۱۱۲
لمحۂ فکریہ ۱۱۳
دیندار والدین کو تسلی ۱۱۳
امت کے مصلحین کی خدمت میں گزارش ۱۱۴
دینی و دنیاوی تعلیم حاصل کرنے والے نوجوانوں کو نصیحت ۱۱۴
آیئے! توبہ کریں اور اپنے رب کو راضی کریں! ۱۱۵

☆☆☆☆☆

☆☆☆

☆

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡمُصۡطَفٰی

اللہ تعالیٰ کا کروڑہا شکر ہے کہ اس نے ۱۹۹۱ء میں بلا استحقاق شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ، رومی ثانی، تبریزِ دوراں، حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہلی حاضری نصیب فرمائی۔ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نظر کی حفاظت پر ہمیشہ بہت بیان فرماتے تھے۔ پہلے بدنظری کا معاملہ تو صرف لڑکے اور لڑکیوں تک ہی تھا، پھر ٹی وی اور تھیٹر، سینما ہاؤس آئے، اس کے فتنے میں کافی مسلمان مبتلا ہوئے، لیکن اکثر محفوظ رہے۔ پھر کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کا زمانہ آیا، اس نے بھی بہت لوگوں کو اپنے شکنجے میں لے لیا، لیکن کافی لوگ پھر بھی محفوظ رہے۔ یہاں تک کہ اکیسویں صدی کی ابتداء سے اسمارٹ فون کا فتنہ ایسا شروع ہوا جس نے عوام اور خواص سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، الا ماشاء اللہ! دنیا کے چپے چپے میں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے گھر، مساجد میں بھی یہ فتنہ لوگوں نے داخل کردیا اور اس فتنہ کا دروازہ ایسا چوپٹ کھلا کہ اس کا سدباب بہت ہی مشکل ہوگیا، ہمارے سب ہی اکابر حیران و پریشان ہیں، اس کے نقصانات پر اپنے بیانات میں تنبیہ فرماتے ہیں لیکن یہ فتنہ بڑھتا ہی جارہا ہے۔

احقر بھی اللہ تعالیٰ کے کرمِ خاص اور اپنے بزرگوں کے صدقہ اپنے احباب کے سامنے اسمارٹ فون کے دینی و دنیاوی نقصانات روز وشب بیان کرتا رہتا ہے، اور میرا بیان کیا ہوتا ہے، بس اپنے مشائخ اور اکابر خصوصاً شیخِ اول شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ، رومی ثانی، تبریزِ دوراں، حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ، شیخِ ثانی قلندرِ زمانہ، صدیقِ وقت، حضرت عشرت جمیل میرؔ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور شیخِ ثالث، لسانِ اختر، ترجمانِ اکابر، شیخ الحدیث حضرت مولانا شاہ عبدالمتین بن حسین صاحب دامت برکاتہم کے ملفوظات اور نصیحتیں ہوتی ہیں۔ اس وجہ سے کئی احباب کی دلی خواہش تھی کہ ایک ایسا مجموعہ تیار ہوجائے جس میں اسمارٹ فون کے نقصانات کو جمع کیا جائے اور ساتھ ہی بچنے کے

طریقے بھی بتائے جائیں تاکہ اس سے حفاظت ممکن ہو۔

احقر کی ہدایت پر عزیزم مفتی انوار الحق سلّمہٗ نے میرے بیانات سے اسمارٹ فون کے نقصانات لکھنے شروع کردیئے۔ تقریباً ۲۰۰ ؍کے قریب نقصانات انہوں نے تحریر کرلئے، پھر ایک اور دوست نے کچھ بیانات محفوظ کئے ہوئے تھے، اس میں سے بھی موضوع کے مطابق اہم مضامین جدا کئے گئے۔ پھر دونوں مسودے عزیزم راحیل اعجاز سلّمہٗ کے سپرد کئے کہ مکررات کو حذف کرکے مختصر سے مختصر مسودہ تیار کریں۔ آخر میں عزیزم مولانا سہیل صاحب کی مشاورت اور معاونت سے اس کو موجودہ ترتیب پر مرتب کیا گیا اور کتاب کے دو حصے مقرر ہوئے: حصہ اول ''نقصانات''، حصہ دوم ''معالجات''۔ پہلے حصے کو ۱۲ ؍ابواب میں تقسیم کیا گیا اور ہر عنوان کے تحت مختلف نقصانات جمع کئے گئے ہیں، آج الحمدللہ! یہ کتاب آپ کے سامنے ہے۔

یہاں اس بات کو خوب یاد رکھیں کہ اس کتاب کا یہ مقصد نہیں کہ ہم موبائل کا استعمال ترک کردیں، جن لوگوں کی کوئی شرعی ضرورت ہے جیسے پڑھائی، نوکری اور کاروبار کی مجبوری ہے تو اس میں یہ بتایا ہے کہ موبائل کو تقویٰ کے ساتھ استعمال کریں، اور اگر خدانخواستہ کسی گناہ میں ابتلاء ہو تو اپنے مشائخ و بزرگوں سے اپنی اصلاح کرائیں۔ افسوس یہ ہے کہ ہماری ماؤں، بہنوں، بیٹیوں اور بیویوں کے پاس بھی اسمارٹ فون اور انٹرنیٹ موجود ہے، انہیں بڑے موبائل یا نیٹ کی کیا ضرورت ہے؟ کاش وہ اس کتاب میں نقصانات کو پڑھ کر فوراً اسمارٹ فون کو چھوڑ دیں اور اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خوش کرلیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سایہ ملے۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے اور جملہ معاونین کے لئے آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بنائے۔

اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِیْمُ

احقر فیروز میمن عفا اللہ عنہ
۳ ؍رجب ۱۴۴۳ھ مطابق ۵ ؍فروری ۲۰۲۲ء
غرفۃ السالکین، گلستانِ جوہر بلاک ۱۲، کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دورِ حاضر کا عظیم فتنہ
اسمارٹ فون
نقصانات، تباہ کاریاں اور بچاؤ کے طریقے

حصہ اوّل / نقصانات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

ہمارا مقصدِ حیات حق تعالیٰ کی معرفت اور حصولِ تقویٰ ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگی کا مقصد سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جب انسان کسی کام کا مقصد نہیں سمجھتا تو اس کا کام کبھی صحیح نہیں ہوسکتا لہٰذا ہم اپنی زندگی کا مقصد سمجھ لیں کہ ہم دنیا میں کس لئے آئے ہیں؟ میرے پیارے مرشد شیخ العرب والعجم مجددِ زمانہ عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ؎

مری زندگی کا حاصل مری زیست کا سہارا
ترے عاشقوں میں جینا ترے عاشقوں میں مرنا
مجھے کچھ خبر نہیں تھی ترا درد کیا ہے یارب
ترے عاشقوں سے سیکھا ترے سنگِ در پہ مرنا
کسی اہلِ دل کی صحبت جو ملی کسی کو اخترؔ
اسے آگیا ہے جینا اسے آگیا ہے مرنا

جینا کیا ہے؟ نیک کام کرنا اور مرنے کا مطلب ہے حرام خواہشات اور گناہوں پر عمل نہ کرنا۔ یہی ہمارا مقصدِ حیات ہے۔ دنیا کی زندگی ہمارا پردیس ہے، آخرت ہمارا وطن ہے۔ اس

دنیا میں بڑے سے بڑے مالدار، یا بادشاہ کا بھی جب ڈیپارچر ہوتا ہے تو بتائیے ان کے ساتھ کیا سامان جاتا ہے؟ جب دنیا سے رخصتی ہوتی ہے اور قبرستان میں جنازہ اُترتا ہے تو کیا کوئی دنیا کی دولت، ڈالر، پونڈ، سونا، چاندی ساتھ لے جاتا ہے؟ نہ سامان لے جاتا ہے نہ نقد کرنسی لے جاتا ہے۔ اس وقت کی حالت کو ایک شاعر اس طرح بیان کرتا ہے ؎

شکریہ اے قبر تک پہنچانے والو شکریہ
اب اکیلے ہی چلے جائیں گے اس منزل سے ہم

جب سے آدم علیہ السلام پیدا ہوئے ہیں کیا کسی نے دیکھا کہ کوئی مرنے والا اپنے ساتھ اپنا مکان اور قالین اور دولت سب لے جا رہا ہو۔ جب ہم کفن لپیٹ کر جائیں گے تو چونکہ ہم اپنی دولت، زیورات، بیوی بچے، قالین، موبائل فون، وائرلیس، کرنسی وغیرہ کسی قسم کی کوئی چیز نہ لے جاسکیں گے، یہی دلیل ہے کہ یہ ہمارا مقصدِ حیات نہیں ہے، یہ صرف وسائلِ حیات ہیں۔ وسائل چھن جاتے ہیں مقاصد نہیں چھنتے۔ ہماری زندگی کا مقصد حصولِ تقویٰ یعنی اللہ تعالیٰ کی ولایت اور دوستی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۝﴾

(سورۃ الذاریات: آیۃ ۵۶)

ترجمہ: اور میں نے جنات اور انسانوں کو اس کے سوا کسی اور کام کے لئے پیدا نہیں کیا کہ وہ میری عبادت کریں (آسان ترجمۂ قرآن)۔ جب اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے تو بس عبادت ہی جائے گی اللہ کے یہاں۔ اللہ نے تو ہمیں اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا لیکن ہم رومانٹک دنیا اور حسینوں کے چکر میں پڑے ہوئے ہیں۔ ہم نے اللہ کی بندگی چھوڑ کر گندگی میں اپنی زندگی ضائع کی تو اس کے ہم خود ذمہ دار ہیں۔ اگر اللہ قرآن میں اعلان نہ کرتا تو کہہ سکتے تھے کہ اللہ میاں! آپ نے پیدا کر کے ہم کو بتایا بھی نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے بتادیا کہ ہم نے تمہیں اپنی معرفت و عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

ہمارے معاشرے میں نوجوانوں کے قیمتی اوقات کے ضیاع کا ایک بڑا سبب

موبائل فون بنا ہوا ہے، اس کے ساتھ وقت گزاری کا ایک عام مزاج بن چکا ہے، گھنٹوں اس میں ضائع کر دینا، راتوں کی نیند خراب کرنا، ایک عام سی بات ہوگئی، کبھی اس طرف خیال نہیں جاتا کہ میرا قیمتی وقت ضائع ہو رہا ہے، لہٰذا میرے دوستو! ہم اپنے اوقات کو قیمتی بنائیں اور خاص طور پر موبائل کے غلط استعمال سے بچنے کا اہتمام کریں۔ موبائل کی ضرورت کو میں مانتا ہوں اور تسلیم کرتا ہوں، کوئی نیا آدمی یہ سن کر پریشان نہ ہو کہ یہ کون شیخ ہے جو موبائل فون کو منع کر رہا ہے۔ جائز کو کون منع کرتا ہے لیکن فضولیات میں وقت ضائع کرنا، راتوں کو جاگنا، نمازیں قضا کر دینا، بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہو جانا، تو کون اس کی اجازت دے گا؟ بہت سے باشرع لوگ بھی اسی موبائل کے فتنہ میں مبتلا ہیں۔ چہرہ دیکھو تو ایسا لگے ان سے بڑا کوئی بزرگ نہیں ہے اور کام شیطانی ہیں، ننگی فلمیں دیکھ رہے ہیں، اجنبی عورتوں اور منگیتروں سے باتیں کر رہے ہیں۔ ہمارا چہرہ دیکھ کر لوگ ہمیں سلام کرتے ہیں، عزت دیتے ہیں اور ہمارا یہ حال کہ بس ہمیں اسمارٹ فون ہی چاہیے، نعوذ باللہ! تقویٰ حاصل کر کے اللہ کی محبت نہیں چاہیے۔ اگر اللہ چاہیے تو ہم اپنے گناہوں کی اصلاح شیخ سے کیوں نہیں کراتے؟ اس لئے میں اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ جن لوگوں نے بزرگوں کے ہاتھ پر بیعت کی ہے، وہ چھپ چھپ کر غلط چیزوں میں جانے کی حرام حرکت سے اور گناہوں کے ارتکاب سے باز آجائیں، اللہ کے عذاب کا انتظار نہ کریں۔

میں نے اپنے احباب سے بھی کہہ رکھا ہے کہ ویب سائٹ پر صرف آن لائن بیانات سننے کے لئے کسی کو بڑا موبائل لینے یا نیٹ لگانے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔ یہ ویب سائٹ ان لوگوں کے لئے بنائی گئی ہے بڑا موبائل یا نیٹ جن کی شدید مجبوری ہے، اور ان کے لئے بھی لازمی ہے کہ ہر پندرہ دن پر استعمال کے متعلق اطلاع کریں کہ غلط استعمال تو نہیں کرتے۔ الحمدللہ! باقی لوگوں کے لئے سادہ موبائل پر کانفرنس کال کے ذریعہ تمام بیانات سننے کا انتظام ہے، اس کے علاوہ ادارے سے میموری کارڈ میں بیان لے کر اپنے سادے موبائل پر بھی سن سکتے ہیں، اور اگر کسی کے پاس سادہ موبائل بھی نہ ہو تو بھی

کوئی بات نہیں، میرے شیخ کے مواعظ منگوا کر پڑھیں۔

آخرت سے غفلت: موبائل فون کے ساتھ ہمارے شغف کی مثال ایسی ہے کہ ہمیں حب چوکی (مغرب کی سمت) جانا ہے اور ہم لاہور کی طرف (مشرق کی سمت) چلے جارہے ہیں تو حب چوکی کیسے پہنچیں گے؟ ڈاکٹر عبدالحیٔ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کراچی میں حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلیفہ تھے، ان کا بہت عمدہ شعر ہے ؎

قدم سوئے مرقد نظر سوئے دنیا
کہاں جارہا ہے، کدھر دیکھتا ہے

ہر شخص کا قدم روز بروز قبرستان سے قریب ہو رہا ہے، وہ جا تو قبرستان رہا ہے، مگر دیکھ دنیا کی طرف رہا ہے۔ میں نے ایک نوجوان سے پوچھا کہ آپ جو فون کرنے پر اتنا خرچہ کرتے ہو، آپ کے پاس بھی کسی کے فون آتے ہیں؟ کہا نہیں، بس میں ہی رات دن دوسروں کو فون کرتا ہوں۔ بتایئے! کیسی مصیبت میں خود کو پھنسا رکھا ہے۔

باب ①: اسمارٹ فون.... جان، مال اور وقت کا ضیاع

مال اور تقویٰ کی بربادی: حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ مالداری کو غنیمت سمجھو فقیری سے پہلے، فراغت کو مصروف ہونے سے پہلے، زندگی کو موت سے پہلے، جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، صحت کو بیماری سے پہلے غنیمت سمجھو۔ اسمارٹ فون اور نیٹ کی خرافات میں مبتلا ہونے سے مال، وقت، جوانی اور صحت سب کی بربادی ہے۔ اسمارٹ فون کو مکمل استعمال کرنے کے لئے نیٹ آن (ON) کرنا ضروری ہوتا ہے، جب نیٹ کھولتے ہیں تو وہاں لکھا ہوتا ہے اتنے ڈالر جمع کراؤ تو یہ ایپلی کیشن کھلے گی، اب کریڈٹ کارڈ کے ذریعہ ایپ تو خرید لی مگر سمجھ کچھ نہیں آرہی۔ پھر اس کو سمجھنے کے لئے نیٹ پر Help لکھ رہے ہیں، پھر پتا نہیں کہاں سے کہاں چلے گئے، اسی میں فجر کی نماز چھوڑ دی، ہزاروں روپے الگ برباد کردیئے اور آخر میں سمجھا بھی کچھ نہیں۔ پھر ایپ والوں کو بُرا بھلا کہتے ہیں کہ یہ سب پیسے کمانے کا چکر ہے، فضول ہمارے ڈالر ضائع ہوگئے۔ اب چھوٹے موبائلوں میں بھی

نیٹ، یوٹیوب، فیس بک کی خرافات آ رہی ہیں تا کہ جو لوگ محفوظ تھے وہ بھی مبتلا ہو جائیں۔ اس لئے موبائل اور پھر اس میں انٹرنیٹ ہونا خود خطرے کی بات ہے، کسی وقت بھی نفس پھسل سکتا ہے اور زیادہ تر استعمال فضول ہوتا ہے۔ اگر آپ کو ای میل کی ضرورت پڑتی ہے یا آپ کا کاروبار، نوکری، پڑھائی ایسی ہے کہ دنیا سے رابطہ رکھنا پڑتا ہے تو استعمال کا طریقہ تو سیکھیں کہ کس طرح بغیر گناہ کے استعمال کریں۔

نئے نئے موبائل خریدنے کی بُری عادت: دل بہت کُڑھتا ہے کہ ہم اپنا مقصدِ حیات بھول رہے ہیں، کچھ لوگوں کو ہر وقت نئے موبائل فون لینے کی فکر ہے۔ کل ہی ہمارے ایک دوست ایک مہنگا موبائل خرید کر لائے۔ میں چھ آٹھ مہینے سے دیکھ رہا تھا کہ ہر وقت ان کے ہاتھ میں نیا موبائل ہوتا تھا جبکہ انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ اب میں موبائل بلاضرورت تبدیل نہیں کروں گا، اگر تبدیل کرنا ہوا تو شیخ سے مشورہ کروں گا۔ جب شیخ نے کہہ دیا کہ اب اگر موبائل بدلنے کا نفس تقاضہ کرے تو تم دین کے کام میں اتنے پیسے جمع کراؤ تا کہ نفس کو سزا ملے، کیا آج تک پیسے جمع کرائے؟ نفس ایسے ہی نہیں مٹتا۔ افسوس! احباب اپنے آپ کو اصلاح کے لئے پیش نہیں کرتے اور جو پیش کرتے ہیں تو اطاعت نہیں کرتے۔

اسراف کا گناہ: موبائل بار بار تبدیل کرنا کیا یہ اسراف نہیں ہے؟ قرآنِ پاک میں ہے کہ اسراف کرنے والا شیطان کا بھائی ہے:

﴿اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ؕ﴾

(سورۃ بنی اسرائیل: آیۃ ۲۷)

ترجمہ: یقین جانو کہ جو لوگ بے ہودہ کاموں میں مال اُڑاتے ہیں، وہ شیطان کے بھائی ہیں (آسان ترجمۂ قرآن)۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے اسراف کو کسی شے کے ساتھ مقید نہیں فرمایا بلکہ مطلقاً فرما دیا کہ تم اسراف نہ کرو تو اب اس اسراف کے تحت ہر چیز میں اسراف کرنا ناجائز ہو گیا، چاہے وہ وقت کا ضیاع ہو یا مال و دولت یا جسمانی توانائی کے بے جا خرچ کی صورت میں ہو۔ ایک حدیثِ پاک میں بھی اسراف سے بچنے کی سخت تاکید فرمائی گئی ہے:

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَّهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَا هٰذَا السَّرَفُ يَا سَعْدُ؟ فَقَالَ اَفِي الْوُضُوْءِ سَرَفٌ؟ قَالَ نَعَمْ وَاِنْ كُنْتَ عَلٰى نَهْرٍ جَارٍ))

(مشکوٰۃ المصابیح: (قدیمی)؛ باب سنن الوضوء؛ ص۴۷)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد (بن ابی وقاص) رضی اللہ عنہ وضو کررہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس سے گزرے تو فرمایا: ”یہ کیا اسراف ہے؟“ انہوں نے کہا: کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ فرمایا: ”ہاں! اگرچہ تم بہتے دریا پر (یعنی اس کے کنارے بیٹھے) ہو۔

مالداری کے بعد فقر و فاقہ: یہ مت سوچو کہ میرے پاس بہت مال ہے، چھوٹی چھوٹی چیزیں انسان کو تباہ کردیتی ہیں، پھر خیال آتا ہے کہ کاش! میں یہ نہ کرتا، وہ نہ کرتا۔ اگر آپ مشترکہ خاندانی نظام میں رہتے ہیں تو آپ کو دیکھ کر آپ کا بھائی، آپ کا بیٹا حتیٰ کہ آپ کی بیوی بھی ایسا کرے گی، وہ بھی کہے گی کہ مجھے موبائل لاکر دو خواہ سستا ہی ہو۔ آپ نے سادہ موبائل اسے لادیا، وہ موبائل بچے نے خراب کردیا۔ اس کے بعد چھ ہزار کا موبائل آگیا، پھر کیمرے والا موبائل آگیا، آخر میں بیگم صاحبہ نے کہا کہ آپ کے پاس ساٹھ ہزار کا موبائل ہے، میرے پاس چھ ہزار کا کیوں ہے؟ مجھے اپنے پر بھروسہ ہے، میں تقویٰ سے رہتی ہوں، مجھے بھی ساٹھ ہزار کا چاہیے۔ سفر میں ایک جگہ جانا ہوا تو دوستوں نے بتایا کہ یہاں آٹھ نو سال کے بچوں کے پاس ایسے مہنگے موبائل نظر آئے جو ہمارے پاس بھی نہیں ہیں۔

خواتین کو موبائل کی کیا ضرورت ہے؟ کچھ خواتین جن کا اصلاحی تعلق بھی ہے، انہوں نے اجازت لئے بغیر بڑا موبائل خرید لیا۔ ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ کو اس کی کیا ضرورت ہے؟ ضرورت کا مطلب ہے جس کے نہ ہونے سے نقصان ہو۔ جب بڑا موبائل بیچنے کو کہا گیا، تو خط آیا کہ سہیلیاں مذاق اُڑائیں گی کہ یہ غریب ہوگئی۔ کیا یہ ریا نہیں ہے؟ اگر ضرورت ہے تو ہزار دو ہزار روپے والا موبائل لے لو۔ کتنی خواتین تقویٰ کے ساتھ رہ رہی تھیں،

سادہ موبائل استعمال کرتی تھیں لیکن پھر بغیر اجازت بڑا موبائل خریدا اور گناہوں میں مبتلا ہو گئیں، نامحرم سے باتیں کرنا، اپنی تصویریں بھیجنا، لاحول ولا قوۃ الا باللہ! اگر بیانات سننے کے لئے موبائل لیا ہے تو کیا بیان سننا اتنا ضروری ہے کہ گناہ کرنے لگیں؟

یاد رکھیں! کبھی بھی نفس پر بھروسہ نہیں کرنا۔ میں نے جب سے موبائل کے نقصانات پر نصیحتیں کی ہیں تو کئی مرد وخواتین کے میسج آئے یا خط میں لکھا کہ اب ہم اصلاح کا تعلق مضبوط رکھیں گے، وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ پوچھے بغیر کوئی کام نہیں کریں گے، ان مجالس سے تو ہماری آنکھیں کھل گئیں، ہمیں معلوم ہی نہیں تھا کہ یہ اسراف ہے، ان شاء اللہ! اب آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔ کچھ لوگوں نے بتایا کہ ہم نے اسمارٹ فون لے لیا تھا، واقعی اس کے استعمال میں اسراف ہونے لگا اور گناہ سے بچنا مشکل ہو گیا۔ اسمارٹ فون کی ضرورت کیا ہے؟ ضرورت تو زیادہ سے زیادہ فون کرنا یا فون سننا، یا کوئی ریمائنڈر (Reminder) ڈال دینا، یا قرآنِ پاک یا کوئی دینی کتاب ڈال لی، ٹھیک ہے۔ باقی نیٹ، کرکٹ، گیمز، یا فون پر فضول باتیں کرنا، کیا یہ وقت کا ضیاع نہیں ہے؟ ان ہی فضولیات کے بعد آدمی گناہ میں ملوث ہو جاتا ہے۔ ایک خاتون کا خط آیا کہ میرے شوہر نے مجھے اسمارٹ فون گفٹ کر کے سرپرائز دیا ہے، اب شیخ جیسا حکم کریں، مجھے کیا کرنا ہے؟ تو میں نے لکھ دیا کہ کاش! آپ کے شوہر گفٹ کرنے سے پہلے مشورہ کرتے، ہم جائز تحفے کو منع کب کرتے ہیں؟ سونے کی انگوٹھی ہدیہ کر دیتے۔ آپ کے شوہر نیک ہیں، اب ان سے اجازت لے کر اس موبائل کو بیچ دیں، سادہ موبائل رکھیں، شوہر کی خدمت کو ترجیح دیں، جب موبائل میں اوقات ضائع ہوں گے تو شوہر کی خدمت کیسے ہوگی؟

ضروریات میں بخل اور فضولیات میں خرچ: آج کل لوگ اپنے والدین پر خرچہ نہیں کرتے جبکہ فضول ایزی لوڈ، پیکیج، بغیر ضرورت کے مہنگے موبائل وغیرہ میں بہت پیسہ ضائع کرتے ہیں، یہ اسراف ہے۔ بہت مہنگے موبائل تو ہیں لیکن زکوٰۃ کی فکر نہیں، صدقہ دینے کی فکر نہیں۔ کیوں ہمارا دل نہیں چاہتا کہ یہ مہنگے موبائل نہ لیں اور کاش یہی رقم جمع

کر کے عمرہ کرنے چلے جائیں، اللہ کا گھر دیکھ آئیں، حضور ﷺ کا روضۂ مبارک دیکھ آئیں، ان رستوں کو آنکھوں سے لگا لیں جہاں حضور ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے قدم مبارک چلے تھے، اس ملتزم سے چمٹ جائیں جہاں ہزاروں انبیاءِ کرام علیہم السلام، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین، تبع تابعین اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کے مبارک سینے چمٹے تھے۔ لیکن ہم تو موبائل سے چمٹے ہوئے ہیں اور ہمیں احساس بھی نہیں ہے۔ دل میں شدید غم ہوتا ہے، ہمارا کام تو بتانا ہے اور اللہ سے رونا ہے اپنے لئے، اپنے احباب کے لئے اور تمام امت کے لئے، بس اور ہم کیا کر سکتے ہیں؟ کسی سے زبردستی تو نہیں کر سکتے۔ ہر شخص جو دین میں لگا ہوا ہے، ذکر بھی کر رہا ہے، تلاوت بھی کر رہا ہے، وہ خود سوچ لے کہ میں اس کے اندر مبتلا ہوں یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس لئے نہیں پیدا کیا کہ موبائل اور لیپ ٹاپ پر فضول بیٹھے رہیں، ایک حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ يَتَحَسَّرُ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَّا عَلٰى سَاعَةٍ مَّرَّتْ بِهِمْ
لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهَا))

(المعجم الكبير للطبراني: (مكتبة ابن تيمية، القاهرة) جزء ۲۰ ص ۹۳، رقم ۱۸۲)

کہ اہلِ جنت کو جنت میں کسی بات کی حسرت نہ ہوگی مگر دنیا میں حق تعالیٰ سے غفلت کے جو لمحات اور اوقات گزرے، ان پر وہاں بھی حسرت ہوگی۔

مسنون اعمال سے غفلت: موبائل کی وجہ سے ہم لوگوں کی ایسی حالت ہوگئی ہے کہ اگر رات کو پانچ مرتبہ آنکھ کھلے گی تو سب سے پہلے موبائل دیکھیں گے۔ نیند سے اُٹھنے کے بعد بھی ہمارا یہی حال ہوتا ہے کہ پہلے موبائل چیک کرتے ہیں، نیند سے اُٹھنے کی سنتیں، دونوں ہاتھوں سے آنکھوں کو مَلنا، دعا پڑھنا سب بھول جاتے ہیں، صرف موبائل یاد رہتا ہے۔ آخر تو کسی نہ کسی چیز میں دل اٹکے گا، انہی غافل کرنے والی چیزوں میں لگے ہوئے ہیں اور اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔

زندگی کو خطرے میں ڈالنا: ایسا بھی دیکھا گیا کہ کار تو کار موٹر سائیکل چلاتے ہوئے

فون پر میسج لکھ رہے ہیں۔ میں تو اپنے دوستوں کو منع کرتا ہوں کہ کار چلاتے ہوئے بھی میسج بالکل نہ کریں، اگر ضروری میسج کرنا ہو تو گاڑی ایک طرف روک لیں، گاڑی چلاتے ہوئے کال سننی ہو تو ہینڈ فری استعمال کریں۔ گاڑی چلا رہے ہیں اور ایک ہاتھ سے موبائل فون کان سے لگایا ہوا ہے، یا میسج کر رہے ہیں پھر اچانک حادثہ ہو جاتا ہے، یا چالان ہو جاتا ہے، جان یا مال کا نقصان ہوتا ہے، اس لئے دوستو! اپنی جان پر رحم کرو۔

جمع پونجی برباد کرنا: ہمارے ایک جاننے والے نے ۵۵ / ہزار روپے جمع کر کے اس کا موبائل خریدا۔ دوسرے دن رشتہ داروں سے مل کر واپسی میں گاڑی میں بیٹھ رہے تھے کہ ایک ڈاکو آیا اور ان سے موبائل چھین کر لے گیا۔ ایک جھٹکے میں ۵۵ / ہزار کا موبائل گیا۔ کئی بار موبائل بچانے میں جان چلی گئی۔ ایسے ایسے نوجوان ہیں کہ گھر میں غربت ہے، جو تھوڑا بہت جیب خرچ ملتا ہے، وہ روپے جمع کئے اور دوسروں کی دیکھا دیکھی تیس ہزار کا موبائل لے لیا کہ فلاں کے پاس ہے تو میں کیوں نہ لوں۔ اس لئے اس بات کا خیال رکھو، اللہ تعالیٰ نے جو پیسے دیئے ہیں، اس کی حفاظت کرو، فضول ضائع مت کرو۔

نماز، ذکر اور تلاوت سے محرومی: قرآنِ پاک صحیح تجوید کے ساتھ پڑھنا نہیں آتا، تلاوت، ذکر، نماز کی فکر نہیں، بس مفت پیکیج کرا کے باتیں کر رہے ہیں اور اپنی عبادات کو بھولے ہوئے ہیں، فجر کی نماز جماعت سے نہیں پڑھتے۔ ہماری ماں بہن بہو بیٹیاں وقت پر نماز پڑھتی ہیں؟ قرآنِ پاک کی تلاوت کرتی ہیں؟ درود شریف پڑھتی ہیں؟ ذکر کرتی ہیں؟ بہشتی زیور کو کتنے مہینے سے ہاتھ نہیں لگایا؟ اصلاحِ اخلاق کتنے مہینے سے نہیں پڑھی؟ مناجاتِ مقبول کتنی پڑھتے ہیں؟ گھنٹوں فون پر باتیں، غیبت، فضول قصوں کی وجہ سے تلاوت جیسی نعمت سے خود کو محروم کر رکھا ہے۔ موبائل کی سب خرافات کے لئے وقت ہے، ساری رات جاگ کر موبائل میں لگے ہوئے ہیں، مگر فجر کی نماز نہیں پڑھتے، تہجد نہیں پڑھتے جبکہ تہجد کے کتنے فضائل ہیں۔ بتائیں کہ جو ساری ساری رات موبائل میں لگا ہوگا، اسے اس فضیلت کی فکر ہوگی؟ ذرا سوچیں کہ یہ موبائل ہمیں اللہ سے کتنا دور کر رہا ہے۔

خودرائی سے خدا کی محبت نہیں ملتی۔ شیخ کو خط میں حالات لکھیں کہ کتنا ذکر کرتے ہیں؟ کتنی تلاوت ہوتی ہے؟ اپنے تلفظ کی تصحیح کرا رہے ہیں یا نہیں؟ مگر جب دل میں تڑپ ہو تو اصلاح کرائے۔ رات دیر تک جاگنے والے چاہے موبائل میں کوئی ویڈیو نہ دیکھیں یا کوئی گناہ نہ بھی کریں، لیکن اگر اللہ نے پوچھ لیا کہ مجھ سے آدھا گھنٹہ بات کیوں نہیں کی تو کیا جواب دیں گے؟ اللہ سے بات کرنا کیا ہے؟ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا۔

وقت کی بربادی: اسمارٹ فون پر اتنے آپشن ہوتے ہیں کہ اللہ کی پناہ! ایک صاحب اپنے موبائل پر کوئی جائز چیز مجھے دکھانا چاہتے تھے، تو اس فون میں سامنے ۲۰/ ڈبے بنے ہوئے تھے، ایک کو دبایا تو اندر مزید کئی ڈبے، اس کو ہٹایا تو دوسرا ڈبہ آیا، اس میں بھی پندرہ چیزیں۔ قیمتی وقت انہی چیزوں میں خرچ ہو رہا ہے، کبھی یہ بٹن دباؤ، کبھی دوسرا، محض یہ دیکھنے کے لئے کہ اس آپشن میں کیا ہے؟ یہ تو ان دوستوں کا حال ہے جو خرافات سے بچتے ہیں، لیکن دیکھئے کتنا وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ ہماری جن ماں بہن بہو بیٹیوں کے پاس سادہ موبائل ہے تو اسے بھی ضرورت کے وقت استعمال کریں، یہ نہیں کہ ہر ایک کو فضول فون کریں۔ اپنے اپنے شیخ سے اصلاح کرانی چاہیے کہ موبائل پر میرا کتنا وقت لگتا ہے؟

فضول کاموں میں ابتلاء: ایسے میسج آتے ہیں، آپ کے پاس بھی آتے ہوں گے کہ اس بات کو اتنا پھیلاؤ کہ گھوم کر تمہارے پاس آجائے۔ معلوم ہوتا ہے دنیا میں اور کوئی کام ہی نہیں ہے، بس بیٹھے یہی کام کرتے رہیں۔ پوری دنیا کی خبریں سب سے پہلے دینے کی بُری عادت پڑی ہوئی ہے کہ پہلے میرا نام ہو جائے کہ میں نے خبر دی، فوراً وائرل کرتے ہیں، کسی کو دھکا آیا یا ایسی بات جس سے لوگ مذاق اُڑائیں، حتیٰ کہ ایک آدمی کا حادثہ ہو گیا وہ زخمی پڑا ہے اس کی مدد نہیں کرتے بلکہ ویڈیو بناتے ہیں، شیئر کر کے دل دُکھاتے ہیں۔

کاروبار تباہ اور امانت میں خیانت: نیٹ، کیبل اور موبائل فون کی وجہ سے لوگ رات کو دیر تک اسی میں مصروف رہتے ہیں، پھر نیند کی کمی کی وجہ سے اپنی ملازمت، کاروبار وغیرہ کے لئے وقت پر پہنچنے میں سستی کرتے ہیں، جس کی وجہ سے کاروبار کا نقصان ہوتا ہے، یا

دفاتر اور ڈیوٹی کے اوقات میں بجائے اپنی ڈیوٹی سنبھالنے کے موبائل پر غیر ضروری باتوں میں مصروف نظر آتے ہیں، جس سے تنخواہ کے ناجائز ہونے کے ساتھ ساتھ کام کے لئے آنے والے لوگوں کو تکلیف اور ان کے کاموں میں تاخیر ہوتی ہے مگر ان کو کوئی پرواہ نہیں۔

باب ②: اسمارٹ فون....اَخلاقِ رزیلہ کا سرچشمہ

اسمارٹ فون کی وجہ سے عوام وخواص، خواہ مرد ہوں یا خواتین ہوں، مختلف قسم کے اَخلاقِ رزیلہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور ان کو اپنی اصلاح کی فکر بھی نہیں ہوتی۔

غیبت کا بازار گرم: میں اپنی ماں بہن بہو بیٹیوں کو بھی کہتا ہوں کہ اللہ سے دوستی لگائیں، اتنی دیر اللہ سے بات چیت کریں۔ کیا فون پر طویل گفتگو میں کوئی غیبت نہیں کرتا؟ لمبی گفتگو میں غیبت سے کیسے بچ سکتی ہو؟ حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جہاں کہیں دو عورتوں نے بات شروع کی، تھوڑی دیر بعد غیبت شروع ہو جائے گی، الا ماشاء اللہ۔ اور یہ بھی حضرت مجدد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی بات ہے، فرمایا کہ اَجی! اپنے بکھیڑے تھوڑے ہیں جو ہم دوسروں کے بکھیڑوں میں پڑیں۔ جب پہلے پیکیج نہیں تھے تو رشتہ داروں اور دوستوں سے کیسے بات کرتے تھے؟ اب بھی ویسے ہی کرو، پانچ منٹ دس منٹ کر لو۔ کئی گھنٹے موبائل پیکیج پر فضول باتیں کرنا کیا یہ گناہ نہیں ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ پوچھیں گے نہیں کہ تم نے وقت کہاں استعمال کیا؟ میں یہ بات ایسے ہی نہیں کہہ رہا، خواتین چار چار پانچ پانچ گھنٹے مفت پیکیج پر باتیں کر رہی ہیں۔

موبائل کے استعمال کی وجہ سے اَخلاق خراب: موبائل کی فضولیات کے ساتھ نہ شوہر کی اطاعت ہو سکتی ہے، نہ ماں باپ ساس سسر کی خدمت ہو سکتی ہے، نہ اولاد کی تربیت ہو سکتی ہے۔ خاتون جب ٹیلی فون یا نیٹ کے ذریعہ پیکیج پر بات کرے گی اور اس دوران جب بچہ روئے گا، اسے بھوک لگے گی یا پیشاب پاخانہ کر دے گا تو خاتون اسے لات مارے گی کہ تُو کہاں بیچ میں آ گیا، بُرا بھلا کہے گی، تھپڑ مارے گی، کیونکہ وہ فون بند تو نہیں کرے گی۔ معصوم بچے کی پٹائی کرنے سے کیا اللہ راضی ہوگا؟

ریا اور حبِ جاہ کا مرض: خواتین جو اسمارٹ فون رکھتی ہیں، اس سے فیشن پرستی میں بھی مبتلا ہونے کا خدشہ ہے۔ انہیں تو لباس کے فیشن کی طرح موبائل بھی نئے فیشن والا چاہیے، کہتی ہیں فلاں خاتون کے پاس ہے تو میرے پاس بھی ہونا چاہیے۔ احساسِ کمتری، ریا، دکھلاوا، شرکِ خفی میں مبتلا ہو رہی ہیں کہ میں دوسروں کو دکھاؤں کہ میرے پاس بھی اسمارٹ فون ہے۔ پھر نیٹ پر کپڑوں کے ڈیزائن تلاش کرتی ہیں جس میں بے حیا عورتیں نظر آتی ہیں، یا کھانے کی ترکیبیں سیکھنے کے بہانے موبائل خریدتی ہیں۔ مہنگا موبائل خریدنے میں جاہ بھی چھپی ہوتی ہے کہ شہرت ملے اور لوگ تعریف کریں کہ میرے پاس قیمتی موبائل ہے۔ عجیب عجیب ڈیزائن کے مہنگے موبائل خرید لیتی ہیں، پھر دوسروں کو دکھانے کے لئے ان کے بات کرنے کا انداز بھی بدل جاتا ہے، بات بات میں جان بوجھ کر موبائل دکھاتی ہیں کہ میرے پاس اتنا مہنگا موبائل ہے۔ کیا یہ ریا نہیں ہے؟ اب جن خواتین کے پاس بڑا موبائل نہیں ہوگا تو اگر وہ سمجھدار ہوں گی تو خوش ہوں گی کہ اس بلا سے اللہ نے محفوظ رکھا اور عقلمند نہیں ہوں گی تو احساسِ کمتری کا شکار ہو جائیں گی۔

ناشکری اور حرص کا مرض: اسمارٹ فون سے ناشکری اور حرص کا مرض بھی پیدا ہوتا ہے۔ کیسے؟ خواتین ویب کیمرہ یا واٹس ایپ پر اپنے رشتے داروں کے گھر کی مختلف اشیاء مثلاً پردے، کراکری، کھلونے، کپڑے وغیرہ دیکھ کر ناشکری کرتی ہیں کہ ہمارے پاس یہ سب کچھ کیوں نہیں ہے۔ اسی طرح مختلف ملکوں کے رشتے داروں سے رابطہ ہوتا ہے تو ان سے کہتے ہیں کہ اپنا گھر دکھاؤ، بیٹھنے کی جگہ دکھاؤ، کراکری دکھاؤ، فرش اور کارپٹ دکھاؤ، جو چیزیں چھپا کر رکھنے کی ہیں وہ سب لائیو دکھا رہے ہیں، یا ویڈیو بنا کر بھیج رہے ہیں۔ جن لوگوں کے پاس یہ چیزیں نہیں ہوں گی ان کو حسرت ہوگی، وہ ناشکری کے گناہ میں مبتلا ہوں گے اور دکھانے والا ریا کے گناہ میں مبتلا ہوگا۔ یہ سب دکھانے کا مقصد کیا ہوتا ہے؟ یہی کہ سب پوچھیں کہ یہ چیز کتنے کی لی؟ اور ہمارا رعب جمے کہ اچھا! اتنی مہنگی لی ہے۔ اسی طرح اپنی بچیوں کے جہیز کا سامان، زیورات اور کپڑے دوسروں کو موبائل پر دکھانے سے نظر

بھی لگ جاتی ہے، پھر روتے پھرتے ہیں کہ کسی کی نظر لگ گئی، حالانکہ یہ دکھانا ریا ہے۔

گنجائش سے مہنگی چیزیں خریدنے کے لئے قرض لینا: دوسری بات یہ ہے کہ جب یہاں اس کو خریدنے کی استطاعت نہیں ہوگی تو سود والے کریڈٹ کارڈ سے قرض لیا جائے گا اور قرضوں میں ڈوبتے جائیں گے، ہر وقت مقروض ہیں، ہر وقت دوسروں کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ گھر کی خواتین کی فرمائشیں بھی کم نہیں ہوتیں، جیسے کسی بڑے اسٹور یا شاپنگ مال میں جو جاتا ہے تو یا تو ناشکری کرنے لگتا ہے یا حیثیت سے زیادہ خریداری کرتا ہے۔ اب جب باہر ملک کی چیزیں دیکھیں گے کہ وہاں سردی کے کپڑے اتنے مہنگے ہیں تو فوراً یہاں سے کہا جاتا ہے کہ ہم آپ کو ڈالر بھیج رہے ہیں، آپ یہ کپڑے خرید کر کسی کے ساتھ یہاں بھجوا دیں۔ دن بدن اتنے خرچے بڑھیں گے کہ مقروض ہو کر منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔ ایسے لوگوں کا پیٹ کبھی نہیں بھرے گا کیونکہ نہ موجودہ نعمت پر شکر ہوتا ہے نہ قناعت ہوتی ہے۔ دنیا میں اپنے سے کم والوں کو نہیں دیکھیں گے اور دین میں اپنے سے اوپر والوں کو نہیں دیکھیں گے، اللہ سے کسی حالت میں راضی نہیں ہوں گے، ناشکری نے کہاں سے کہاں پہنچایا۔

قناعت نہ ہونے سے ایمان کی بربادی: ہر وقت دل میں ناشکری اور حسرت کرتے ہیں کہ کاش! میں بھی کینیڈا، امریکہ چلا جاتا۔ بے حد و حساب کوشش کر کے کفار ممالک کی شہریت لیتے ہیں، وہاں منتقل ہوتے ہیں، پھر نہ صرف اپنا ایمان ضائع کرتے ہیں بلکہ اپنی آنے والی نسلوں کو بھی برباد کرتے ہیں۔ ناشکری کر کے بیویاں اپنے شوہروں سے کہتی ہیں آپ نے ہمیں دیا کیا ہے؟ مہنگی چیزیں آپ خرید نہیں سکتے کیونکہ آپ کی تنخواہ کم ہے لہٰذا کینیڈا چلو، امریکہ چلو۔ رات دن یہی رٹ لگا کر گھر کا سکون برباد کر دیتی ہیں۔

کفار ممالک کی شہریت لینے کے بارے میں ہمارے یہاں شیخ حضرت مولانا موسیٰ عراقی صاحب مدظلہ نے بیان فرمایا تھا، تمام لوگوں کو وہ بیان سننا چاہیے۔

تجسس اور پروپیگنڈا کر کے بدنام کرنا: آج کل ایک دوسرے کے راز کے پیچھے

پڑتے ہیں، تجسس کرتے ہیں، غلطیوں کی ٹوہ لگاتے ہیں، اور بعض بے حیا موبائل ہیک کر کے تمام ڈیٹا چوری کر لیتے ہیں، پھر عزت کی دھجیاں اُڑا کر مزے لیتے ہیں حالانکہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کعبہ شریف دیکھ کر فرمایا تھا: اے کعبہ! تیری عزت سر آنکھوں پر ہے لیکن مومن کی آبرو تجھ سے بڑھ کر ہے۔ دوسروں کے عیبوں پر پردہ رکھنے کے بجائے ان کو اور پھیلاتے ہیں، حالانکہ دوسروں کے عیب تو چھپانے کا حکم ہے۔ موبائل کے ذریعہ پردہ دری، پروپیگنڈہ، جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ بنانا بھی عام ہوتا جا رہا ہے، گناہوں کی تصویر بنا کر ستاتے اور ذلیل کرتے ہیں، حالانکہ عیب دیکھنا بھی منع اور عیب ظاہر کرنا بھی گناہ ہے۔

کسی کو ذلیل کرنے پر وعید: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم رسالت مآب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

(الصحیح لمسلم: (قدیمی)؛ کتاب البر والصلة والاداب؛ ج۲ ص۳۲۲)

(ترجمہ: جو بندہ دنیا میں کسی بندے کے عیب چھپائے گا، قیامت کے دن اللہ اس کے عیب چھپائے گا۔) تمام مخلوق اللہ کی عیال ہے، اور اللہ کو اپنے بندوں کی عیب جوئی، ان کو بدنام کرنا سخت ناپسند ہے، اتنا ناپسند ہے کہ اس کو زنا سے زیادہ اشد قرار دے دیا:

((اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا))

(مشکوٰۃ المصابیح: (قدیمی)؛ باب حفظ اللسان والغیبة والشتم؛ ص ۴۱۵)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ غیبت زنا سے بھی زیادہ شدید ہے۔ ہمارے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ اس کی مثال دیا کرتے تھے کہ دیکھو! اپنا بیٹا کتنا ہی نالائق ہو اور باپ اسے ڈانٹتا بھی ہو مگر باپ یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ میرے بیٹے پر محلہ میں کوئی دوسرا تبصرہ کرے، اس سے اس کا دل دُکھتا ہے۔ اسی طرح اللہ کو حق ہے اپنے بندوں کو ڈانٹ لگانے کا مگر تم کیوں اس پر تبصرہ کرتے ہو؟ اگر تم واقعی مخلص ہو تو اسے ادب واکرام سے سمجھاؤ، اس کے لئے دعائیں مانگو، روؤ کہ اے اللہ! وہ بے نمازی ہے اسے نمازی بنا دے، کچھ آنسو گراؤ، پھر دیکھو تمہارے دل میں کیسا نور بڑھتا ہے۔

واٹس ایپ گروپ کی وجہ سے جھگڑے: اسمارٹ فون پر خاندانوں اور دوستوں کے واٹس ایپ گروپ بنے ہوئے ہیں، جس میں فضول بحث ومباحثوں کے ساتھ غیبت، بہتان تراشی اور تنقید کا بازار گرم رہتا ہے، اس کو گناہ ہی نہیں سمجھتے۔ فضول باتوں میں وقت الگ برباد کرتے ہیں اور تلخیاں الگ ہوتی ہیں۔ ساس بہو میں کچھ جھگڑا ہوا اور بہو ناراض ہو کر میکے چلی گئی تو نیٹ کے گروپ میں غیبت، برائی اور الزامات لگا کر مزید دوریاں پیدا کرتے ہیں۔ خاندان کے جھگڑے، میاں بیوی، ساس بہو کے جھگڑے ٹیپ کر لیتے ہیں، پھر اس میں سے اپنی غلط باتوں کو نکال کر دوسروں کی غلطیوں کو پھیلاتے ہیں، خصوصاً بہو کو، بھابھیوں وغیرہ کو بدنام کر کے لڑاتے ہیں۔ صلح کی بجائے آگ لگا کر طلاق کرا دیتے ہیں کیونکہ جوڑنے والے کم اور توڑنے والے اور تماشہ دیکھ کر خوش ہونے والے زیادہ ہوتے ہیں۔

بلیک میلنگ کرنا: موبائل کے ذریعہ بلیک میل کرنے کا سلسلہ بھی عام ہے، خواتین کو، ہوٹلوں، دکانوں کی تصاویر لگا کر بلیک میل کرتے ہیں، لوگوں کی بددعائیں لیتے ہیں، عزت والے لوگ بدنام ہو جاتے ہیں اور یہ لوگ خوشیاں مناتے ہیں کہ ہم نے بڑا کارنامہ کر لیا۔ اسی طرح بعض لوگ علماء اور بزرگانِ دین کی ویب سائٹ ہیک کر کے اس پر غلط چیزیں ڈال کر ان کو بدنام کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لیتے ہیں۔

باب ③: اسمارٹ فون... اس زمانے کا دجالی فتنہ

تمام گناہ ایک آلے میں جمع: آج اس اسمارٹ فون نے ہمیں اللہ تعالیٰ سے غافل کیا ہوا ہے۔ یہ ایسا فتنہ ہے کہ اس نے اپنے اندر تمام گناہوں کو سمیٹ لیا ہے جیسا کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مثال دی کہ ایک آدمی نے کئی گناہ کئے، فلم دیکھنے گیا، پھر وہاں سے کسی کلب گیا، پھر لڑکی سے ملنے اس کے کالج کے پاس کھڑا رہا، ویڈیو شاپ پر گیا، یہ سارے کام ایک وقت میں کیسے ہو سکتے ہیں؟ پھر مختلف ملکوں میں بے حیائی کی جگہیں ہیں، اس موبائل نے تمام گناہوں کو اپنے اندر سمیٹ لیا ہے، جیسے ٹی وی اور نیٹ وغیرہ سینکڑوں گناہوں کی جڑ ہے، اب یہ سارے گناہ ایک

چھوٹے سے آلہ میں جمع ہو گئے ہیں۔ پہلے ایک وقت میں ایک گناہ کیا جاتا تھا، اب بیٹھے بیٹھے بیک وقت کئی گناہوں میں با آسانی مبتلا ہو جاتا ہے، اِدھر سے اُدھر پلک جھپکنے میں گناہ ہی گناہ، کبھی لندن کی بدمعاشی دیکھ رہا ہوگا، کبھی یورپ کی بدمعاشیاں دیکھ رہا ہوگا، آدھی رات کو تہجد کے وقت ایسے کام کر رہا ہے، حالانکہ اس وقت عبادت کا کتنا ثواب ہے اور یہ گناہِ کبیرہ میں ڈوبا ہوا ہے۔

اس زمانے کا دجال: دجالِ اکبر تو آخر زمانے میں ضرور آئے گا لیکن اس سے پہلے چھوٹے چھوٹے دجالی فتنے آتے رہیں گے، بہت سے علماء فرما رہے ہیں کہ موبائل اس زمانے کا دجال ہے جس نے بہت بڑا فتنہ برپا کر دیا ہے۔ اس نے عوام اور خواص سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے، الا ماشاء اللہ! جیسے دجال کا فتنہ ہر جگہ پہنچے گا اسی طرح موبائل کا فتنہ بھی ہر جگہ پہنچ گیا، یہاں تک کہ پہاڑ کی چوٹیوں اور دشت و بیابان اور جنگلوں کو بھی نہیں چھوڑا۔ اکثر سفر کرتے ہوئے دور دراز کے علاقوں تک میں یہ حال اور یہ جال نظر آتا ہے بلکہ وہاں لوگ اور زیادہ مبتلا ہیں کیونکہ زیادہ کام کاج تو ہوتا نہیں، پورے دن ٹی وی، موبائل کی گندگی دیکھنے میں گزارتے ہیں۔

انٹرنیٹ..... گناہوں کا جال: بعض لوگ دینی جذبے سے اور دین کی اشاعت کی غرض سے نیٹ یا بڑا موبائل لیتے ہیں، اور اپنے نفس پر بھروسہ کر لیتے ہیں حالانکہ نفس تو امارہ بالسوء ہے، کثرت سے برائی کا حکم کرنے والا ہے۔ سمجھتے ہیں کہ ہم ہرن کا شکار کر لیں گے (یعنی دین کی خدمت کریں گے) لیکن گناہوں کی جھاڑیوں سے جنگلی سُور (یعنی گندی فلمیں) ان کو دبوچ لیتا ہے۔ پھر روتے ہیں کہ اے اللہ! میں تو چلا تھا آپ کو پانے کے لئے، مجھے تو گناہوں کے جنگلی سُور نے دبوچ لیا اور میں جال میں پھنس گیا۔ www کا مطلب ہی ہے world wide web یعنی ''پوری دنیا کو گھیرنے والا مکڑی کا جال''۔ اس طرح Internet کا مطلب ہے '' آپس میں ملانے والا جال''۔ کفار کی ان سازشوں کے باوجود ہم ان جالوں میں پھنستے ہیں۔ ہم جتنا فضول پیسہ ان چیزوں میں خرچ کرتے ہیں،

ان کا ایک حصہ کفریہ طاقتوں کو بھی ملتا ہے، خصوصاً گندی فلموں اور گندی سائٹ کا، پھر اسی رقم کو مسلمانوں پر ظلم وستم کرنے میں استعمال کیا جاتا ہے۔

کفار و فساق ہمارے آئیڈیل: میڈیا نے کرکٹرز، فلم اسٹارز کو اتنا اُبھارا، سائن بورڈ پر ان کی بڑی بڑی تصویریں، سڑک کنارے اور چورنگیوں پر ان کے مجسمے لگائے کہ آج کا نوجوان یہی سمجھتا ہے کہ یہی لوگ کامیاب ہیں، انہی کو اپنا آئیڈیل سمجھتا ہے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور نیک لوگوں سے اتنی محبت نہیں جتنی ان کفار سے ہے، اپنا حلیہ بھی ان جیسا بناتے ہیں سنت جیسا نہیں بناتے۔ لگتا ہے مدینے والے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمارا کوئی تعلق اور رشتہ ہی نہیں ہے۔

کفار کی مشابہت: فلموں اور ڈراموں میں یہود و نصاریٰ اور ہندوؤں کا کلچر، ثقافت، لباس، عادات واطوار دیکھ کر لڑکے اور لڑکیاں ہر بات میں ان کی مشابہت کرتے ہیں جس پر شدید وعید احادیث میں وارد ہے:

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ))

(مشکوٰۃ المصابیح: (قدیمی)؛ کتاب اللباس؛ ص ۳۷۵)

ترجمہ: سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا اس کا شمار اسی قوم میں ہوگا۔ یعنی جس نے کفار (یا کسی قوم) کی کسی مخصوص شئے کو اختیار کیا تو اس کا شمار انہیں میں ہوگا، جس درجہ کی وہ شئے ہے اسی درجہ کی معصیت ہوگی۔ جو کفار کی مشابہت اختیار کرے گا تو حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ علامت ہے کفر اور کفار کی عظمت کی کیونکہ بغیر اعتقادِ عظمت کے تشبہ نہیں ہوسکتا اور کفار کی عظمت کا اعتقاد حرام ہے۔ (حیاۃ المسلمین: روح بست وپنجم) اور ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس کسی نے مثلاً لباس وغیرہ میں کفار کے ساتھ یا فساق وفجار کے ساتھ یا اہلِ تصوف وصلحاء کے ساتھ مشابہت اختیار کی تو وہ شخص گناہ اور نیکی میں ان ہی کے ساتھ ہوگا۔ (مرقاۃ: کتاب اللباس) اور مظاہرِ حق شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ مشابہت کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص جس قوم و جماعت کی مشابہت اختیار کرے گا اس کو اسی قوم و جماعت جیسی خیر یا معصیت ملے گی، مثلاً اگر کوئی شخص اپنے

لباس واطوار وغیرہ کے ذریعہ کسی غیر مسلم قوم، فساق وفجار کی مشابہت اختیار کرے گا تو وہ ان ہی میں شمار ہوگا۔ اس ارشادِ گرامی کے الفاظ بہت جامع وہمہ گیر ہیں جن کے دائرے میں بہت سی باتیں اور بہت سی چیزیں آ جاتی ہیں، یعنی مشابہت کا مفہوم عمومیت کا حامل ہے کہ مشابہت خواہ اَخلاق واطوار میں ہو یا افعال وکردار میں ہو اور خواہ لباس وطرزِ رہائش میں ہو اور یا کھانے پینے یا اُٹھنے بیٹھنے رہنے سہنے اور بولنے چالنے میں ہو، سب کا یہی حکم ہے۔ (مظاہرِحق شرح مشکوٰۃ شریف جلد ۴، صفحہ ۱۶۶)

مسلمان بھی کفار کے تہوار منانے لگے: یہود ونصاریٰ اور تمام کفار اپنی رسومات اور تہوار ٹی وی اور نیٹ پر دکھاتے ہیں، جنہیں ہماری اولاد موبائل پر بڑے شوق سے دیکھتی ہے مثلاً نیوائیر، ویلنٹائن ڈے، کرسمس، آتش بازی، سالگرہ، اپریل فول، دیوالی، ہولی وغیرہ۔ ہم مسلمان جسم کے اعتبار سے تو ان کے ساتھ شریک نہیں ہوتے لیکن دل سے شرکت کرتے ہیں جس کی وجہ سے ہمارے دلوں میں کفار کے طور طریقوں سے نفرت کے بجائے محبت آتی ہے بلکہ ستم بالائے ستم وہی طریقے اب ہماری عملی زندگی میں بھی آ رہے ہیں، وہی رسومات ہم بھی کرنے لگ گئے ہیں، ہماری پستی کی انتہا ہے کہ آج مسلمان بھی ان رسومات میں مندر اور گرجا گھروں میں جا رہا ہے۔

تاریخی فلموں کے نقصانات: اسی طرح آج کل یہاں ترکی کی تاریخی فلمیں دکھائی جا رہی ہیں، جس میں حرام عشق کے مناظر اور اللہ والوں کو پینٹ شرٹ اور بغیر داڑھی کے دکھایا گیا ہے۔ ٹی وی دیکھنے والے نامحرموں کو دیکھ رہے ہیں اور اس کو گناہ ہی نہیں سمجھتے، بلکہ اس کو تبلیغِ اسلام سمجھتے ہیں حالانکہ اس سے حدودِ شریعت اور احکامِ شریعت پامال ہوتے ہیں، بھلا یہ بھی کارِ خیر ہوسکتا ہے؟ یہ نہایت شرمناک جسارت ہے جس کا دیکھنا کسی بھی مسلمان کی غیرت کے منافی ہے۔ آج کل کے ناسمجھ مسلمان یہ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ اللہ کے پیارے بندے ان فاسقوں کی طرح ہوتے ہوں گے، نعوذ باللہ! کتنی دین کی بدنامی ہے۔ یہ ڈرامے فحش فلموں کی طرح ہیں جن سے لوگ حرام مزہ لیتے ہیں۔ بعض واقعات تو بالکل

جھوٹے شامل کیئے گئے ہیں، جس سے اسلام دشمن عناصر نے اسلام اور سلاطینِ اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔

میڈیا کا میٹھا لیکن زہریلا دین: قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ○ (سورۃ الانبیاء: آیۃ ۷) ترجمہ: اگر تمہیں خود علم نہیں ہے تو نصیحت کا علم رکھنے والوں سے پوچھ لو (آسان ترجمۂ قرآن)۔ یعنی مسائل اور دین کی رہنمائی اہلِ علم اور مفتی صاحبان سے لو، لیکن آج کل لوگ گوگل پر مسائل سرچ کرتے ہیں جہاں ان کو شوگر کوٹڈ (SugarCoated) دین پیش کیا جاتا ہے کیونکہ ان سائٹوں پر اکثریت بد دین اور گمراہوں کی ہے جو خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

دہریت کا پرچار: گمراہ مذاہب، باطل فرقوں اور گمراہ لوگوں کی سائٹ پر جا کر بہت سے لوگ خصوصاً اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے طلبہ متاثر ہو کر باطل مذہب اور گمراہ عقائد اختیار کر لیتے ہیں، بعض تو اللہ تعالیٰ کی ذات کا انکار کر کے دہریے بن جاتے ہیں۔ اسلام کا علم حاصل نہیں اور نیٹ پر سکھ ازم، ہندو ازم کا مطالعہ کر رہے ہیں، آن لائن دین سیکھتے سیکھتے ایمان سے ہی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

علماء سے دوری کا وبال: بغیر کسی مجبوری کے گھر پر آن لائن بیانات سننے سے جن لوگوں کا تعلق علماء اور اللہ والوں سے تھوڑا بہت تھا وہ بھی کمزور ہو گیا، جس کی بناء پر صحبتِ اہل اللہ کی برکات سے محروم ہو رہے ہیں۔ جگہ جگہ واٹس ایپ گروپ میں اکابر سلف صالحین علماء اور مفتیانِ کرام پر اعتراضات کیئے جاتے ہیں، بے ادبی کر کے اپنے لئے وبال خریدتے ہیں۔ خود بے علم ہیں لیکن سطحی معلومات کے زور پر ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے چکر میں بے ادبی کر گزرتے ہیں اور بعض وقت ایسے کفریہ الفاظ کہہ دیتے ہیں یا لکھ دیتے ہیں جس سے ایمان بھی خطرے میں پڑ جاتا ہے۔

غیر عالم ہو کر دینی مسائل بتانے پر وعید: دینی مسائل کے معاملے میں زبان خاموش رکھنی چاہیے، ورنہ سخت خطرہ ہے۔ حدیثِ پاک ہے:

((اَجۡرَؤُکُمۡ عَلَی الۡفُتۡیَا اَجۡرَؤُکُمۡ عَلَی النَّارِ))

(کنزالعمال: (دار الکتب العلمیۃ)، کتاب العلم، ج ۱۰ ص ۸۰، رقم ۲۸۹۵۷)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص (بغیر تحقیق کے) مسئلہ بتانے میں جری ہوتا ہے وہ جہنم میں جانے کے لئے جری ہوتا ہے۔ آج کل کمپیوٹر اور نیٹ میں کتابوں کے ذخیرے اور مسائل کے سرچ سسٹم کے جہاں فوائد ہیں وہاں نقصانات بھی ہیں کہ ایک شخص صرف کمپیوٹر کا ماہر ہے، دین کا کوئی علم اس نے حاصل نہیں کیا لیکن سرچ کر کے مسائل کا جواب دیتا ہے بلکہ مختلف فتاویٰ سے کٹنگ کر کے فتویٰ بھی جاری کرتا ہے، حالانکہ مفتی نہیں ہے جبکہ فتویٰ دینے کا کام سب سے مشکل اور نازک کام ہے، کتنے مراحل سے گزر کر پھر مفتیانِ کرام اللہ تعالیٰ کی نیابت میں فتویٰ لکھتے اور اس پر دستخط کرتے ہیں اور آج کل کے اناڑی جلد بازی کر کے اپنے آپ کو اس حدیث کی وعید میں داخل کر کے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بناتے ہیں۔ واقعی صحیح کہا ہے کہ نیم حکیم خطرۂ جان نیم ملّا خطرۂ ایمان۔ اپنے مطلب کا فتویٰ لکھ کر آخر میں بڑے بڑے مدارس کے مفتی صاحبان کے دستخط اور مہر نیٹ سے گرافک کے ذریعہ لگا کر اخبار میں چھاپ دیتے ہیں، جیسے انشورنس کے جواز کے بارے میں ایک اخبار میں بڑے مدرسے کے نام سے جواز کا فتویٰ چھاپا گیا، جب تحقیق کی گئی تو خبر جھوٹی ثابت ہوئی۔ اس لئے ایسے فتاویٰ کے متعلق پہلے تصدیق کریں۔ موبائل کے ذریعہ جھوٹی خبریں، من گھڑت احادیث کی اشاعت اور دھوکہ دہی عام ہوگئی ہے، لوگ علماء سے پوچھتے ہی نہیں کہ یہ جو میسج آیا ہے یہ حدیث بھی ہے کہ نہیں؟ کیا اسے آگے بھیج سکتے ہیں؟ دوسرے مصنفین کی کتابوں سے آن لائن معلومات چرا کر اپنے نام سے کتاب لکھتے ہیں۔ بعض لوگ اکیلے کمرے میں بیٹھ کر اپنے بیانات کی سیلفی بناتے ہیں اور خوب ہاتھ ہلا ہلا کر جوش سے بیان کرتے ہیں اور بڑے جلسوں کی تصویر اور نعرے اور سبحان اللہ، ماشاء اللہ کی آوازیں ساتھ جوڑ کر اپنے گروپ میں شیئر کرتے ہیں کہ میں نے اتنے بڑے جلسے میں بیان کیا ہے تاکہ تعریف ہو۔ اس میں ریا، جھوٹ، دھوکہ دہی، حبِ جاہ جیسے گناہ ہیں جو سب حرام ہیں۔

موبائل کی وجہ سے دوسرے جرائم کے رجحانات: اسمارٹ فون، ٹی وی، فلموں سے ہمارے نوجوانوں نے کیا سیکھا ہے؟ شراب نوشی، ہیروئن اور نشہ، زنا، جوا، دہشت گردی، قتل وغارت، ڈاکہ، چوری، گن پوائنٹ پر لوٹنا، کم سن بچوں کو پیسوں کی لالچ دے کر گندے کام کرا کر ویڈیو بنانا، پھر بلیک میل کرنا، ان سے چوری اور ڈاکے کروانا اور آخر میں قتل کر دینا، یہ سب کچھ میڈیا سے، موبائل سے سیکھا ہے۔ اب تو ڈاکٹر حضرات بھی کہہ رہے ہیں کہ اسمارٹ فون کی لت منفی نفسیاتی رجحانات، اُداسی، ڈپریشن، خود پرستی اور دیگر عوارض کو جنم دیتی ہے۔ اسمارٹ فون کو بار بار دیکھنے کی شدید عادت اس شخص کو منشیات کی لت کی مانند جکڑ لیتی ہے اور انسانی دماغ کی تخلیقی صلاحیت اور نیند کو تباہ کر دیتی ہے۔

ڈپریشن کا بڑا سبب: کچھ میڈیا والے ملکی حالات کو بار بار منفی انداز میں منظر عام پر لاتے ہیں کہ دیکھنے والا یہی سمجھتا ہے کہ سب کچھ برباد ہو گیا، یا موبائل پر بار بار بیماریوں مثلاً کورونا، کینسر وغیرہ کے ایسے اعلانات جاری کئے جاتے ہیں جن کو سن کر لوگ نفسیاتی طور پر بیمار ہو جاتے ہیں، کیونکہ بار بار جب ایک ہی بات دیکھیں گے، سنیں گے تو آخر کہاں تک اثر نہ ہوگا۔ اسی لئے جو لوگ میڈیا میں ہر وقت مصروف رہتے ہیں اور خصوصاً فارغ وقت والے لوگ، پورا دن نیوز چینل، موبائل الرٹ کے ذریعہ پوری دنیا کے حالات معلوم کر کے خواہ مخواہ اپنے آپ کو پریشان کرتے ہیں بلکہ اکثر تو ڈپریشن کے مریض بن جاتے ہیں۔

باب ④: اسمارٹ فون..... ویڈیو اور تصویر کشی کو پھیلانے کا آلہ

علماء کا میڈیا پر آنے کا نقصان: میڈیا اور چینلز پر جو لوگ آ کر دین کی بات بتاتے ہیں، جہاں ان لوگوں کے نزدیک مثبت پہلو ہے وہاں نقصانات بھی بہت زیادہ ہیں مثلاً علماء کے عمل کو لوگ دوسرے گناہوں کے لئے حجت اور دلیل بناتے ہیں جیسے خواتین کہتی ہیں کہ ٹی وی پر جب ہم ان عالم صاحب کو دیکھ سکتی ہیں تو ڈراموں اور فلموں کے مَردوں کو کیوں نہیں دیکھ سکتیں؟ پھر دیور، بہنوئی وغیرہ کو دیکھنے میں کیا حرج ہے؟ اب اگر تصویر اور ویڈیو بنانے سے منع کرو تو فوراً کہہ دیتے ہیں کہ فلاں صاحب جو ٹی وی پر آتے ہیں، کیا آپ

ان سے بڑھ گئے؟ کئی مستند علماء کے نزدیک ناجائز ذرائع سے دین کی اشاعت جائز نہیں اور اس میں دین کی بے حرمتی ہے، جیسے کسی چمچے پر لاکھوں روپے کے ہیرے لگے ہوں اور اس سے بچے کا پاخانہ صاف کیا جائے اور پھر دھو کر اسی چمچے سے مہمان کو حلوہ پیش کریں تو وہ ہرگز نہیں کھائے گا، تو جس آلۂ لہو ولعب پر گناہ نشر ہوتے ہوں، اس پر دین کی بات پیش کرنا کتنا بُرا فعل ہے۔

دین میڈیا کا محتاج نہیں: بعض لوگ میڈیا کو اتنا بڑھاتے ہیں کہ اس کے بغیر دین کی خدمت اور اشاعت شاید ممکن نہیں۔ اگر واقعی ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں میڈیا پیدا فرما سکتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے دکھا دیا کہ میرا دین میڈیا کا محتاج نہیں۔ دین کی خدمت کے لئے تقویٰ، اخلاص اور تڑپ ضروری ہے، جس کی وجہ سے آج اللہ تعالیٰ نے حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تبلیغی جماعت کے بانی حضرت مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ میرے شیخ عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور بہت سے اللہ والوں کا دردِ دل بغیر کسی میڈیا کے پورے عالم میں پھیلا دیا۔ جن آلات کی ایجاد گناہ، کفر والحاد اور شر کے لئے ہو اس سے خیر کی توقع رکھنے کی امید نہیں، کوئی بتائے کہ اب تک ان چینلز سے کتنے لوگ کامل مسلمان بنے؟ برعکس اس کے گمراہ فرقے، گمراہ لوگ اور زیادہ نمایاں ہو گئے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ: بعض دیندار لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ ہم ٹی وی نیوز چینلز پر صرف خبریں سنتے ہیں، کوئی غلط چیز دیکھتے نہیں۔ ایسے لوگوں کو بھی ہوش کے ناخن لینا چاہیے کہ خبرنامہ سنتے ہیں یا دیکھتے ہیں؟ خبریں پڑھنے والا مرد ہے یا عورت؟ اس کے علاوہ ٹی وی میں جو خرافات ہیں کیا ان کا دیکھنا جائز ہے؟

یہ غلط فہمی کہ ٹی وی پر میچ دیکھنے میں کیا مضائقہ ہے؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ کرکٹ یا دوسرے کھیل ٹی وی یا موبائل پر دیکھنے میں کیا مضائقہ ہے؟ تو فتویٰ معلوم کر لیں کہ فٹ بال یا ایسے کھیل دیکھنے کا کیا حکم ہے جن میں کھلاڑیوں کا ستر نظر آتا ہے، کرکٹ میں چست

لباس پہنا ہوتا ہے، تمام کھیلوں میں گندے اشتہارات آتے ہیں، مستقل موسیقی بجتی ہے، بے پردہ خواتین پر کیمرہ فوکس کیا جاتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ کئی گناہ اس میں جمع ہوتے ہیں، اب جواز کی کیا صورت بچ گئی؟ میچ ہارنے کی صورت میں غیبت اور بہتان بازی شروع ہوجاتی ہے کہ سٹہ تھا، پیسے لے کر میچ ہار گئے وغیرہ، اگر قیامت کے دن ہم سے دلیل مانگی گئی تو اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے؟

ڈیجیٹل تصویر کے متعلق بڑے مدارس کی رائے: کیمرے کا استعمال بھی آج کل اسی موبائل کے ذریعہ سے زیادہ ہوتا ہے۔ پھر اس کیمرے کے ذریعہ جو جو خرافات ہوتی ہیں میں بتا بھی نہیں سکتا۔ جو حرام عشق میں مبتلا ہیں، وہ اس ویب کیمرے سے کیا کیا بدمعاشیاں کررہے ہیں، سن کر شرم آئے گی، اور جو حرام عشق میں مبتلا نہیں ہیں ان سے بھی نظر کی احتیاط کہاں ہورہی ہے؟ کتنا وقت اس میں ضائع کررہے ہیں۔ اس کی وجہ سے تصویر کشی اور ویڈیو بنانے کی عادت پڑ گئی ہے، جس کے بارے میں دارالعلوم دیوبند، مظاہرالعلوم سہارنپور، جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی، جامعہ فاروقیہ کراچی، جامعہ اشرفیہ لاہور، جامعہ خلفائے راشدین کراچی، جامعہ یاسین القرآن کراچی، دارالعلوم کبیر والا ملتان، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک اور دیگر بڑے بڑے مدارس کے متعدد مفتی صاحبان کا فتویٰ ہے کہ کسی بھی جاندار کی ڈیجیٹل نان ڈیجیٹل تصویر اور ویڈیو حرام ہے۔ ویب کیمرے کے بارے میں بنوری ٹاؤن کا فتویٰ ہے کہ اس کا استعمال جائز ہی نہیں۔

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا اہم ملفوظ:

’’جب علماء کسی فعل کے جواز وعدمِ جواز میں اختلاف کریں اور کوئی اسے واجب اور ضروری نہ کہے تو ایمان کی سلامتی اسی میں ہے کہ اس فعل کو ترک کردے کیونکہ اختلاف سے دل میں کھٹک ضرور پیدا ہوگی اور شریعت کا ایک قاعدہ یہ بھی ہے کہ **اَلْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ** کہ گناہ وہ ہے جس سے تمہارے دل میں کھٹک پیدا ہو۔‘‘ (انفاسِ عیسیٰ، جلد ۲، صفحہ ۲۷۹)

تصویر بنانے پر وعیدیں: اس تصویر کشی کے گناہ کے کثرت سے پھیل جانے اور عام

ہو جانے میں موبائل کا بہت بڑا ہاتھ ہے، جیب جیب میں کیمرہ ہے، ہر جگہ تصویر کھینچ رہے ہیں، اس کے گناہ ہونے کا تصور بھی دلوں سے نکلتا جارہا ہے، اب تو تصویر والے بڑے بڑے پوسٹر اور پینا فلکس چھپ رہے ہیں حالانکہ تصویر کا گناہ کبیرہ گناہ ہے، جس پر سخت عذاب کی وعیدیں ہیں:

① قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِيْ فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ شَعِيْرَةً ۔ (مشکوۃ: (قدیمی)؛ باب التصاویر؛ ص ۳۸۵) **ترجمہ:** (حدیثِ قدسی میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے) اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو میری طرح پیدا کرنا (بنانا) چاہے، اسے چاہیے کہ ایک چیونٹی، ایک دانہ یا جَو تو بنا کر دکھائے۔

② اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرُوْنَ ۔ (مشکوۃ: (قدیمی)؛ باب التصاویر؛ ص ۳۸۵) **ترجمہ:** قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو تصویر بنانے (کھینچنے) والے ہیں۔

③ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ ۔ (صحیح البخاری: (قدیمی)؛ ج ۲ ص ۸۸۱) **ترجمہ:** بیشک فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔

④ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنْ يَّنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ (صحیح البخاری: باب من صور صورۃ؛ ج ۲ ص ۸۸۱) **ترجمہ:** جو شخص (جان دار کی) تصویر بنائے گا اللہ تعالیٰ اسے ضرور عذاب دیں گے، یہاں تک کہ وہ اس تصویر میں جان، روح نہ ڈال دے، اور وہ اس میں کبھی جان نہیں ڈال پائے گا۔

⑤ يَخْرُجُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهَا عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُوْلُ اِنِّيْ وُكِّلْتُ بِثَلٰثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَّكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِيْنَ ۔ (مشکوۃ: (قدیمی)؛ ص ۳۸۶) **ترجمہ:** قیامت کے دن دوزخ سے ایک گردن نکلے گی (یعنی آگ کا ایک ٹکڑا گردن کی صورت میں نمایاں ہوگا) جس کی دو آنکھیں ہوں گی جو دیکھیں گی، دو کان ہوں گے جو سنیں گے اور ایک زبان ہوگی

جو بولے گی، وہ کہے گی: مجھے تین لوگوں پر مقرر کیا گیا ہے: ہر سرکش ظالم پر، ہر اس آدمی پر جو اللہ کے سوا کسی دوسرے کو پکارتا ہو، اور تصویر بنانے والوں پر۔

تصویر دیکھنا بھی گناہ ہے: چھوٹے معصوم بچے کے نہاتے ہوئے بغیر کپڑوں کی تصویر کھینچ لیتے ہیں، جب یہی بچے بڑے ہوتے ہیں تو لوگ ان کا مذاق اُڑاتے ہیں حالانکہ مفتیانِ کرام فرماتے ہیں جیسے جاندار کی تصویر بنانا جائز نہیں، اسی طرح اس کا دیکھنا بھی جائز نہیں ہے۔ ماں کو اپنے بچے کا فوٹو کھینچنے کا زیادہ دل کرتا ہے کہ نانی کو بھیجوں گی، خالہ کو بھیجوں گی۔ اس طرح عادت خراب ہوتی ہے، جب بچے بڑوں کو تصویریں کھینچتے ہوئے دیکھتے ہیں تو وہ بھی ایسا کرنے لگتے ہیں۔

تصویر کشی کے معاشرتی وخاندانی ضرر: ایسے واقعات بھی ہوئے ہیں کہ بچوں نے ماں، بہن کی تصویریں کھینچیں اور پھر وہ غلط لوگوں کے ہاتھ لگ گئیں جنہوں نے گھر کا چین و سکون برباد کردیا۔ چھوٹے ناسمجھ بچوں کو موبائل فون دے دیتے ہیں کہ اس پر ویڈیو گیم کھیلو، پھر فوٹو کشی شروع ہوجاتی ہے، پھر فلمیں دیکھی جانے لگتی ہیں، بڑھتے بڑھتے تصویر اور ویڈیو دوسروں کو بھی بھیجنے لگتے ہیں، گناہوں کو مزید پھیلاتے ہیں۔ بعض میاں بیوی اپنی خاص حالت کی ویڈیو بنا لیتے ہیں، کبھی موبائل بچوں کے ہاتھ لگ گیا تو اب شرم کے مارے بچوں سے آنکھ ملانا مشکل ہوجاتا ہے، اور اگر موبائل گم یا چوری ہوجائے تو تباہی کہاں تک پہنچ جاتی ہے۔ بعض لوگ جو سفر یا دوسرے ملکوں میں ہوتے ہیں، اپنی بیویوں کو اپنے خاص اوقات کی مووی یا ویڈیو کیمرے کے ذریعہ دکھاتے ہیں، پھر خیالات پکا کر حرام کام میں مبتلا ہوتے ہیں کیونکہ جب جذبات اُبھرتے ہیں اور دور ہونے کی بناء پر خواہش پوری کر نہیں سکتے تو دونوں کا میلان نامحرم کی طرف ہوجاتا ہے، بعد میں روتے پھرتے ہیں کہ بیوی دوسرے کی محبت میں گرفتار ہوگئی ہے۔

خوشی اور غمی میں تصویر کشی: آج کل شادی کی تمام تقریبات کیمرے کے ذریعہ Live باہر ممالک میں رشتے داروں کو بھی دکھاتے ہیں اور گناہوں میں ان کو بھی شریک کرتے ہیں۔

اسی طرح غمی کا موقع ہو تو اس کی بھی ویڈیو بناتے ہیں، حتیٰ کہ مریض کی جان نکل رہی ہے، اس وقت بھی تلاوتِ قرآن نہیں کرتے، مووی بناتے ہیں، اور اس وقت بھی Webcam کے ذریعہ موت کا منظر رشتے داروں کو دکھاتے ہیں، اور جمعہ کے دن جنازہ ہو تو نمازیوں کا فوٹو لے کر بتاتے ہیں کہ اتنے لوگ شریک ہوئے۔ موت سے لے کر غسل، تدفین تک کی مووی بناتے ہیں، میت کی پرانی تصاویر اور اس ویڈیو کو دیکھ دیکھ کر روتے ہیں جس سے غم ہمیشہ تازہ رہتا ہے اور اسی میں گھلتے رہتے ہیں، حالانکہ تین دن کے بعد سوگ منع ہے۔

اپنے گناہوں پر گواہ بنانا: اس موبائل فون نے نئی نسل کو بلکہ ہر عمر والے کو تباہ کر دیا ہے، الا ماشاء اللہ۔ بعض بظاہر دیندار لوگوں کے موبائل کو جب ان کے انتقال کے بعد کھولا گیا تو اس میں نامحرموں کی تصویریں، عشقیہ میسج اور گندی فلمیں بھری ہوئی تھیں۔ سب کی نظروں میں بے عزت ہو گئے، خاندان والے ہمیشہ کے لئے بدگمان ہو گئے اور مرنے والے نے اپنے گناہوں پر دوسرے لوگوں کو بھی گواہ بنا دیا۔

مقدس مقامات بھی تصویر کی لعنت سے محفوظ نہیں: آج کل بعض علاقوں کی مساجد میں سامنے دیوار پر بڑی اسکرین لگی ہوتی ہے جس پر امام و خطیب صاحب کی ویڈیو چلائی جاتی ہے، لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے گھر میں بھی یہ خرافات داخل کر دیں کہ نمازی بجائے اللہ تعالیٰ سے مناجات کے اس میں مشغول رہتے ہیں۔

موبائل پروفائل میں میاں بیوی کا ایک دوسرے کی تصویر لگانا: بعض لوگ پروفائل میں جس کا نمبر ہوتا ہے اس کی تصویر بھی لگاتے ہیں، جب فون آتا ہے تو اس کی تصویر بھی آتی ہے۔ کبھی اپنی بیوی، بہن کی تصویر لگاتے ہیں جس پر دوسروں کی نظر پڑتی ہے، کبھی نماز میں اپنے سامنے موبائل رکھتے ہیں جس پر کال آنے پر وہی تصویر آتی ہے۔ موبائل گم ہو جائے یا چوری ہو جائے تو وہ بربادی کی الگ داستان ہے۔ اگر بیوی کے پاس شوہر کا موبائل ہو تو اس میں شوہر کے دوست کی تصویر آ سکتی ہے یا شوہر کے پاس بیوی کا موبائل ہو تو اس میں بیوی کی سہیلی کی تصویر آ سکتی ہے۔ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں کہ اے بیبیو! کبھی بھی شوہر کے سامنے اپنی سہیلی کا ذکر نہیں کرنا، اگر وہ عورت اس کے دل میں اُتر گئی تو روتی پھروگی۔ اسی طرح شوہر بھی اپنی بیوی کی خوبیوں کا ذکر اپنے دوست کے سامنے نہ کرے۔ اس موبائل نے ہمیں ایسی ایسی چیزوں میں تباہ کر کے رکھ دیا ہے جن کی طرف ہمارا دھیان بھی نہیں جاتا۔ یہ وہ باتیں ہیں جو ہمیں اصلاحی خطوط اور ای میل کے ذریعہ معلوم ہوتی ہیں۔

تصویر کی حرمت دل سے نکل گئی: اس لئے نفس پر کبھی بھروسہ نہ کریں، ڈیجیٹل اور نان ڈیجیٹل میں پڑ کر تصویر کی حرمت دلوں سے نکل گئی، پہلے تو صرف ڈیجیٹل تک معاملہ تھا اب تو بڑی بڑی تصویر پرنٹ میں بھی آنے لگی، لوگ اس کو گناہ ہی نہیں سمجھتے، جس کی وجہ سے توفیقِ توبہ نہیں ملتی، توبہ تو جب کریں جب گناہ کو گناہ سمجھیں۔ کم از کم مفتی صاحب سے نامحرم کی تصویر کے بارے میں شریعت کا حکم معلوم کرلیں۔ آج کل تصویر کشی اور ویڈیو کی ہر جگہ اتنی بہتات ہوگئی خصوصاً دینی تقریبات و اجتماعات میں کہ بچنا اور روک تھام کرنا مشکل ہوگیا، ایسا لگتا ہے کہ نعوذ باللہ تصویر کشی کو کارِ ثواب اور ضروری سمجھتے ہیں۔ ہمارے اکابر تو جہاں یہ ناجائز کام ہوں، وہاں جاتے ہی نہیں تھے کیونکہ فقہی قاعدہ ہے:

((لَا یَجُوْزُ الْحُضُوْرُ عِنْدَ مَجْلِسٍ فِیْهِ الْمَحْظُوْرُ))

(مرقاۃ المفاتیح: (رشیدیہ)، ج ۴ ص ۲۰۷)

ترجمہ: اس مجلس میں جانا جائز نہیں جہاں گناہ ہوتا ہو۔

موبائل کی وجہ سے عبادات کے ثمرات سے محرومی: بعض لوگ کعبہ شریف میں اور روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ویڈیو اور سیلفی بناتے ہیں، آوازیں بلند کر کے بے ادبی کرتے ہیں۔ خدارا ایسی جگہوں پر موبائل فون سے گریز کریں۔ عبادات مثلاً حج، عمرہ، بیانات کی مووی بنانے سے عبادات کی حلاوت، اخلاص ختم ہوجاتا ہے اور ریا، حبِ جاہ اور شہرت کے مرض میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ آج کل ہمیں اپنی عبادات، ذکر اللہ، اہل اللہ کی صحبت، دین کے شعبوں میں وقت لگانے وغیرہ کا کامل فائدہ اسی لئے حاصل نہیں ہوتا کہ ہم ان تمام شعبوں کو جسم تو دیتے ہیں لیکن دل نہیں دیتے، ہمارا دل موبائل، گندے

خیالات، ویڈیو گیم، کارٹون، غلط تعلقات، تصویر کشی میں اٹکا ہوتا ہے۔

تصویر کشی سے اہل اللہ کو اذیت: ایک اللہ والے نے فرمایا کہ دورانِ طواف یا دورانِ بیان جو لوگ میری مووی بناتے ہیں مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے مجھے پتھر مار رہے ہوں۔ آہ! اللہ کے پیارے اپنے رب تعالیٰ سے باتیں کریں اور ہم ان کو پتھر مار رہے ہیں۔ بہت بڑی تعداد میں علماء و مشائخ یا امام صاحبان تصویر نہیں کھنچواتے تو ان کو شدت پسند کہا جاتا ہے، بعض لوگ خفیہ ان کی تصویر بنا کر خوش ہوتے ہیں اور نیٹ پر پھیلاتے ہیں، جس سے اللہ کے ان پیاروں کو اذیت ہوتی ہے۔ صرف اس ایک حرکت میں ہی کتنے گناہ ہیں: (۱) تصویر کشی کا گناہ (۲) بلا اجازت کسی کی باتیں اور عمل کو اس طرح نقل کرنے کا گناہ جس سے اس کو تکلیف ہو (۳) اہل اللہ کو ایذاء پہنچانے کا گناہ جبکہ حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ))

(صحیح البخاری: (قدیمی)، کتاب الرقاق، باب التواضع، ج ۲ ص ۹۶۳)

ترجمہ: جو کسی ولی اللہ کو دُکھ پہنچاتا اور ستاتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا اعلانِ جنگ ہے۔ یعنی اپنے قول و فعل سے جو اللہ والوں سے دشمنی رکھے یا ان کو ستائے، اس سے اللہ تعالیٰ اعلانِ جنگ فرما رہے ہیں اور ایسا شخص یقیناً تباہ و رسوا ہوگا، اِلّا یہ کہ توبہ کرلے۔ ستانے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ لوگ شرائط و حدود کو توڑ کر گناہ کر کے مفتیانِ کرام کو بدنام کرتے ہیں کہ فلاں نے تصویر کی اجازت دی ہے حالانکہ وہاں سے کئی فتاویٰ جاری کئے جا چکے ہیں کہ ہمارے فتاویٰ کی آڑ میں بعض لوگ حدود کو توڑ کر ہمیں بدنام کرتے ہیں، ہم نے تصویر کشی کی قطعاً اجازت نہیں دی ہے۔

دینی مقامات پر تصویر کشی سے متعلق دار العلوم کراچی کا فتویٰ

سوال: دینی اجتماعات، اصلاحی بیانات، ختم بخاری شریف وغیرہ میں اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگ مسجدوں کے اندر ویڈیو بناتے ہیں اور جب انہیں منع کیا جائے تو کہتے ہیں کہ شیخ الاسلام (حضرت) مفتی محمد تقی عثمانی صاحب نے ڈیجیٹل تصویر کے بارے میں تحقیق فرمائی ہے کہ یہ محرم (حرام) تصویر کے زمرے میں نہیں آتی۔ کیا حضرت والا کی تحقیق کا یہ مطلب لینا درست ہے کہ مساجد کے اندر، دینی اجتماعات اور اصلاحی بیانات میں

اس کا رواج ہو، اور اسے باقاعدہ مشغلہ بنایا جائے؟ نیز مساجد اور دینی اجتماعات میں موویز اور ویڈیو بنانے کی شرعی حیثیت واضح فرمائیں۔ المستفتی رشید احمد، صوابی

جواب: ڈیجیٹل تصویر کے بارے میں حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کے موقف کا مطلب یہ ہے کہ اس پر تصویر کے احکام جاری نہیں ہوں گے، لیکن اس کا یہ مطلب لینا ہرگز درست نہیں کہ ڈیجیٹل تصویر کے استعمال میں اگر شرعاً دیگر مفاسد پائے جائیں تب بھی اس کا استعمال درست ہوگا بلکہ ایسی صورت میں اگرچہ اس پر تصویر کے احکام جاری نہ ہوں لیکن ان مفاسد کے پائے جانے کی وجہ سے اس کا استعمال ممنوع قرار دیا جائے گا۔ صرف اس بات کا سہارا لیتے ہوئے کہ اس پر تصویر کے احکام جاری نہیں ہوتے، اس کے استعمال کے مفاسد کو نظر انداز کرنا درست نہیں ہے۔ مساجد اور دینی اجتماعات میں ڈیجیٹل کیمرہ کے ذریعہ تصویر اور ویڈیو بنانے میں بھی بہت سے مفاسد ہیں، لہٰذا ان مفاسد کی بناء پر ایسے اجتماعات میں تصاویر اور ویڈیو بنانا درست نہیں۔ وہ مفاسد یہ ہیں: **(۱)** یہ مسجد کے ادب واحترام اور تقدس کے خلاف ہے۔ **(۲)** اس جیسی تقریبات میں ویڈیو اور تصاویر بنانے سے لوگ حقیقتاً (تصویر) کھینچنے اور دیکھنے کو جائز سمجھنے لگ جائیں گے۔ اس طرح ان کے دلوں سے تصویر کی حرمت نکل جائے گی، جو کہ ناجائز ہے۔ **(۳)** دینی تقریبات پر اس طرح تصاویر اور ویڈیو بنانے سے عام لوگ ناجائز تقریبات پر بھی اس کو جائز سمجھنے لگ جائیں گے۔ **(۴)** دینی تقریبات کی ویڈیو اور تصاویر دیکھنے کی آڑ میں غلط اور فحش قسم کے افعال پر مشتمل تقریبات کو دیکھنے کی راہ کھل جائے گی، جو کہ جائز نہیں۔ **(۵)** اسلامی تقریبات کی ویڈیو اور تصاویر کے استعمال سے ان کے ناجائز استعمال کی حوصلہ افزائی ہوگی، جو کہ درست نہیں۔ (ماخذہ تبویب: ۸/۱۴۴۴) لہٰذا ان مفاسد کے پائے جانے کی وجہ سے اسلامی تقریبات پر مذکورہ طریقے سے تصویر اور ویڈیو بنانے سے اجتناب کرنا لازم ہے۔ **واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ محمد عاطف**

الجواب صحیح: (مفتی) محمد یعقوب، (مفتی) محمود اشرف عثمانی، (مفتی) اصغر علی ربانی

(فتویٰ نمبر: ۱۱/۱۵۱۴) (۲۰ ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ)

باب ⑤: اسمارٹ فون.... بدنظری اور عشقِ مجازی کا سبب

بدنظری سے حق تعالیٰ کا حکم ٹوٹتا ہے: موبائل، ٹی وی اور کمپیوٹر وغیرہ پر بدنظری سے اللہ تعالیٰ کا حکم ٹوٹتا ہے۔ میرے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جب شام فتح کرنے جا رہے تھے، عیسائیوں نے حسین لڑکیاں خوب سجا کر دو رویہ، دو قطاروں میں کھڑی کر دیں تا کہ صحابہ ان کو دیکھ کر ان میں الجھ جائیں اور اللہ کی مدد ان سے ہٹ جائے مگر صحابہ رضی اللہ عنہم کے سپہ سالار نے یہ آیت پڑھ دی:

﴿قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِہِمۡ وَ یَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَہُمۡ ؕ﴾

(سورۃ النور: آیۃ ۳۰)

(اے ایمان والو! نگاہیں نیچی کرلو، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو)، تو جب یہ آیت تلاوت کی تو صحابہ رضی اللہ عنہم کو ایسا معلوم ہوا جیسے قرآن ابھی نازل ہوا ہے اور سب نگاہ نیچی کرکے گزر گئے۔ ان لڑکیوں نے جاکر اپنے ماں باپ سے کہا کہ یہ فرشتے ہیں انسان نہیں ہیں، انسان ہوتے تو ہمیں ضرور دیکھتے، ان سے لڑنا بیکار ہے اور جنگ میں فتح ہوگئی۔ یہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی کے صدقہ میں فرشتوں پر شرف ملنے کا انتظام ہے، اگر ہم اتباعِ سنت کرلیں، نقشِ قدمِ نبوت پر عمل کرلیں تو فرشتے ہم پر رشک کریں ورنہ شیطان ہم پر ہنستا ہے اور کہتا ہے کہ دیکھو! داڑھی والا ملّا کیسے عورتوں کو دیکھ رہا ہے، ابھی دو رکعات نمازِ توبہ پڑھ کے رو رہا تھا اور اب یہاں نظر خراب کر رہا ہے، اور اگر کوئی منبر پر تقریر کرنے والا یا کوئی دینی خدمت کرنے والا بدنظری کرے تو شیطان زیادہ ہنستا ہے کہ دیکھو یہ قرآن وحدیث پڑھا کر آرہے ہیں لیکن اب کون سا درس دے رہے ہیں؟

جو نظر کی حفاظت نہیں کرتا وہ زنا، لواطت اور ہاتھ سے جوانی برباد کرنے میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ آنکھوں سے بدنظری کے بعد دیگر اعضاء ہاتھ پاؤں بھی گناہ میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ بدنظری کرنا اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی آنکھ کی امانت میں خیانت بھی ہے:

﴿یَعۡلَمُ خَآئِنَۃَ الۡاَعۡیُنِ وَ مَا تُخۡفِی الصُّدُوۡرُ ۝﴾

(سورۃ المؤمن: آیۃ ۱۹)

ترجمہ: اللہ آنکھوں کی چوری کو بھی جانتا ہے، اور ان باتوں کو بھی جن کو سینوں نے چھپا رکھا ہے۔ (آسان ترجمۂ قرآن) جب تم آنکھوں سے خیانت کرتے ہو، پرائی ماں، بہن اور بیٹیوں کو دیکھتے ہو، اللہ اس سے باخبر ہے۔ بدنظری کرنے والا اللہ تعالیٰ کی دوستی اور تاجِ ولایت سے بھی محروم رہتا ہے، کیونکہ اولیاء اللہ صرف متقی لوگ ہیں:

﴿اِنۡ اَوۡلِیَآؤُہٗۤ اِلَّا الۡمُتَّقُوۡنَ﴾

(سورۃ الانفال: آیۃ ۳۴)

بدنظری آنکھوں کا زنا اور خدا کی لعنت: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

((زِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ))

(صحیح البخاری: (قدیمی)؛ باب زنا الجوارح دون الفرج؛ ج ۲ ص ۹۲۳)

کہ نظر بازی آنکھوں کا زنا ہے۔ نیز سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

((لَعَنَ اللهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ))

(مشکوٰۃ المصابیح: (قدیمی)؛ باب النظر الی المخطوبۃ؛ ص ۲۷۰)

کہ جو اپنی نظر خراب کرے یا اپنے آپ کو بدنظری کے لئے پیش کرے، اے اللہ! اس پر لعنت فرما یعنی اپنی رحمت سے دور کردے۔ آہ! آج ہم اللہ والوں کی بددعا سے ڈرتے ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بددعا اور اللہ تعالیٰ کی لعنت سے نہیں ڈرتے۔

تقویٰ کے دس انعامات سے محرومی: قرآنِ مجید میں تقویٰ کے دس انعامات ذکر کئے گئے ہیں (ہر کام میں آسانی، مصائب سے خروج، بے حساب رزق، نورِ فارق، نورِ سکینہ، پُرلطف زندگی، عزت واکرام، اللہ تعالیٰ کی ولایت کا تاج، کفّارۂ سیّئات اور آخرت میں مغفرت۔) موبائل، نیٹ وغیرہ پر بدنظری کرنے والا اپنے تقویٰ کو توڑ کر ان انعامات سے محروم ہوجاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نظر بازی شیطان کا زہر آلودہ تیر ہے، جو میرے خوف سے اسے چھوڑے گا تو میں اس کو ایسا ایمان عطا کروں گا **يَجِدُ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ فِيْ قَلْبِهٖ** کہ وہ اپنے قلب میں ایمان کی حلاوت پاجائے گا۔ جو نیٹ، موبائل اور فیس بک پر نظر خراب کرتا ہے وہ حلاوتِ ایمان سے محروم ہوجاتا ہے۔ تقویٰ پر بالطف زندگی کا وعدہ ہے لہٰذا خلافِ تقویٰ یعنی گناہوں سے زندگی تلخ ہوجاتی ہے، سکون چھن جاتا ہے۔ بظاہر ایسا شخص عیش وعشرت میں نظر آتا ہے لیکن اس جملے کا مصداق ہوتا ہے کہ منہ پر کباب ہے لیکن دل پر عذاب ہے۔ آج لوگ فلموں، لڑکیوں سے باتوں اور دیگر خرافات میں سکون تلاش کرتے ہیں حالانکہ چین اور سکون صرف اللہ تعالیٰ کی یاد اور اطاعت میں ہے، اس کی نافرمانی میں بے چینی اور بے سکونی ہے، جو لوگ نیٹ، کیبل اور گناہوں سے بچتے ہیں ہر وقت سکون میں رہتے ہیں۔

بدنظری کی وجہ سے عبادات بے مزہ: یہی وجہ ہے کہ عبادات، ذکر وتلاوت میں ہمیں مزہ نہیں آتا جبکہ میرے شیخ ومرشد حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! اللہ کے نام میں مزہ ہے، لیکن ہمیں اپنے گناہوں، گندی فلموں اور بدنظریوں کی وجہ سے محسوس نہیں ہوتا، جیسے کسی کو ۱۰۴/درجہ کا بخار ہو، قے، موشن، پیلیا ہو، سردی لگ رہی ہو تو اس کو بریانی کباب کا مزہ محسوس نہیں ہوتا۔ کبھی عبادات میں مزہ باطنی حالتِ قبض کی وجہ سے بھی نہیں آتا جو مضر نہیں ہے، اس کے لئے اپنے شیخ سے رابطہ کرنا چاہیے، لیکن زیادہ تر وجہ گناہ ہی ہوتے ہیں۔ ہم لوگ عبادت تو خوب کرتے ہیں لیکن موبائل اور ٹی وی وغیرہ پر نظر خراب کرکے اپنے نور کو ختم کردیتے ہیں۔ حج اور عمرہ پر جانے والے حضرات اپنے ہوٹل میں آکر ٹی وی یا موبائل پر فلمیں دیکھتے ہیں، ذرا سوچیں کہ مکہ شریف میں اگر نیکی کا ثواب ایک لاکھ اور مدینہ پاک میں پچاس ہزار ہے تو گناہ پر پکڑ کا معاملہ کتنا سخت ہوگا! حدودِ حرم میں گناہ کرنے پر پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کتنی تکلیف ہوگی۔

بدنظری زنا کا نقطۂ آغاز ہے: موبائل کے غلط استعمال سے عشقِ مجازی کا رجحان بھی بڑھ گیا، عمر ہے ساٹھ برس اور لڑکی کو تصویر بھیج رہا ہے پچیس سال والی، ایک دوسرے کو دھوکہ دیتے ہیں، ملنے کے بعد پتا چلتا ہے۔ عشقِ مجازی عذابِ الٰہی ہے، ایک پل کو بھی سکون نہیں ملتا، آخر خودکشی کرکے حرام موت مرجاتے ہیں۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کو سزا دینا چاہتا ہے اس کو صورت پرستی یعنی عشقِ مجازی میں مبتلا کردیتا ہے۔ اسی وجہ سے زنا عام ہوگیا۔ زنا کے مناظر والی فلمیں سینما اور بڑے اسکرین پر دیکھنا اور دکھانا اب کوئی بُرائی نہیں رہی، انہی گندی فلموں کو دیکھنے کے بعد ہوش ٹھکانے نہیں رہتے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بددعا کے مستحق ہوجاتے ہیں۔ اب تو یہ حال ہوگیا ہے کہ قریبی محرم رشتے بھی محفوظ نہیں رہے، میں اس کو زیادہ بیان نہیں کرسکتا کہ محرم رشتوں سے اعتماد اُٹھ جائے گا لیکن دل بہت روتا ہے کہ کل تک جو نوجوان محلے بھر کی عزت کا خیال رکھنے والا تھا، آج نوبت کہاں تک پہنچ گئی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بچائے اور ان گندی چیزوں سے دور

ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

بدنظری کی وجہ سے لومیرج کا رواج بڑھ گیا: آج کل اکثر شادیاں آپس میں حرام محبت کی بناء پر کی جاتی ہیں جس کا نام Love Marriage ہے، اس حرام محبت میں ابتلاء کا سبب اکثر موبائل فون یا انٹرنیٹ پر رابطہ ہوتا ہے۔ چونکہ عشقِ مجازی اللہ کا عذاب ہے، اس لئے جس چیز کی ابتداء حرام سے ہوئی تو اس کی انتہا کیسے صحیح ہوگی؟ یہی وجہ ہے کہ یہ شادیاں اکثر چند مہینے میں ختم ہوجاتی ہیں، ماسوا اس کے کہ دونوں توبہ کرلیں یا کسی کو مقبول دعا مل جائے۔ شادی کے بعد بھی بدنظری کا مریض نامحرم عورتوں کو تاکتا ہے، حلال بیوی جو گھر میں موجود ہے اس کو کمتر سمجھتا ہے، ازدواجی تعلقات خراب ہوتے ہیں، ہر وقت ایک دوسرے سے جھگڑے، شکوک، تکرار، جس سے گھریلو زندگی تلخ ہوجاتی ہے۔

میاں بیوی کے تعلقات میں تلخی کا سبب: ٹی وی اور موبائل پر ڈرامے، فلمیں دیکھنا اور بدنظری ہی شوہر بیوی کے تعلقات میں تلخی کا سبب ہے۔ مثلاً کوئی شخص باہر ہوٹل پر قورمہ، بریانی، شامی کباب، باربی کیو وغیرہ کی خوشبو سونگھ کر گھر آیا، اب اس کو گھر کی دال روٹی میں کیسے مزہ آئے گا؟ جو مرد ٹی وی اور فلموں میں خوبصورت لڑکیوں کو دیکھے اور بیوی نوجوان لڑکوں کے ایکشن، ورلڈ ٹور دیکھے تو میاں بیوی ایک دوسرے کو خاک پسند کریں گے۔ جب اللہ کے احکام اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات توڑی جائیں تو زندگی خوشگوار کیسے ہوگی؟ اس لئے اگر گھر میں سکون اور آپس میں محبت چاہتے ہیں تو ان خرافات کو گھر اور زندگی سے نکال دیں، یہ سب چمک دمک محض دھوکہ ہے۔ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں دنیا کی حقیقت'' سے روزانہ ایک حدیثِ پاک پڑھنے کی عادت بنالیں کہ تمام گناہوں کی جڑ دنیا کی ناجائز محبت ہی ہے۔

بدنظری اتنا خطرناک گناہ کیوں ہے؟: دوسرے گناہ مثلاً غیبت، غصہ وغیرہ انسان چند دن بعد بھول جاتا ہے لیکن بدنظری دس سال بعد بھی یاد آجائے تو دل حرام مزے لینا شروع کردیتا ہے۔ ایک بوڑھا میرے پاس آکر رونے لگا کہ ''۳۵/سال پہلے ایک

گندی فلم دیکھی تھی، آج بھی سجدے میں وہ گندی تصویریں سامنے آجاتی ہیں، دل چاہتا ہے خودکشی کرلوں۔'' ایک سازش کے تحت عورتوں اور مردوں میں برابری کا پُرفریب نعرہ لگا کر ہر جگہ مردوں کو نکال کر عورتوں کو بھرتی کیا جارہا ہے جس کی بناء پر آنکھوں کا زنا، زبان کا زنا، گناہ بڑھتے جارہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی لعنت ہم پر برستی اور رحمت اور مدد بند ہوتی جارہی ہے۔ ہسپتالوں میں حتیٰ کہ آئی سی یو وارڈ میں بھی ٹی وی لگا ہوتا ہے، اگر کوئی بند کرنے کے لئے کہے تو مریض ہی جھگڑتے ہیں۔ یہ شیطان کی چال ہے کہ مسلمان مرتے مرتے بھی بدنظری کرے، اسے رجوع الی اللہ کی فکر نہ ہو بلکہ خاتمہ خراب ہونے کا خطرہ پیدا ہوجائے۔ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ خاص طور پر مقتداء حضرات کو فرماتے تھے کہ جو نظر اور دل کو گندہ کرے گا تو اس کے بیان میں اثر نہیں ہوگا۔ ایسے لوگ جن کے دل میں اللہ کی محبت کی آگ ہی نہیں لگی وہ دوسروں کو کیا لگائیں گے ؎

جب نور نہیں خود ہی دل میں منبر پہ وہ کیا برسائیں گے

موبائل فون: گانا اور موسیقی کا آلہ: موبائل فون گانا اور موسیقی کا آلہ ہے جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ گانا بجانا بے ایمانی اور نفاق کو دل میں ایسے اُگاتا ہے جیسے پانی کھیتی کو:

((اَلْغِنَاءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ))

(مشکٰوۃ المصابیح: (قدیمی)؛ باب البیان والشعر؛ ص ۴۱۱)

اور صحابیٔ رسول حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ:

((اَلْغِنَاءُ رُقْیَۃُ الزِّنَا))

(مرقاۃ المفاتیح: (رشیدیہ)؛ باب صلوٰۃ العیدین؛ ج ۳ ص ۴۸۵)

گانا، زنا کا منتر ہے یعنی زنا کو پیدا کرتا ہے۔ اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

((اِنَّ اللہَ بَعَثَنِیْ رَحْمَۃً وَّ ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ وَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَمْحَقَ الْمَزَامِیْرَ))

(مسند احمد: مسند الانصار؛ جزء ۳۶ ص ۵۵۱؛ رقم الحدیث ۲۲۲۱۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت و ہدایت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں بانسریوں اور گانے بجانے کے سامان کو ختم کردوں۔ افسوس کا مقام ہے کہ

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کاموں کے مٹانے کے لئے آئے تھے آج امت اس کو زندہ کررہی ہے۔ یہ گانا بجانا تو شریعت میں بالکل حرام ہے، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾

(سورۃ لقمان: آیۃ ۶)

(ترجمہ: اور کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ سے غافل کرنے والی باتوں کے خریدار بنتے ہیں تاکہ ان کے ذریعہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے بھٹکائیں (آسان ترجمۂ قرآن)۔) کہ خدا کی قسم! اس آیت سے مراد گانا بجانا ہے۔ تفسیر روح المعانی میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جو انسان گانا سنتا ہے اور مست ہوکر سر ہلاتا ہے، تو اللہ کی طرف سے دو شیطان اس کے کندھے پر بٹھادیئے جاتے ہیں، وہ اپنی ایڑی رگڑ رگڑ کر اس کو اور جوش دلاتے ہیں۔ اسی سے سمجھ لو کہ گانا سن کر جھومنا کیسا ہے؟ آج کل کچھ نعتیں بھی موسیقی والی ہیں، ان کے پس منظر میں ایسا ایکو ساؤنڈ ہوتا ہے جس میں موسیقی محسوس ہوتی ہے، اس سے لوگ گانا سننے کا شوق پورا کرتے ہیں، ایسی موسیقی والی نعت بھی سننا صحیح نہیں ہے۔

رِنگ ٹون پر گانا یا موسیقی کے نقصانات: بعض لوگ اپنے موبائل فون کی کالنگ ٹون اور رِنگ ٹون پر گانا، موسیقی لگاتے ہیں، کال ملانے والے کو گانے کی آواز آتی ہے، اس کو بھی گنہگار کرنا چاہتے ہیں، یا کبھی مسجد میں دورانِ نماز موبائل کی گھنٹی بجنے سے تمام نمازیوں کا خشوع اور یکسوئی غارت ہوجاتی ہے، امام صاحبان کو تو نماز پڑھانا مشکل ہوجاتا ہے۔ حضرت مفتی امجد صاحب دامت برکاتہم (خلیفہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ) نے بتایا کہ وہ مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تھے تو امام کے قریب کھڑے ایک شخص کے موبائل پر گانا بجنے لگا، جس کی آواز مسجد کے تمام اسپیکر سے آنے لگی، جس سے امام صاحب اور مقتدی بھی سب رونے لگے۔

بلا ضرورت نامحرم کی آواز سننا بھی منع ہے: جدید ٹیکنالوجی نے موبائل میں ایسی ٹیکنیک رکھ دی ہے کہ چھوٹی تصویر بھی بارونق اور دلکش نظر آتی ہے، اور آواز میں اتنی نزاکت

پیدا کی جاتی ہے کہ انسان نامحرم کی آواز پر ہی عاشق ہو جاتا ہے، بلا ضرورت عورت کی آواز کو سننا، اس سے لذت حاصل کرنا، ناجائز اور گناہ ہے:

((وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ))

(الصحیح لمسلم: (قدیمی)؛ کتاب القدر؛ ج ۲ ص ۳۳۶)

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ کانوں کا زنا (نامحرم کی باتوں کو) سننا ہے اور زبان کا زنا (نامحرم سے) گفتگو کرنا ہے، گپ شپ کر کے مزے لینا ہے، مسکرا مسکرا کر حرام لذت کا زہر کھانا ہے۔ عورت کی آواز کا بھی پردہ ہے۔ بعض مرد اسکرین پر لڑکیوں کو دینی سبق پڑھاتے ہیں، دونوں طرف سے گناہ ہوتا ہے۔ بعض لڑکے موبائل پر ایک خاص آپشن کے ذریعہ اپنی آواز عورتوں جیسی بنا لیتے ہیں یا اپنے موبائل ڈسپلے پر لڑکی کی تصویر لگا کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور خوب پیسہ لوٹتے ہیں۔ اس کے علاوہ آن لائن ٹیچنگ میں مرد عورتوں کو پڑھا رہا ہے اور عورتیں مردوں کو، جو ناجائز ہونے کے ساتھ ساتھ غلط تعلقات کا بھی ذریعہ بن جاتا ہے۔

باب ⑥: اسمارٹ فون.... عبرتناک واقعات

برصیصا کا عبرتناک انجام اور اسمارٹ فون کے فتنہ سے ربط: کیا آپ نے برصیصا عابد کا عبرت ناک واقعہ پڑھا ہے؟ اس کو پڑھیں اور ہر موقع پر موبائل کے ساتھ ملاتے جائیں تو آپ کو حیرت ہوگی کہ آج کل یہی فتنہ موبائل برپا کر رہا ہے۔ اس واقعہ میں آپ موبائل میں ہونے والے گناہوں کے اسٹیج سوچیے گا، ساتھ ہی یہ بھی غور کیجیے گا کہ اگر ہم اصلاح کرواتے رہیں تو اس دلدل میں نہ پھنسیں۔

① **مرحلہ:** تفسیر مظہری میں ہے کہ بہت پہلے برصیصا ایک عبادت گزار بزرگ تھا، کئی کئی مہینے خانقاہ سے نیچے نہیں آتا تھا، بس عبادت میں مشغول رہتا تھا۔ بڑے شیطان نے سب شیطانوں کو جمع کر کے کہا کہ برصیصا کو کس طرح بہکایا جائے؟ ابیض شیطان نے کہا کہ میں یہ کام کروں گا۔ ابیض شیطان نے انسانی شکل میں آ کر برصیصا کی خانقاہ کے سامنے

عبادت شروع کر دی۔ برصیصا نے چند دن کے بعد دیکھا کہ کوئی شخص خانقاہ کے سامنے عبادت کر رہا ہے، تو ابیض شیطان نے جو عبادت گزار کے روپ میں تھا، برصیصا کو آواز دی کہ آپ مجھے اوپر خانقاہ میں آنے دیں، میں وہاں عبادت کروں گا۔ برصیصا نے انکار کر دیا کہ میں اکیلا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں۔ ابیض شیطان نے کہا بہت اچھا! اور پھر عبادت میں لگ گیا۔ جب بار بار برصیصا نے دیکھا تو اس کے دل میں کچھ محبت آئی کہ کیسا عبادت گزار ہے، اور اُدھر سے وہ بھی بار بار کہتا رہا کہ مجھے خانقاہ میں آنے دو، آخر برصیصا نے اس کو اوپر بلا لیا۔ اب موبائل کے اسٹیج دیکھ لیجیے کہ کس طرح رفتہ رفتہ ضرورت کے بہانے، گفٹ کے بہانے، تعلیم کے بہانے، دین کے بہانے، کس کس بہانے سے بڑا موبائل ہمارے گھروں میں آجاتا ہے، اور ہم اپنے شیخ سے اصلاح بھی نہیں کرواتے۔

② مرحلہ: ابیض شیطان اوپر برصیصا کی خانقاہ میں آگیا اور اپنی عبادت میں مشغول ہو گیا۔ بہت دنوں کے بعد برصیصا نے دیکھا کہ یہ ایسی عبادت کر رہا ہے کہ میری عبادت تو کچھ بھی نہیں ہے، برصیصا بہت ہی متاثر ہوا۔ ایک دن ابیض شیطان نے کہا کہ بھئی اب میں چلا، میں آپ کو ایک دعا سکھا رہا ہوں وہ دعا جس مریض پر دَم کریں گے وہ اچھا ہو جائے گا۔ برصیصا نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے، پھر میرے پاس لوگ آئیں گے اور میری عبادت میں خلل ہوگا۔ لیکن ابیض شیطان نے اس کو ایسی پٹّی پڑھائی کہ یہ فائدے، وہ فائدے، مخلوقِ خدا کی خدمت ہوگی، ثواب کا کام ہے، وغیرہ، غرض اپنی باتوں میں پھنسا کر برصیصا کو یہ دَم سکھا دیا اور چلا گیا۔ اسی طرح شیطان ہمیں اسمارٹ فون کے فوائد سکھاتا ہے کہ اس میں تلاوتِ قرآن کرو گے، بیانات سنو گے، دوسروں کو دین کی باتیں بھیجو گے، باتیں تو ٹھیک ہیں لیکن چونکہ کسی سے اصلاح نہیں کروا رہا تو شیطان کے دام میں پھنس کر معاملہ گناہوں کی طرف چلا جاتا ہے، گندی سائٹس کی طرف چلا جاتا ہے۔

③ مرحلہ: وہاں سے جا کر ابیض شیطان نے ایک شخص کا گلا گھونٹا، وہ تڑپنے لگا، ہر طرح کا علاج ہوا، اس کے بعد ابیض شیطان ایک انسان کے روپ میں وہاں پہنچا اور کہا اس کا

علاج برصیصا کے پاس ہے، وہ ایسا دَم کرتا ہے کہ مرنے والا بھی ٹھیک ہوجاتا ہے چنانچہ لوگ وہاں پہنچ گئے، اس کی بہت منتیں کیں لیکن برصیصا نہیں مانا، آخر لوگ کہنے لگے کہ یہ شخص مر گیا تو آپ کی پکڑ ہوگی، برصیصا کو رحم آ گیا اس نے دَم کیا تو شیطان نے اس آدمی کو چھوڑ دیا، وہ ٹھیک ہوگیا۔ اس طرح آہستہ آہستہ برصیصا کی شہرت ہوگئی، بہت لوگ آنے لگے، جس پر دَم کرتا وہ ٹھیک ہوجاتا لیکن برصیصا کی عبادت میں کمی آنے لگی، لیکن اس نے پروا نہیں کی، سوچا کہ مخلوقِ خدا کی خدمت کر رہا ہوں۔

④ **مرحلہ:** اب شیطان نے ایک شہزادی کا گلا گھونٹا جو تین بھائیوں کی اکلوتی بہن تھی، وہ بیمار رہنے لگی۔ بڑے بڑے حکیم، اس زمانے کے طبیب بلائے گئے، ہر طرح کا علاج کیا گیا لیکن شہزادی ٹھیک نہ ہوئی۔ ابیض شیطان شہزادوں کے پاس انسانی شکل میں پہنچا اور کہا تمہاری بہن کا ایک ہی علاج ہے کہ برصیصا کے پاس اپنی بہن کو لے جاؤ، اس کے دَم سے یہ صحیح ہوگی۔ جب اس کے پاس لے گئے اور دَم کیا تو صحیح ہوگئی۔ اب یہ سلسلہ چل پڑا کہ شہزادی ٹھیک ہوکر محل میں آتی اور شیطان اس کو پھر تکلیف دیتا، پھر وہ برصیصا کے دَم سے ٹھیک ہوجاتی، پھر بیمار ہوجاتی۔

⑤ **مرحلہ:** اب آگے کے اسٹیج گنتے جایئے گا، شہزادے برصیصا کے پاس پہنچ گئے کہ ہمیں دشمن سے لڑنے کے لئے جانا ہے، ہماری بہن آپ کے دَم سے صحیح ہوجاتی ہے، آپ اس کو رہنے کے لئے اپنے پاس ایک کمرہ دے دیں۔ برصیصا نے فوراً انکار کر دیا کہ میں تو کسی قیمت پر نہیں رکھوں گا، وہ تو نامحرم ہے۔ شہزادوں کو ابیض شیطان نے پہلے ہی سمجھا دیا تھا کہ برصیصا انکار کرے تو پھر یہ کہنا کہ ہم آپ کی خانقاہ کے سامنے گھر بنا کر اپنی بہن کو وہاں رکھیں گے، آپ خانقاہ ہی سے دَم کرتے رہیں اور اس کے گھر کے باہر کھانا رکھ دیا کریں، وہ خود اُٹھا لے گی۔ برصیصا نے کہا یہ تو کوئی مسئلہ نہیں۔ کیا آج یہی حالات نہیں ہیں؟ لڑکیوں کو ایزی لوڈ کرانا تو کوئی مسئلہ ہی نہیں، خیالات پکانا کوئی مسئلہ نہیں، گھر کے چکر لگانا کوئی مسئلہ نہیں، فون پر بات کر لی تو کیا ہوا، اسمارٹ فون کے جال میں پھنسنا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

ایک دَم سے تو کوئی خرابی نہیں ہوتی، آہستہ آہستہ جب نفس پر بھروسہ کیا جاتا ہے تو شیطان کو راستہ مل جاتا ہے، پھر جب وہ ڈنک مارتا ہے تو واقعی مسئلہ ہوجاتا ہے۔ گندے خیالات آتے ہیں، پھر میسیج جانے لگتے ہیں، پھر جوابات، پھر ملاقاتیں ہوتی ہیں، پھر آگے بڑھتے بڑھتے بے حیائی، فحاشی، گندے ویڈیو گیم، گندے کارٹون، ذلت ہی ذلت اور رسوائی سے ہوتے ہوتے آخر میں تباہی آجاتی ہے۔ اگر ہم پہلے ہی اسٹیج پر اس کا علاج کروالیں، اصلاح کروالیں، جان لڑا کر نظر کی حفاظت کرلیں اور گناہوں کے اسباب سے دور رہیں تو ذلت و رسوائی کے گٹر میں گرنے سے بچ جائیں گے۔

⑥ **مرحلہ:** برصیصا نے شہزادی کے لئے کھانا رکھنا شروع کردیا، بار بار نظر پڑنے لگی اور دل میں ہمدردی کے جذبات پیدا ہونے لگے۔ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے مثال سے سمجھایا کہ گھی کا ڈبہ جس میں گھی جما ہوا ہے، سیل بند ہے لیکن اس کے قریب ہی آگ جلادی جائے، آگ گھی کو نہیں دیکھتی، گھی آگ کو نہیں دیکھتا، لیکن آگ کی گرمی سے گھی پگھل جائے گا اور ڈبہ کا ڈھکن دھماکے سے اُڑ جائے گا۔ یہ حسین اور عشقِ مجازی کی گندگیاں ایمان کے ڈھکن کو کہیں اُڑا نہ دیں۔

اب برصیصا کے دل میں وسوسہ آیا کہ ایک لڑکی بیمار ہے اور تُو کھانا باہر رکھ کر چلا آتا ہے، اس بیچاری کو تکلیف ہوتی ہوگی، کمزور ہے (نامحرم عورتوں پر سب کو بہت ترس آتا ہے۔) اس نے گھر کے اندر جا کر کھانا رکھنا شروع کردیا، کچھ دنوں کے بعد شیطان نے دل میں ڈالا کہ یہ کیا بات ہے کہ بیمار کی خیر خیریت بھی نہیں پوچھتے۔ اب شیطان خوشیاں منا رہے ہیں کہ ابھی پھنسا بس! اب پتا چلے گا۔ اس کے بعد برصیصا نے شہزادی کی خیریت پوچھنی شروع کردی، کچھ دنوں بعد شیطان و نفس نے اور پھسلایا کہ صرف خیر خبر پوچھتا ہے کبھی تسلی کے لئے سر پر ہاتھ بھی رکھ دے، یہ بھی کردیا، اب جال میں پھنستا ہی جارہا ہے۔ موبائل فون میں بھی یہی ہے کہ اب یہ فلم دیکھو، اس سائٹ پر جاؤ، نامحرم سے چیٹ (Chat) کرلو، پھر ملاقات کرلو۔

⑦ **مرحلہ:** پھر شیطان نے برصیصا کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ زنا کرلے، بعد میں توبہ کرلینا۔ اسی طرح شیطان گناہوں کو پُرکشش دکھاتا ہے، جیسے میرے شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ شیطان گناہ کی طرف پہلے Pull کرتا ہے یعنی کھینچتا ہے، پھر پُل پر چڑھا کر Push کردیتا ہے، دھکا دے کر گناہوں کی گٹرلائن میں گرا کر ہنستا ہے کہ دیکھا! کیسا بیوقوف بنایا، بڑا عبادت گزار بنتا تھا۔ شیطان نے بار بار برصیصا کو ورغلایا تو اس نے زنا کرلیا جس سے لڑکی کو حمل ٹھہر گیا۔ اب برصیصا گھبرایا تو شیطان نے پٹّی پڑھائی کہ دیکھ! اب تیری رسوائی اور ذلت ہوگی، لوگ پکڑ کر ماریں گے، کتے کی موت مرے گا، اب ایک ہی حل ہے کہ لڑکی کو مار کر دفن کردے، اس کے بھائی پوچھیں تو کہہ دینا کہ اس کو جن لے گیا۔ بس اس کو مار کر دفن کردیا۔ آج بھی کتنے ہی واقعات سننے میں آتے ہیں کہ زیادتی کرکے قتل کردیا۔

⑧ **مرحلہ:** جب برصیصا لڑکی کو دفن کررہا تھا تو ابیض شیطان نے کفن کا کچھ کپڑا قبر سے باہر نکال دیا۔ دشمن سے مقابلہ کرکے شہزادے جب واپس آئے تو اپنی بہن کی خبر لینے برصیصا کے پاس گئے، پوچھا تو برصیصا نے جھوٹ بول دیا کہ اس کو جن لے گیا۔ برصیصا سے عقیدت کی بناء پر بھائیوں کو شک بھی نہ ہوا اور اس کی بات کا یقین کرکے واپس چلے گئے۔ پھر ہر بھائی کے خواب میں شیطان نے آکر بتایا کہ اس برصیصا نے زنا کرکے تمہاری بہن کو دفن کردیا تھا، خانقاہ کے پیچھے قبر بنی ہوئی ہے، نشانی یہ ہے کہ چادر کا کنارہ باہر نکلا ہوا ہے۔ ہر بھائی نے ایک ہی جیسا خواب دیکھا، جب تیسرے بھائی کو خواب میں شیطان نے یہی بتایا تو اس نے اپنا خواب دونوں کو بتایا، انہوں نے کہا ہم نے بھی یہی خواب دیکھا تھا۔ تینوں فوراً خانقاہ کے پیچھے گئے تو دیکھا قبر ہے اور کفن باہر نکلا ہوا ہے، قبر کھولی تو اندر بہن کا ڈھانچہ ملا، برصیصا کو پکڑا اور ہتھکڑیاں لگا کر بادشاہ کے پاس لے گئے۔ آج کل بھی تفتیش، پوسٹ مارٹم کے بعد اصل قاتل کا پتا چل جاتا ہے اور پکڑے جاتے ہیں۔

⑨ **مرحلہ:** اب آگے اَور عبرتناک بات سنئے کہ برصیصا کا خاتمہ کیسا ہوا؟ بادشاہ نے کہا اس کو پھانسی دی جائے، جب پھانسی کے تختے پر چڑھایا گیا تو ابیض شیطان نے آکر

برصیصا سے کہا مجھے پہچانا؟ برصیصا نے کہا ہاں تم وہی ہو جس نے میرے ساتھ عبادت کی تھی۔ ابیض نے کہا اب تو تُو رسوا ہو چکا اور پھانسی ہونے والی ہے، اگر میری بات مان لے تو تجھے یہاں سے نکال لوں گا۔ برصیصا نے کہا وہ کیا؟ کہا مجھے سجدہ کر لے، برصیصا نے پھانسی سے بچنے کے لئے سجدہ کر لیا، ابیض نے کہا برصیصا! میرا مقصد پورا ہو گیا، میں یہی چاہتا تھا کہ تُو کافر ہو جائے، اب میرا تجھ سے کوئی واسطہ نہیں، فوراً پھانسی چڑھایا گیا، کفر پر موت آئی۔

لڑکی کے چکر میں، نظر خراب کرنے کی وجہ سے، نفس پر بھروسہ کرنے کی وجہ سے کیا تباہی آئی۔ اب آپ لوگ مجھ سے پوچھیں کہ باقی باتیں تو موبائل کے گناہ سے مل رہی ہیں لیکن یہ آخر میں سجدہ والی بات کا موبائل سے کیا تعلق ہے؟ چلیں، میں اشارہ کر دیتا ہوں کہ کیا مسلمان بیٹیاں عیسائی، ہندو لڑکوں سے شادیاں نہیں کر رہیں؟ کیا مسلمان بیٹا عیسائی، ہندو لڑکی سے شادی نہیں کر رہا؟ کئی سو سال پہلے دمشق کی جامع مسجد کا مؤذن اذان دینے مسجد کی چھت پر چڑھا اور ساتھ والے گھر میں عیسائی لڑکی پر نظر پڑی، اذان نہیں دی، نیچے آ کر عیسائی کے گھر چلا گیا اور لڑکی کے کہنے پر عیسائی ہو گیا، اسی حالت میں موت آئی۔ کیسا عبرت کا مقام ہے، ہم نظر کو معمولی سمجھتے ہیں، ایک بدنظری پر شیخ عبداللہ اندلسی رحمۃ اللہ علیہ کا کیا حال ہوا، جب بھی سنایا ہے شاید ہی کوئی ہو جو رویا نہ ہو، عبرت کے لئے مختصر سناتا ہوں۔

شیخ ابو عبداللہ اندلسی کا سبق آموز واقعہ: شیخ ابو عبداللہ اندلسی مشہور شیخ المشائخ اور اکابر اولیاء اللہ میں سے تھے۔ بغداد میں ان کی وجہ سے ۳۰/ خانقاہیں آباد تھیں۔ ایک مرتبہ آپ نے سفر کا ارادہ کیا، تلامذہ اور مریدین کی جماعت میں سے بہت سے آدمی آپ کے ساتھ ہو گئے، جن میں حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ راستہ میں ایک گرجا آیا جہاں عیسائی صلیب پرستی کر رہے تھے۔ آگے بڑھے تو ایک کنویں پر کچھ عیسائی لڑکیاں پانی بھر رہی تھیں، شیخ کی نگاہ ایک حسین لڑکی پر پڑی، نگاہ پڑتے ہی تغیر ہونے لگا، شیخ سر جھکا کر بیٹھ گئے۔ تین دن کامل گزر گئے کہ نہ کھاتے ہیں، نہ پیتے ہیں، نہ کسی سے بات کرتے ہیں۔ حضرت شبلی نے عرض کیا کہ یا شیخ! آپ کے ہزاروں مریدین آپ کی

اس حالت سے پریشان ہیں۔ شیخ نے ان لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا میرے عزیزو! میں اپنی حالت تم سے کب تک چھپاؤں۔ پرسوں میں نے جس لڑکی کو دیکھا ہے اس کی محبت مجھ پر اتنی غالب آچکی ہے کہ تمام اعضاء و جوارح پر اسی کا تسلط ہے، اب کسی طرح ممکن نہیں کہ اس سرزمین کو میں چھوڑ دوں۔

عشقِ مجازی سے ارتداد تک: حضرت شبلی فرماتے ہیں کہ ہمیں اس عجیب واقعہ پر سخت تعجب ہوا اور حسرت سے رونا شروع کیا۔ شیخ بھی ہمارے ساتھ رو رہے تھے۔ پھر مجبور ہو کر ہم اپنے وطن بغداد کی طرف لوٹے۔ اس کے بعد تمام خانقاہیں بند ہو گئیں اور ہم ایک سال تک اسی حسرت و افسوس میں شیخ کے فراق میں روتے رہے۔ ایک سال بعد جب مریدوں نے ارادہ کیا کہ چل کر شیخ کی خبر لیں کہ کس حال میں ہیں تو ہماری ایک جماعت نے سفر کیا۔ اسی گاؤں والوں نے بتایا کہ اس نے سردار کی لڑکی سے منگنی کی تھی، اس کے باپ نے اس شرط پر منظور کر لیا کہ عیسائی ہو جاؤ اور ہمارے سُور چَرانے ہوں گے لہٰذا جنگل میں سُور چرانے کی خدمت پر مامور ہے۔ چنانچہ جنگل جا کر تلاش کیا تو دیکھا کہ عیسائیوں کا لباس پہنے ہوئے ہیں، سامنے خنزیروں کی ایک بڑی قطار ہے، عصا ہاتھ میں ہے جس سے خطبہ دیتے وقت سہارا لیتے تھے اور سُور چرا رہے ہیں۔

خدام نے آکر شیخ سے ملاقات کی، حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا اے شیخ! اس علم و فضل اور حدیث و تفسیر کے ہوتے ہوئے آج تمہارا کیا حال ہے؟ شیخ نے فرمایا کہ میرے بھائیو! میں اپنے اختیار میں نہیں۔ میرے مولیٰ نے مجھے جیسا چاہا ویسا کر دیا اور اس قدر مقرب بنانے کے بعد جب چاہا کہ مجھے اپنے دروازہ سے دور پھینک دے تو پھر اس کی قضا کو کون ٹالنے والا ہے؟ اے عزیزو! خدائے بے نیاز کے قہر و غضب سے ڈرو! اپنے علم و فضل پر مغرور نہ ہو۔ خدام نے پوچھا کہ حضرت! آپ کو کچھ قرآن شریف بھی یاد ہے؟ شیخ نے فرمایا کہ ہاں ایک آیت یاد ہے حالانکہ حافظِ قرآن اور سبعہ کے قاری تھے: **وَمَنۡ يَّتَبَدَّلِ الۡكُفۡرَ بِالۡاِيۡمَانِ فَقَدۡ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيۡلِ**۝ (سورۃ البقرۃ: آیۃ ۱۰۸)

ترجمہ: جس نے ایمان کے بدلہ میں کفر اختیار کیا تحقیق وہ سیدھے راستہ سے گمراہ ہو گیا۔ پھر پوچھا کہ کوئی حدیث یاد ہے؟ کہا کہ صرف ایک حدیث یاد ہے حالانکہ ان کو تیس ہزار احادیث یاد تھیں: **مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ** جو شخص اپنا دین بدل ڈالے اس کو قتل کر ڈالو، اور کچھ یاد نہیں۔ اس کے بعد آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر کہا کہ اے میرے مولیٰ! میرا گمان تو تیرے بارے میں ایسا نہ تھا کہ تُو مجھے ذلیل وخوار کر کے اپنے دروازے سے نکال دے گا۔ یہ کہہ کر خدائے تعالیٰ سے استغاثہ کرنا اور رونا شروع کر دیا، مریدین نے بھی اللہ سے رونا شروع کر دیا، خنزیر ان کا رونا اور ان کی دردناک آواز سن کر ان کے پاس جمع ہو گئے اور انہوں نے بھی رونا اور چلانا شروع کر دیا۔

تکبر اور بدنظری کا وبال: حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم نے یہ حال دیکھ کر شیخ کو وہیں چھوڑا اور بغداد کا قصد کیا، ابھی تین منزل طے کرنے پائے تھے کہ ایک نہر کے قریب پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ شیخ نہر کی طرف سے غسل کئے ہوئے ایک سفید چادر کا تہبند مسلمانوں کی طرح باندھے ہوئے آرہے ہیں۔ جب پاس آئے تو کہا: ''**اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ**'' اس وقت ہماری مسرت کا اندازہ وہی شخص کر سکتا ہے جس کو ہماری مصیبت کا اندازہ ہو۔ اس کے بعد شیخ سے دریافت کیا کہ حضرت! یہ کیا واقعہ تھا؟ تو شیخ نے فرمایا کہ جب میں اس گرجے کے پاس سے گزرا اور ان عیسائیوں کو دیکھا تو میں نے ان کو بہت حقیر سمجھا، مجھے اسی وقت ایک غیبی آواز دی گئی کہ یہ ایمان وتوحید کچھ تمہارا ذاتی کمال نہیں، سب کچھ ہماری توفیق سے ہے، کیا تم اپنے ایمان کو اپنے اختیار میں سمجھتے ہو جو اُن کو حقیر سمجھتے ہو، اور اگر تم چاہو تو ہم تمہیں ابھی بتلا دیں۔ اسی وقت مجھے احساس ہوا کہ میرے اندر سے ایک نور نکلا اور غائب ہو گیا، جو درحقیقت ایمان تھا اور میرے باطن میں ظلمت ہی ظلمت چھا گئی۔ اس کے بعد ظاہر سامان یہ ہوا کہ وہاں کنویں پر ایک عیسائی لڑکی پانی بھر رہی تھی، میں اس پر عاشق ہو گیا، میں نے اس کو نکاح کا پیام دیا، اس نے شرط لگائی کہ ہمارے سُور چراؤ۔ اب تمہاری ملاقات کے بعد میں نے حق تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے اللہ! اب تو بہت سزا مل گئی، اب تو معاف کیا جائے۔ تو

میں نے دیکھا کہ میرا وہی نور جو میرے اندر سے نکلا تھا، پھر میرے اندر داخل ہوگیا اور مجھے اسلام کی توفیق ہوگئی۔ (واقعہ بحوالہ انفاس عیسیٰ ج ۲ ص ۲۸۵؛ آپ بیتی ج ۱ ص ۷۹٦)

دوستو! عبرت حاصل کرو: یہ دونوں واقعات کتنے عبرتناک ہیں! یہ آج کے دور میں موبائل کی خرافات پر بالکل فٹ آتے ہیں۔ شاید کسی کو موبائل کے بارے میں میری باتیں بُری لگیں مگر یہ واقعی فتنے کے روپ میں سامنے آرہا ہے اور اکابر اس پر تنبیہ فرمارہے ہیں۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم بارہا اپنے بیانات میں اس کو اس دور کا بڑا فتنہ فرما چکے ہیں۔ جو احباب دین پر چل رہے ہیں یا دین پر چلنے کی فکر رکھتے ہیں، الا ماشاء اللہ، اکثر کا یہ حال ہے کہ ان کو اس میں برائی نہیں لگتی حالانکہ کتنے ہی گناہوں کو اس موبائل نے اپنے اندر سمیٹ لیا ہے اور خاص کر بدنظری کے گناہ میں مبتلا ہونے کو بہت عام اور آسان کردیا ہے۔

باب ⑦: اسمارٹ فون.... بے حیائی وفحاشی کا طوفان

بے حیائی کو فروغ: موبائل، نیٹ، میڈیا سے فحاشی اور عریانی کو فروغ مل رہا ہے۔ خواتین میں مختصر اور فحش لباس اسی ذریعہ سے متعارف اور عام ہوگیا۔ آج ماں بہن بہو بیٹیاں خود مبتلا ہیں تو سوچیں وہ اپنی بیٹیوں کو کیا پہنائیں گی؟ اور کیا بیٹی کی بے حیائی پر کبھی کچھ بول سکیں گی؟ اسی موبائل پر ہماری بیٹیوں نے ناچ، گانا بھی سیکھا۔ ناچنے والی عورت کو کیا کہا جاتا ہے؟ کوئی شریف آدمی زبان پر وہ لفظ نہیں لاتا، اب سوال یہ ہے کہ ہماری بہو، بیٹی، بیوی اور ماں بھی تو ناچتی ہیں، انہیں کیا کہا جائے گا؟

تم سے پوچھا جائے گا: پیارے شیخ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ دوستو! اللہ کی نافرمانی سے خود بھی بچو اور اپنے گھر میں بھی نہ ہونے دو۔ خود تو بچنا ہی ہے مگر گھر والوں کو بھی بچانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا﴾

(سورۃ التحریم: آیۃ ٦)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔

اور حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّ کُلُّکُمْ مَّسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ ۔ متفق علیہ))

(مشکوٰۃ المصابیح: (قدیمی)؛ کتاب الامارۃ والقضاء؛ ص۳۲۱)

گھر کا جو بڑا ہوتا ہے وہ مسئول ہوگا، اللہ کے یہاں اس سے سوال کیا جائے گا۔ اور اگر کبھی کوئی ایسی صورتِ حال درپیش ہو کہ کچھ نہ سمجھ میں آئے تو کسی اللہ والے سے مشورہ کرلو۔ کسی کے گھر میں ٹی وی، کیبل، انٹرنیٹ وغیرہ جیسی چیزیں ہوں اور آج کل ان سب کا مجموعہ اسمارٹ فون جیسا سانپوں کا پٹارہ موجود ہو، خود نہیں مٹا سکتے تو اس کو مٹانے کے لئے اللہ والوں سے مشورہ کرو۔

بڑوں کا برین واش: میڈیا نے، موبائل نے گھر کے بڑوں کا بھی ایسا برین واش کیا ہے کہ ان کو اپنی اولاد کا نامناسب لباس، غلط تعلقات، فلمیں دیکھنا، ریسلنگ میں نیم برہنہ مَردوں کو دیکھنا کچھ بُرا نہیں لگتا۔ گرمیوں کی چھٹیوں میں سب کزن مل کر گندی فلمیں دیکھتے ہیں، والدین گونگے بنے بیٹھے رہتے ہیں، بعض دفعہ تو خود بھی ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔ جب بڑے خود گناہوں میں مبتلا ہوں تو چھوٹوں کو کیسے منع کریں گے۔ حدیث شریف میں ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا دیوث کسے کہتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَلَّذِیْ لَا یُبَالِیْ مَنْ دَخَلَ عَلٰی اَھْلِہٖ (جس کو اس کی پرواہ نہ ہو کہ اس کے گھر کی عورتوں کے پاس کون آتا جاتا ہے۔) (شعب الایمان للبیہقی: جزء ۱۳ ص۲۶۱؛ رقم ۱۰۳۱۰)

ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو اپنی عورتوں کو برائی میں، کسی گناہ میں مبتلا دیکھے اور انہیں اس سے منع نہ کرے تو یہ بھی دیوث ہے۔ گھر کے بڑے اس حدیث شریف کو پڑھ کر غور کریں کہ ان کے گھر کی خواتین کس قسم کی نافرمانیوں میں مبتلا ہیں؟ نامحرم سے کتنا پردہ کرتی ہیں؟ اپنی نافرمانی پر تو جوتا لے کر دوڑاتے ہیں اور اللہ کی نافرمانیوں پر کچھ نہیں کہتے، خاموش بیٹھے رہتے ہیں بلکہ خود بھی شریک ہوجاتے ہیں۔

بے حیائی گناہوں کی دلدل ہے: لہٰذا والدین سے گزارش کرتا ہوں کہ اللہ والوں سے اور علماء کرام سے مشورہ کر کے اپنا فرضِ منصبی سمجھیں، اس حدیث کی وعید سے اپنے آپ کو بچائیں، اپنی اولاد میں حیا کی بہت فکر کریں کیونکہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

((اِنَّ لِکُلِّ دِیْنٍ خُلُقًا وَّ خُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَیَاءُ))

(مشکوٰۃ: (قدیمی)؛ باب الرفق والحیاء؛ ص ۴۳۲)

ترجمہ: ہر دین کا ایک اخلاق ممتاز ہوتا ہے، اسلام کا ممتاز اخلاق شرم وحیا ہے۔ اور ایک طویل حدیث میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ کسی بندے کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اس سے حیا چھین لیتا ہے، جب اس کو شرم نہیں رہتی تو وہ لوگوں کی نظروں میں حقیر ومبغوض بن جاتا ہے، جب اس کی حالت اس نوبت کو پہنچ جاتی ہے تو پھر اس سے امانت کی صفت بھی چھین لی جاتی ہے۔ جب اس میں امانت داری نہیں رہتی تو وہ خیانت در خیانت میں مبتلا ہونے لگتا ہے، اس کے بعد اس سے صفتِ رحمت اُٹھالی جاتی ہے، پھر تو وہ پھٹکارا مارا مارا پھرتا ہے۔ جب تم اس کو اس طرح مارا مارا پھرتا دیکھو تو وہ وقت قریب آجاتا ہے کہ اب اس سے رشتۂ اسلام ہی چھین لیا جاتا ہے (ابن ماجہ شریف (قدیمی)؛ ص ۲۹۴)۔ جو لوگ ٹی وی، آلاتِ لہو ولعب، ڈش، بڑی بڑی اسکرین اپنی بیٹھک، اوطاق وغیرہ میں لگاتے ہیں، خود بھی برباد ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی اللہ سے غافل بلکہ نافرمان بنادیتے ہیں، ان کے لئے ایسی ذلت کی وعید ہے۔

آہ! مسلمان بھی دوزخ کا داعی بنا ہوا ہے: آج کل کرکٹ میچ کے لئے پارک اور گراؤنڈ میں بڑی بڑی اسکرین لگتی ہیں جس پر میچ دکھایا جاتا ہے، عورتیں مرد مخلوط ہوتے ہیں اور بے حیائی کا بازار گرم رہتا ہے۔ زمانۂ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لوگوں کو گناہوں کی طرف یہودی بلاتے تھے، آج مسلمان نیٹ کیبل پر گناہ کی دعوت دے رہے ہیں، مسلمان دوسرے مسلمان کو گندی فلمیں، گانے ڈاؤن لوڈ کر کے دیتا ہے اور گندی تصویریں واٹس ایپ پر بھیجتا ہے۔ میرے شیخ ومرشد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس وقت قرآنِ پاک نازل ہورہا تھا

اس وقت بھی کفار گانے والی لڑکیوں کو گانے کے لئے خریدتے تھے اور کہتے تھے کہ دیکھو! جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن سناتے ہیں، وہ مت سنو، وہاں کوئی مزہ نہیں ہے، وہاں تو دوزخ کا خوف اور جنت کی لالچ ہے، ہمارے پاس آؤ، یہاں جنت دوزخ کی کوئی بات ہی نہیں، بس مزے سے گانا سنو اور مفت میں شراب پیو۔

گندی فلموں کی تلاش: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: **يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ** (سورۃ الکھف: آیۃ ۲۸) صحابہ میری خوشنودی کو تلاش کر رہے ہیں اور آج ہم موبائل اور نیٹ پر گندی فلمیں اور گندی سائٹس تلاش کرتے ہیں۔ دین پر چلنے کی فکر کرنے والے جو رات کی تنہائیوں میں اپنے رب تعالیٰ سے مناجات اور دعائیں کرتے تھے، اب وہ بوقتِ تہجد گندی فلمیں دیکھتے ہیں۔ ہم لوگوں کی تباہی پر شیطان خوب قہقہے لگا کر ہنستا ہے کہ میرے جال میں بڑی بڑی مچھلیاں آگئی ہیں، ایسے لوگ جنہوں نے دس، دس سال تقویٰ سے گزارے تھے لیکن موبائل اور نیٹ کے ہاتھ میں آتے ہی ان کے تقویٰ پر لقویٰ گر گیا اور گناہوں میں مبتلا ہو گئے۔

بے خطر گناہ: پہلے سینما ہاؤس میں بظاہر دیندار حلیہ رکھنے والے لوگ جانے سے شرماتے تھے، ٹی وی، وی سی آر گھر میں لانے سے بے عزتی کے ڈر سے شرماتے تھے کہ بات پھیل جائے گی لیکن موبائل اور نیٹ پر تمام گناہ کرنے کے باوجود نہ تو عزت پر حرف آتا ہے نہ کسی کا خوف۔ آہ! مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ بہت غم سے نصیحت فرماتے ہیں کہ اگر چمگادڑ گٹر لائن میں پڑا ہو تو حیرت نہیں کیونکہ اس کا تو کام ہی یہی ہے لیکن بازِ شاہی کو کیا ہوا کہ وہ گٹر لائن میں پڑا ہے؟ کافر اگر نیٹ، کیبل اور موبائل کی بدمعاشیاں کرے اور لڑکیوں کو پھنسائے تو حیرت کی بات نہیں لیکن آہ! مسلمان کو کیا ہو گیا کہ وہ گناہوں کی گٹر لائن میں چلا گیا۔

بے حیائی کی وجہ سے نئی نئی بیماریاں: موبائل جیسے آلات کی وجہ سے بے حیائی بہت عروج پر ہے، اس کی وجہ سے آئے روز نت نئی بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں جیسے کورونا، ڈینگی، کینسر وغیرہ۔ حدیث شریف میں پہلے ہی اس سے خبردار کیا گیا ہے:

((لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِیْ قَوْمٍ قَطُّ حَتّٰی یُعْلِنُوْا بِهَا اِلَّا فَشَا فِیْهِمُ الطَّاعُوْنُ وَالْاَوْجَاعُ الَّتِیْ لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِیْ اَسْلَافِهِمُ الَّذِیْنَ مَضَوْا))

(سنن ابن ماجة: (قدیمی)؛ کتاب الفتن؛ باب العقوبات؛ ص ۲۹۰)

ترجمہ: جب بھی کسی قوم میں بے حیائی (بدکاری وغیرہ) اعلانیہ ہونے لگتی ہے تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو اُن کے گزرے ہوئے لوگوں میں نہیں ہوتی تھیں۔

ایک اور حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ قربِ قیامت میں ہر گھر میں بدکار عورتیں ناچیں گی، ابتداء میں اس کا تصور بھی مشکل تھا کہ شرفاء کے گھر میں یہ بے حیائی کیسے ممکن ہے؟ لیکن ٹی وی نے یہ بھی کر دکھایا کہ فلموں اور ڈراموں سے یہ لعنت ہر گھر میں پہنچ گئی، اور موبائل نے تو انتہا ہی کر دی کہ بے حیائی کو جیب جیب میں پہنچا دیا۔

جنسی جرائم اور اس کے اسباب: ماہنامہ البلاغ دسمبر ۲۰۲۰ء کے اداریہ میں ایک اخبار کے سروے کے حوالے سے لکھا ہے کہ رواں سال کے پہلے چھ ماہ میں ۱۴۸۹؍ بچوں کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ گھر کے ماحول میں بچوں کی اخلاقی اور دینی تربیت کی طرف والدین کی توجہ نہیں، یہی معصوم بچے بڑے ہو کر وہ سب کچھ کرتے ہیں جو بچپن میں دیکھتے ہیں۔ بالعموم گھر میں ٹی وی پر بچے ہر طرح کی خبریں، ڈرامے اور فلمیں دیکھتے ہیں، اسمارٹ فون پر بھی یہ سب کچھ اور مزید غلیظ تر مواد میسر ہے جو تقریباً ہر نوجوان کے پاس ہوتا ہے۔ شر کے اس سیلاب کے سامنے گھر کے ماحول میں کچھ پابندی نہیں ہوتی، ماں باپ بھی بچوں کے سامنے یہ شوق پورا کرتے رہتے ہیں، یہی ماحول رفتہ رفتہ ایسے افراد تشکیل دیتا ہے جنہیں ہم بعد میں چور، ڈاکو، قاتل، اغوا کار اور جنسی وحشی کی شکل میں دیکھتے ہیں۔ اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ فحاشی، عریانی اور بے حیائی کے اَخلاقی بگاڑ میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کا بھی بڑا حصہ ہے، یہ میڈیا ملکی عوام کی اکثریت کے بود و باش، احساسات و خیالات اور دینی و تہذیبی اقدار و روایات کو زیادہ خاطر میں نہیں لاتا، اس کے مقابلے میں مغربی تغیرات، وہاں کے خیالات اور کلچر کو بہت زیادہ پذیرائی دیتا ہے۔

ہمارا میڈیا عموماً معاشرے کی خوبیوں کے بجائے صرف فیشن کی چمک دمک اور عریانی و بے حیائی کے اَخلاق سوز مناظر دکھاتا ہے۔ (ماہنامہ البلاغ، دسمبر ۲۰۲۰ء، اداریہ کا خلاصہ)

بے حیائی کی وجہ سے رزق سے محرومی: حدیث شریف ہے اِنَّ الرَّجُلَ لَیُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ یُصِیْبُهٗ (مشکوٰۃ: (قدیمی)؛ص۴۱۹) کہ انسان اپنے گناہوں کی وجہ سے رزق سے محروم ہوجاتا ہے۔ رات دن بے حیائی کی وجہ سے آج کل کتنے لوگ رزق کے لئے پریشان ہیں، آئے روز مہنگائی بڑھ رہی ہے لیکن ہم ان خرافات کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں، بجائے اس کے کہ توبہ کرتے، مزید بے حیائی بڑھ گئی۔ موبائل کی اکثر دکانوں پر فلمیں اور گانے لوڈ کرنے کے لئے کمپیوٹر رکھے ہوتے ہیں، گندی سی ڈی بیچتے ہیں یا گندی ویب سائٹس فراہم کرتے ہیں، اس کی نگرانی کرتے ہیں اور اس سے پیسہ کماتے ہیں۔ کاش یہ لوگ مفتی صاحبان سے پوچھیں کہ یہ کمائی جائز ہے یا نہیں؟

حیا کا حق کیا ہے؟ میرے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو ظالم اپنے نفس دشمن کو مزہ دے اور اپنے پالنے والے کو ناراض کرے آپ خود فیصلہ کرلو کہ کیا یہ بندہ شریف ہے جو عورتوں کو، کسی کی بہن بیٹی یا کسی کے بیٹے کو دیکھ کر حرام لذت حاصل کرے؟ اس کے اندر کتنی شرم و حیا ہے، کتنی انسانیت ہے اور کتنی شرافت ہے؟ اسی لئے محدثِ عظیم ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے عجیب بات فرمائی کہ حیا اور شرم کی حقیقت کیا ہے؟ کیسے معلوم ہو کہ یہ بندہ شرم والا ہے، بے حیا، بے غیرت اور کمینہ نہیں ہے، تو فرماتے ہیں:

((فَاِنَّ حَقِیْقَةَ الْحَیَآءِ اَنَّ مَوْلَاكَ لَا یَرَاكَ حَیْثُ نَهَاكَ))

(مرقاۃ المفاتیح: (رشیدیه)؛ کتاب الایمان؛ ج۱ ص۱۳۵)

حیا کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ اپنے بندے کو اپنی نافرمانی میں مبتلا نہ دیکھے، بس یہ بندہ حیا والا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے ایسی حیا کرو جیسی اس سے حیا کرنی چاہیے۔ مخاطبین نے عرض کیا: الحمدللہ! ہم اللہ سے حیا کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ نہیں (یعنی حیا کا مفہوم اتنا محدود نہیں ہے جتنا کہ تم سمجھ

رہے ہو) بلکہ اللہ سے حیا کرنے کا حق یہ ہے کہ سر اور سر میں جو افکار و خیالات ہیں ان سب کی نگہداشت کرو، اور پیٹ کی اور جو کچھ اس میں بھرا ہے ان سب کی نگرانی کرو (یعنی بُرے خیالات سے دماغ کی اور حرام و ناجائز غذا سے پیٹ کی حفاظت کرو) اور موت اور موت کے بعد قبر میں جو حالت ہوتی ہے اس کو یاد کرو اور جو شخص آخرت کو اپنا مقصد بنائے گا وہ دنیا کی آرائش و عشرت سے دستبردار ہو جائے گا اور اس چند روزہ زندگی کے عیش کے مقابلہ میں آگے آنے والی زندگی کی کامیابی کو اپنے لئے پسند اور اختیار کرے گا۔ پس جس نے یہ کیا، سمجھو کہ اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے کا حق اس نے ادا کیا۔ (معارف الحدیث ج ۲ ص ۱۸۶)

باب ⑧: اسمارٹ فون... خواتین کے لئے عظیم فتنہ

حدیث شریف میں روایت ہے اَلنِّسَآءُ حَبَائِلُ الشَّیْطَانِ (مشکوٰۃ: (قدیمی)؛ ص ۴۴۴) عورتیں شیطان کے جال ہیں (جن کے ذریعہ شیطان مَردوں کا شکار کرتا ہے۔) اس لئے عورت کو شیطان کا جال بننے سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ دینِ اسلام میں دیئے گئے نظامِ عفت کو پوری طرح اختیار کرے، خاص طور پر عورتوں سے متعلق جو پردے کے احکام وارد ہوئے ہیں، ان کی مکمل پاسداری کرے، اپنے آپ کو فیس بک، یوٹیوب جیسی خرافات سے بچائے۔

خواتین میں بے لگام آزادی کا بڑا سبب: آج کل خواتین بھی اسمارٹ فون کے غلط استعمال میں مبتلا ہیں، حالانکہ ان کو اسمارٹ فون کی کچھ بھی ضرورت نہیں ہے اور اس سے بہت نقصانات ہو رہے ہیں۔ گناہوں میں ملوث ہو رہی ہیں لیکن چھوڑنے کو تیار نہیں، حالانکہ مشاہدہ کی بات ہے کہ اس موبائل اور میڈیا سے بے لگام آزادی ملتی ہے۔ سو سال پہلے حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ مخلوط تعلیم آزادی دلاتی ہے، حریت پسندی سکھاتی ہے، آج یہی حالات ہیں کہ عورت کی طرف سے مطالبہ ہوتا ہے کہ میں جہاں جاؤں کوئی پوچھنے والا نہ ہو، جو کماؤں اس کا کوئی حساب کتاب نہ لے، غیر شرعی تقریبات میں جاؤں، جو چاہے کروں، حتیٰ کہ طلاق دینا بھی میرے ہاتھ میں ہو۔ یہ سب چیزیں کہاں سے سیکھ

رہی ہیں؟ وجہ یہی ہے کہ آج چار دیواری میں رہتے ہوئے بے پردگی ہو رہی ہے۔ والدین اولاد کو مخلوط تعلیم گاہوں میں پڑھا رہے ہیں، بیٹی آدھی رات کو کلاس فیلو کے ساتھ گھر آرہی ہے، یا ملازم ہے تو افسر کے ساتھ آرہی ہے۔

کئی نیک خواتین موبائل کی وجہ سے برباد ہوئیں: شیخ موبائل سے منع کرے تو اس کو نصیحت کرتی ہیں کہ موبائل سے کیوں منع کرتے ہیں؟ مہنگا موبائل کیوں نہ لوں؟ شیخ اس لئے منع کرتا ہے کہ اس کے پاس رات دن موبائل اور نیٹ کی تباہ کاریوں کی خبریں آتی ہیں۔ کتنی نیکی کی طرف چلنے والی خواتین اور بچیاں موبائل لے کر تباہ ہوگئیں، لہٰذا شیخ کا شیخ نہیں بننا چاہیے کہ کیوں منع کر رہے ہیں؟ ایسے لوگوں کو شیخ سے تعلق ہی نہیں رکھنا چاہیے جو شیخ کے بھی شیخ بنے ہوئے ہیں۔ جو شیخ ہر بیان میں کہے کہ حلال نعمت خوب استعمال کرو تو کیا وہ حلال کو منع کرے گا؟ کہتی ہیں کہ نیٹ کی وجہ سے کال سستی پڑتی ہے، اس لئے ہمیں اسمارٹ فون چاہیے۔ یہ بتاؤ! نیٹ کب آیا؟ دس سال سے زیادہ پرانی بات نہیں ہے۔ جس طرح پہلے کال مہنگی تھی تو اس وقت کیا کرتے تھے؟ مختصر بات کرتے تھے، بس خیریت معلوم کرتے تھے، وہی اب بھی کرو۔

جائز چیز جب گناہوں کا سبب بن جائے تو شیخ کیا حکم دے؟ کیا لیپ ٹاپ کا استعمال جائز نہیں ہے؟ لیکن اسی لیپ ٹاپ کے بارے میں جب ہمارے پاس خطوط آئیں کہ میں روز توبہ کرتا ہوں، روز گناہوں میں ملوث ہوجاتا ہوں، تو کیا میں کہوں گا کوئی بات نہیں، لیپ ٹاپ استعمال کرتے رہو۔ اگر کسی کے کالج میں مخلوط تعلیم ہے، اب وہ شیخ کو لکھ کر دے رہا ہے کہ میں زنا میں مبتلا ہوجاؤں گا تو کیا میں کہوں گا کہ کالج میں پڑھتے رہو، نعوذ باللہ! بلا سے زنا میں مبتلا ہوجاؤ۔ اپنے شیخ عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت نقل کرتا ہوں کہ جہاں تک شرعی مسئلہ کا تعلق ہے تو صاف بات ہے کہ صرف اور صرف مفتی حضرات جو فرمائیں گے، ہم آپ اس پر عمل کریں گے۔ ہم سچ بات مفتی صاحب کو بتائیں کہ ہمارا مخلوط تعلیم کے ماحول میں یہ حال ہے۔ یہ کیسی بدتمیزی ہے

کہ خود گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں اور جو آپ کو اس آگ سے بچانے کی فکر کر رہا ہے، اسی کو کہا جاتا کہ کیوں منع کرتے ہو، جاؤ پھر کہیں اور جاؤ، ہم نے تو آپ کو نہیں بلایا۔

جائے جسے مجذوب نہ زاہد نظر آئے
بھائے نہ جسے رند وہ پھر کیوں اِدھر آئے
فرزانہ جسے رہنا ہو جائے وہ کہیں اور
دیوانہ جسے بننا ہو وہ بس اِدھر آئے
سو بار بگڑنا جسے منظور ہو اپنا
وہ آئے اِدھر اور بچشم و بسر آئے

اسمارٹ فون کی خواہش: اگر اپنے نفس کی بات ماننی ہے، اللہ اور اس کے رسول کی بات نہیں ماننی، اور جو شیخ شریعت کی بات بتا رہا ہے، آپ کو اللہ کے لئے سمجھا رہا ہے لیکن آپ کو گناہوں کی لت کی وجہ سے سمجھ ہی نہیں آ رہا، یہ تو ایسا ہی ہے جیسے بچہ روتا ہوا باپ کے ساتھ گھر میں آیا تو بیوی نے پوچھا کہ سرتاج یہ کیوں رو رہا ہے؟ کہا میں جوڑیا بازار گیا تھا، وہاں یہ زہر لینے کی ضد کر رہا تھا، پانچ روپے کی بوتل میں زہر تھا، میں اس کو کہہ رہا تھا کہ پانچ نہیں دس روپے کا جوس پی لو، یہ نہیں مان رہا تھا تو میں نے ایک طمانچہ مار دیا۔ بیوی نے کہا کہ ایک میری طرف سے بھی مارنا چاہیے تھا۔ اسی طرح شیخ منع کر رہا ہے، سمجھا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے گناہ سے منع فرمایا ہے، یہ گناہ زہر ہیں، ہم انہیں جوس سمجھ رہے ہیں۔ اولاد موبائل کے لئے ضد کرتی ہے تو ہم اس کی ضد پوری کر دیتے ہیں لیکن نماز نہ پڑھے تو اس کی فکر نہیں ہوتی۔

ایک خاتون بہت تقویٰ والی ہیں، ایک مرتبہ شوہر کا موبائل استعمال کرتے ہوئے کوئی بٹن دب گیا، اچانک نامحرم کی تصویر سامنے آ گئی، اس کی وجہ سے وہ کھانا نہیں کھا سکیں، ایک گھنٹے تک روتی رہیں کہ میری نظر تصویر پر کیسے پڑ گئی؟ اسی لئے کہتا ہوں کہ احتیاط کریں، یہ بڑے موبائل، نیٹ وغیرہ خطرناک چیزیں ہیں، میرے شیخ رحمۃ اللہ علیہ بار بار فرماتے تھے

عورتوں نے چوڑیاں توڑ دیں یعنی گناہ چھوڑ دیئے اور مَردوں سے آگے نکل گئیں، ہم مَردوں نے چوڑیاں پہنی ہوئی ہیں یعنی گناہ نہیں چھوڑتے۔

موبائل کی خاطر شیخ سے بدگمانی: ایک خاتون نے خط میں پوچھا کہ ایک اور خاتون کو تو آپ نے موبائل کی اجازت دے دی اور مجھے منع کر دیا، پھر کئی جگہ اپنی سہیلیوں میں میری شکایت بھی کی کہ دیکھو! شیخ مجھے موبائل سے منع کر رہے ہیں اور فلاں کو اجازت دے دی۔ یہ بھی شیخ پر اعتراض اور بدگمانی ہے اور بدگمانی سے اللہ کا راستہ طے نہیں ہوتا۔ حقیقت یہ تھی کہ جس خاتون کو اجازت دی ان کے شوہر کے ساتھ بہت اختلافات بڑھ گئے تھے، ایک شرعی عذر کی وجہ سے اس شرط پر اجازت دی کہ ہر ہفتہ خط میں اطلاع کریں۔ شیخ کی طرف سے موبائل استعمال نہ کرنے کی ہدایت پر یہ تمہارا جوش صرف نفس کی خواہش پوری نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ اسی جوشِ نفس کی وجہ سے بیوی شوہر سے، اولاد ماں باپ سے لڑ پڑتی ہے۔

ان گنت حلال نعمتوں کو چھوڑ کر حرام کی خواہش کرنا: قرآن وحدیث کی بات ان کو سمجھ میں نہیں آتی، بلکہ الٹا سمجھتے ہیں کہ شیخ ہمارا دشمن ہے کیونکہ مہنگے موبائل سے منع کر رہا ہے، لیپ ٹاپ سے بھی منع کر رہا ہے، ٹیبلیٹ سے بھی منع کر رہا ہے۔ اچھا بھئی! جو حلال چیزیں ہیں پہلے وہ تو گِن کے دکھاؤ، جو اللہ کی نعمتیں ہمارے اوپر ہیں پہلے ان کو تو گِن کے دکھاؤ۔ جو جائز چیز گناہوں کا سبب بن جائے تو کون اس کی اجازت دے گا؟ میں سب خواتین کے لئے نہیں کہتا، لیکن بعض واقعات احقر کو پتا چلے، کئی خواتین کو طلاق ہوگئی مگر پھر بھی حرام لذت چھوڑنے کو تیار نہیں۔

ایسے واقعات جان کر بہت غم ہوتا ہے کہ شوہر رات کو اُٹھا تو پتا چلا بیوی چھپ کر موبائل پر کسی سے باتیں کر رہی ہے، موبائل چھینا تو نامحرم سے بات کر رہی تھی، اسی طرح بیوی نے شوہر کو اجنبی عورت سے باتیں کرتے ہوئے پایا۔ حلال نعمت موجود ہے، شریعت نے جن چیزوں کی اجازت دی ہے، وہ استعمال کر سکتے ہیں لیکن ظاہر بات ہے کہ نفس وشیطان تو حرام چیز ہی کو مزیدار دکھاتے ہیں، وہ چاہتے ہیں اللہ ہم سے راضی نہ ہو۔ پہلے جب

موبائل نہیں تھے تو یہ حرام تعلقات خط کے ذریعہ ہوتے تھے، اب یہ ایجادات آ گئی ہیں تو شیطان بھی اس راستے سے ورغلاتا ہے۔ اکثر خواتین تو شیخ سے پوچھتی ہی نہیں کہ بڑا موبائل لوں یا نہیں؟ پتا ہے کہ شیخ منع کر دے گا، پوچھے گا کہ آپ کو اسمارٹ فون کی کیا ضرورت ہے؟ جو بچیاں دیندار ہیں، عالمہ، حافظہ، قاریہ بن رہی ہیں، ان کا بڑے موبائل سے کیا واسطہ ہے؟

خدارا اپنی بیویوں کو اسمارٹ فون ہرگز نہ دیں: کتنے واقعات ہیں کہ تین بجے رات کو بیوی ویڈیو گیم کھیل رہی ہے، فلمیں دیکھ رہی ہے یا سہیلی سے دوسرے ملک باتیں کر رہی ہے، یا نامحرم سے بات کر رہی ہے،، جھگڑا ہوا اور بات بڑھ گئی، طلاق ہوگئی۔ اب ہم یہ واقعات دیکھیں یا آپ کی باتوں کو دیکھیں۔ خدارا! ہم لوگ اور ہماری خواتین اس دلدل سے نکلیں، دن بہ دن ہماری بیٹیاں موبائل کے اس بھنور میں پھنستی جا رہی ہیں۔ کتنی شادی شدہ عورتیں موبائل کی وجہ سے دوسرے مَردوں کے چکر میں پڑ کر اپنے چھوٹے چھوٹے، دودھ پیتے بچوں کو چھوڑ کر اس کے ساتھ بھاگ گئیں، اپنی اور خاندان کی عزت خاک میں ملا کر اپنے بچوں کا مستقبل بھی برباد کر دیا۔

محبت کی شادی کا بُرا انجام: اسی موبائل کے چکر میں پڑ کر ایک لڑکی حرام عشق میں مبتلا ہوئی اور گھر سے بھاگ گئی۔ ماں باپ میں سے ایک کو ہارٹ اٹیک ہوگیا، ایک کی کمر جھک گئی، وقت سے پہلے بوڑھے ہوگئے۔ اس ظالم لڑکے نے نکاح کی آڑ میں تین مہینے عیش کر کے دھکے دے کر گھر سے نکال دیا۔ میرا ایک جگہ بیان ہوتا تھا، وہ خاتون وہیں قریب کہیں رہتی تھی، اس نے مسجد میں گھسنے کی کوشش کی تو گارڈ نے روک دیا، اس نے چیخنا شروع کر دیا کہ میں کہاں جاؤں؟ لوگ جمع ہوگئے اور کہا اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہیں جاتی؟ کہا وہ گھر میں آنے نہیں دیتے کہ تمہارے ٹکڑے کر دیں گے، تم نے ہمیں معاشرے میں بے عزت کر دیا ہے، اُدھر شوہر نے گھر سے نکال دیا ہے (حالانکہ والدین کو علماء سے پوچھ کر بیٹی کو معاف کر کے گھر پر ہی رکھنا چاہیے تھا)۔ مسجد کا گارڈ بھی پریشان ہوگیا کہ یہ تو جا ہی نہیں رہی ہے۔ پھر وہ خاتون امام صاحب کے گھر پہنچ گئی، وہ مولانا بھاگے ہوئے میرے

پاس آئے کہ محلہ والے میرے بارے میں غلط خیال کریں گے۔ پھر کسی نے جا کر اسے سمجھایا، تب گئی، کہاں گئی کچھ پتا نہیں۔ ایسوں کے لئے شیلٹر ہاؤس کھلے ہوئے ہیں، جہاں بے دین این جی اوز غیرت کا جنازہ نکالنے کی ترکیبیں بتاتی ہیں۔ ان این جی اوز کو ایسی ہی بے سہارا لڑکیاں چاہئیں، پھر آہستہ آہستہ ان کی حیا ختم کر کے گندے لباس پہنا کر ہیروئن بنا دیتے ہیں تاکہ پوری قوم کو گناہوں میں ملوث کرے۔

بڑی تعداد میں بچیاں بلیک میل ہو رہی ہیں: کیا کہوں! کتنی ہی بچیاں موبائل کے چکر میں پڑ کر بلیک میل ہو رہی ہیں۔ بدمعاش لوگ ان کے نمبر پر فون کر کے پہلے تنگ کرتے ہیں، چپکے سے ان کی تصویر نکال لیتے ہیں، کچھ ناسمجھ بچیاں حرام عشق میں خود اپنی تصویریں بھیج دیتی ہیں، پھر بعض بدمعاش قسم کے کمپیوٹر ماہرین چہرہ ان کا رکھ کر نیچے کسی فاحشہ کی تصویر جوڑ کر بلیک میل کرتے ہیں کہ نیٹ پر جاری کر دیں گے، جس کی وجہ سے کتنی خواتین کا گھر برباد ہو گیا، شوہروں نے طلاق دے دی، بعض خواتین نے خودکشی کر لی یا ملک چھوڑ کر چلی گئیں۔

موبائل کی وجہ سے شوہر کے حقوق میں کوتاہی: آئے دن واقعات سننے میں آ رہے ہیں کہ شوہر سے موبائل کے لئے لڑائی کی اور ناراض ہو کر اپنے والدین کے پاس چلی گئی یا کھانا نہیں پکایا، بدتمیزی اور ناشکری کے جملے بولے، شوہر کی غیبت کی حالانکہ جائز باتوں میں شوہر کی اطاعت فرض ہے ورنہ تمہارا روزہ نماز، کوئی نیکی قبول نہیں ہوگی (مشکوٰۃ: (قدیمی) ص ۲۸۳ عن جابر رضی اللہ عنہ)۔ حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: اگر میں خدا کے سوا کسی کے لئے سجدہ کرنے کی اجازت دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے (مشکوٰۃ: (قدیمی) ص ۲۸۱ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)۔ مگر اب عورتیں شوہروں کی یہ قدر کرتی ہیں کہ ان کے ساتھ زبان درازی اور مقابلہ سے پیش آتی ہیں۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جہنم کی آبادی میں اکثر حصہ عورتوں کا ہے۔ پوچھا اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا دو وجہ سے، پہلی وجہ: لعن طعن بہت کرتی ہیں، دوسری وجہ:

شوہر کی ناشکری بہت کرتی ہیں (مشکوٰۃ: (قدیمی) ص ۱۳ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ)۔ جو بیویاں شوہروں کو ستاتی ہیں تو نالائق شوہر غیر عورت کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور جو لائق شوہر ہوتے ہیں، ان کا دل زخمی رہتا ہے، علماء ربانیین سے مشورہ کر کے بیچارے صبر کرتے ہیں۔

اس موبائل کے لئے شوہر سے ناراضگی کے درجنوں واقعات ہیں، کہتی ہیں کہ فلاں کو اپنی بیوی سے بہت محبت ہے، پچاس ہزار کا موبائل خرید کر دیا ہے اور تم مجھے دو ہزار کا موبائل بھی نہیں دلاتے ہو۔ کیا اس طرح شوہر سے لڑنے کی اجازت ہے؟ شوہر کی جائز باتوں میں اطاعت نہ کی تو جنت میں نہیں جائیں گی۔ اپنے گھر میں بھی ماں بہن بیٹیوں کو سنا دیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر شوہر نے بیوی کو پاس بلایا اور وہ نہ آئی اور شوہر غصہ میں لیٹا رہا تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے ہیں (مشکوٰۃ: (قدیمی) ص ۲۸۰ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)۔ آج عورتوں کا کیا حال ہے؟ شوہر سے لڑ کر اور اس کو ناراض کر کے سو گئیں، صبح نماز پڑھ رہی ہیں لیکن ان کو معلوم ہی نہیں کہ ان پر رات بھر لعنت برستی رہی ہے اور ان کی کوئی نیکی قبول نہیں۔ اور اگر علم بھی ہو تو غصہ میں کچھ یاد نہیں رہتا۔ بہشتی زیور میں سب لکھا ہوا ہے مگر کون پڑھتا ہے؟ شادی کے بعد ماں باپ بھائی بہن سے زیادہ حق شوہر کا ہے، لیکن آج کون ان چیزوں کو اہمیت دیتا ہے۔ قسمت والی خواتین ہی شوہر کے سامنے زبان نہیں چلاتیں، اس کو خوش رکھتی ہیں۔

اپنی بیٹیوں کو خود تباہ کرنا: اس موبائل کا بگاڑ اتنا بڑھ گیا کہ بعض جگہ لڑکی کے والدین داماد سے ضد کرتے ہیں کہ ہماری بیٹی کو بڑا موبائل دلاؤ یا خود چھپا کر بیٹی کو دے جاتے ہیں، پھر جب موبائل پکڑا جاتا ہے تو لڑائیاں ہوتی ہیں۔ صرف موبائل کی وجہ سے کتنے جھگڑے ہوتے ہیں، جو عقل مند شوہر ہوتے ہیں وہ خود ہی اپنے گھر کے حالات دیکھ کر کہہ دیتے ہیں کہ میں تو بڑا موبائل نہیں خرید کر دوں گا، اس کی ضرورت کیا ہے؟ اگر کوئی ضروری بات کرنی ہے تو گھر میں ٹیلی فون ہے یا پھر جب شوہر گھر آئے تو اس کے موبائل سے بات کر لیں۔ لیکن بڑا موبائل لے کر نیٹ، یوٹیوب، فیس بک، واٹس ایپ، ٹوئٹر میں جانے کی

کیا ضرورت ہے؟ سادہ موبائل لیں، اپنے موبائل کو بھی دین کے کام میں لائیں، خواتین کو کانفرنس کال پر بیانات سنوائیں۔ الحمدللہ! روزانہ کئی خواتین اپنے طور پر کئی سو خواتین کو بیانات سنوا رہی ہیں اور اپنا صدقۂ جاریہ بڑھا رہی ہیں، مگر جنہیں گناہوں کا چسکا ہے وہ کہتی ہیں کہ مجھے یہ سادہ موبائل نہیں چاہیے، مجھے تو مہنگا والا بڑا موبائل چاہیے۔

موبائل کا غلط استعمال کرتے ہوئے موت آ گئی تو؟ جو جس حال میں مرے گا اسی حال میں اُٹھایا جائے گا، حدیث شریف ہے:

((يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ))

(الصحیح لمسلم: (قدیمی)، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا واھلھا، ج۲ص ۳۸۷)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں جو شخص جس حال میں مرے گا اسی حال میں اُٹھایا جائے گا۔ لہٰذا گناہ کرتے ہوئے، ننگی فلمیں دیکھتے ہوئے انتقال ہوا تو کتنی بُری حالت میں موت ہوگی۔ انتقال کے بعد دوستوں کو اطلاع دینے کے لئے اگر موبائل کھولا جائے اور وہاں ننگی فلمیں اور تصویریں ہوں تو کتنی رسوائی کی بات ہے۔ ان مجالس میں اسمارٹ فون کے یہ نقصانات سن کر کتنے ہی احباب اور خواتین نے بتایا کہ الحمدللہ! اسمارٹ فون بیچ کر سادہ موبائل لے لیا، ان کا کوئی کام نہیں رُکا، جب بڑے فون نہیں آئے تھے تو کیا دنیا رُک گئی تھی؟

موبائل نے ہمیں اللہ تعالیٰ سے دور کر دیا: ان چیزوں کی وجہ سے ہم اللہ سے دور ہو رہے ہیں۔ کب اللہ کے قرب کی بہاریں ہمارے دل میں آئیں گی؟ کب ہم لوگ اللہ کو خوش کریں گے؟ کب سنتوں پر عمل کر کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خوش کریں گے؟ کتنی مسنون دعائیں ہمیں یاد ہیں؟ موبائل کا ہر سسٹم پتا ہے اور سنتوں کی دعائیں یاد نہیں ہیں۔ بس ظاہر بن گیا کہ داڑھی ہے، ہماری خواتین کو برقع کی توفیق ہے۔ داڑھی، برقع وغیرہ بہت بڑی نعمت ہے۔ لیکن تنہائیوں میں کیا حالات ہیں؟

ناول کا زہر: ایک خاتون کا خط آیا کہ میں نے موبائل میں ناول بھرے ہوئے تھے اور چھپ چھپ کر پڑھتی تھی، ڈائجسٹ بھی پڑھتی تھی، میں نے اب تک چھپایا تھا، بیانات

سن کر اللہ نے توفیق عطا فرمائی کہ کل سارے ناول نکال دیئے۔ حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ نے ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' میں فرمایا ہے کہ ناول وغیرہ لکھنا، چھاپنا، بیچنا، پڑھنا سب گناہ ہے، اس میں فحش باتیں ہوتی ہیں۔ اگر فحش بھی نہیں تو اس میں جاسوسی اور تجسس کی وجہ سے رات بھر جاگا جاتا ہے، کیا حاصل ہوتا ہے؟ پھر چسکا اتنا بڑھ جاتا ہے کہ دینی جگہوں پر بھی ناول لاتی ہیں، اور ایک دوسرے کو دیتی ہیں، یہ مزید خرابی ہے۔

عورت کی آواز کا بھی پردہ ہے: ایک مرض عورتوں میں اور ہے، وہ یہ کہ اپنی آواز بلا ضرورت غیر محرم کو سناتی ہیں۔ دیندار عورتیں بھی برقع اور دستانے پہنے ہوئے ہیں لیکن مارکیٹ میں، سڑکوں پر، مدرسہ یا بیان کے لئے آتے جاتے ہوئے باآواز باتیں کرتی جارہی ہیں، زور سے قہقہہ لگا رہی ہیں، کچھ بھی اپنی آواز کا خیال نہیں۔ میں آزاد خیال عورتوں کی بات نہیں کر رہا، ان کو تو چھوڑیں، وہ تو نامحرم کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا، گپ شپ، دوستیوں میں لگی ہوئیں ہیں، میں تو ان خواتین کی بات کر رہا ہوں جو نیکی کی طرف چل رہی ہیں اور اصلاحی خط یا ای میل کے ذریعہ رابطہ میں ہیں۔ عورت کا غیر محرم سے بضرورت بات کرتے وقت بھی لازم ہے کہ وہ اپنی آواز کو پُرکشش نہ کرے، فطری نرم لہجہ میں بات نہ کرے بلکہ لہجے کو کچھ سخت کرے اور مختصر بات کرے، جیسا کہ سورۂ احزاب میں ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو امہات المومنین ہونے کے باوجود ہدایت کی گئی کہ اگر کسی غیر محرم سے بات کی نوبت آجائے تو فطری نزاکت کے ساتھ بات مت کرنا، کبھی کوئی ایسا شخص بیجا لالچ کرنے لگے جس کے دل میں روگ ہو، اپنی بات کسی بداَخلاقی کے بغیر پھیکے انداز میں کہہ دینی چاہیے۔

جب تک یہ موبائل نہ تھے تو خواتین گاڑیوں میں خاموش بیٹھتی تھیں، اب ڈرائیور وغیرہ کے سامنے اور مارکیٹوں میں فون پر باتیں کرتی گزرتی ہیں۔ صرف برقع کافی نہیں ہے، نامحرم سے آواز کی بھی احتیاط کریں، اپنی فطری آواز ظاہر نہ کریں۔ واٹس ایپ پر خواتین اپنی آواز میں دوسری خواتین کو پیغامات بھیجتی ہیں جو وہاں نامحرم بھی سن لیتے ہیں۔ حضرت مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے معارف القرآن میں سورۂ نور کی آیت ۳۱:

وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ بہت سے فقہاء نے فرمایا کہ جب زیور کی آواز غیر محرموں کو سنانا اس آیت سے ناجائز ثابت ہوا تو خود عورت کی آواز کا سنانا اس سے بھی زیادہ سخت اور بدرجۂ اولیٰ ناجائز ہوگا۔

نفس کا کچھ بھروسہ نہیں: دین پر چلتے ہوئے جو بچیاں نیٹ اور مہنگے موبائل کے ذریعہ گناہ میں ڈوب گئیں، پھر ان میں سے جن پر اللہ نے فضل فرمایا تو انہوں نے اصلاح کے لئے مجھے خط لکھا تب مجھے ان خرافات کا پتا چلا۔ لہٰذا جو لوگ شیخ کے پاس آتے ہیں لیکن اصلاح نہیں کراتے، بتاتے بھی نہیں کہ ہمارے پاس بڑا موبائل ہے، ہم گناہوں میں ملوث ہو رہے ہیں، سوچتے ہیں اگر بتایا تو شیخ موبائل بیچنے کا حکم دے گا۔ تو سنو بھئی! ہم کسی کے ساتھ زبردستی نہیں کرتے، ہمارے بزرگوں نے سختی سکھائی ہی نہیں ہے۔ اگر ہم سختی کریں گے تو جس کو گناہ کرنا ہے وہ گھر جا کر چوری چھپے کرے گا، بیانات میں آنا بھی چھوڑ دے گا اور اپنا نقصان کرے گا۔ اس لئے بس اپنی نیت سے نصیحت کرتے رہتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کے حالات ہیں، جو نیک بننے کی فکر میں ہیں، بیانات میں آتے ہیں، اصلاحی خط لکھتے ہیں لیکن کبھی کبھی نفس پر بھروسہ کر بیٹھتے ہیں، حالانکہ اللہ والوں نے کبھی نفس پہ بھروسہ نہیں کیا۔

بھروسہ کچھ نہیں اس نفسِ امارہ کا اے زاہد
فرشتہ بھی یہ ہوجائے تو اس سے بدگماں رہنا

کیا آپ کو میرے اوپر بھروسہ نہیں ہے؟: پھر ان الفاظ سے شیطانی دھوکے میں آجاتے ہیں کہ کیا آپ کو مجھ پر بھروسہ نہیں ہے؟ یہ الفاظ کبھی بیٹا بیٹی کہتے ہیں، کبھی بیوی یا بہن کی طرف سے بھی سننے میں آتے ہیں یعنی بڑا موبائل دلانے کی ضد کا اظہار ان الفاظ سے ہوتا ہے۔ آپ انہیں سمجھائیں کہ دیکھو! حضرت یوسف علیہ السلام کیا فرما رہے ہیں: اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ (بے شک نفس تو بُری بات ہی بتلاتا ہے)، اور ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا مانگ رہے ہیں:

((وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ))

(کنز العمال: (دار الکتب العلمیۃ)، ج ۲ ص ۶۲، رقم الحدیث ۳۴۹۵)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے سید الانبیاء جن کی وجہ سے جنت اور کائنات کو بنایا گیا، وہ فرما رہے ہیں کہ اے اللہ! پلک جھپکنے کی دیر تک بھی مجھے میرے نفس کے حوالے نہ فرما۔ وہ ہمیں سمجھانے کے لئے یہ دعا مانگ رہے ہیں کہ میری امت نفس پر کبھی بھروسہ نہ کرے ورنہ سب جانتے ہیں کہ انبیاء کرام تو معصوم ہوتے ہیں۔ لہٰذا بیٹی اگر موبائل کی ضد کرے تو کہہ دو بیٹی! اس میں بھروسے کی کیا بات ہے؟ اصل بات اللہ کی اتباع ہے، موبائل نہیں دوں گا کیونکہ کتنی بیٹیاں تباہ ہو چکی ہیں، میں اپنی اولاد کو اپنے ہاتھوں کیسے آگ میں دھکا دے دوں۔ کبھی ایسا ہوا کہ لڑکی نے سہیلی کو ایس ایم ایس کیا، اُدھر سے سہیلی کا بھائی سہیلی بن کر میسج کر رہا ہے، پھر میسج کے بعد مس کال شروع ہو گئی، پھر فون پر بات ہوتے ہوتے دونوں عشق میں پاگل ہو گئے اور لڑکی ماں باپ کا گھر چھوڑ کر لڑکے کے ساتھ بھاگ گئی۔ اکیلے میں ہی تو گناہ ہوتا ہے، بیٹی کمرے میں چھپ کر کبھی ایک بٹن دبا رہی ہے، کبھی دوسرا بٹن دبا رہی ہے، ہوتے ہوتے گناہوں میں چلی گئی، پہلے گانے، پھر فنی ویڈیوز، اس کے بعد فلمیں، اس کے بعد گندگی ہی گندگی ہے۔ یہ موبائل کیا ہے، کینسر سے بڑھ کر ہے اور ہمیں دوزخ میں دھکیل رہا ہے۔

دینی اجتماع میں آنے والی لڑکیوں کے لئے ہدایت: ایک مرتبہ مجھے شکایت ملی کہ ہمارے یہاں مرکز تربیتِ خواتین میں جہاں مستورات کے لئے پردے سے بیان سننے کا انتظام ہوتا ہے، کچھ لڑکیوں نے موبائل پر دوسری بچیوں کو تصویریں دکھائیں۔ پھر معلوم ہوا کہ یہ بچیاں اکیلے ہی آتی ہیں، کوئی بڑی عورت ساتھ نہیں آتی اور نہ کوئی محرم پہنچانے آتا ہے۔ آج کل کے حالات کیسے ہیں، اور ان لڑکیوں کو موبائل دے رکھے ہیں اور وہ ایسی مبارک جگہ جہاں دوسری نیک بچیاں بیان سن رہی ہیں، یہ تصویریں دیکھ رہی ہیں، گیم کھیل رہی ہیں، کارٹون دیکھ رہی ہیں۔ وہاں کی منتظم خواتین نے جب ان لڑکیوں کا موبائل چیک کیا تو اس میں نامحرموں کی تصویریں تھیں، ایسے گندے میسج تھے کہ منتظم خواتین پڑھ نہیں سکیں۔ ایسی بچیوں کو اکیلے آنے کی اجازت نہیں۔ اے میری بیٹیو! اپنی عزت اور آبرو کو سنبھالو، تمہاری بے عزتی سے تمہارے والدین کی سب کے سامنے گردن جھک جائے گی، ایسی

مبارک جگہ کا کہہ کر، ماں باپ کو دھوکہ دے کر یہاں آتی ہو اور ایسے کام کرتی ہو۔

بُری دوستی سے بچنے کی نصیحت: جو بچیاں بیانات میں پابندی سے آتی ہیں، ان کو کیا ہوگیا کہ وہ ایسی نالائق لڑکیوں کے ساتھ بیٹھ کر ایسی تصویریں دیکھ رہی ہیں۔ تمہارے ماں باپ تو نیک ہیں، تمہیں اللہ نے نیک ماحول دیا ہے، تمہارے گھر میں نہ لیپ ٹاپ ہے، نہ کمپیوٹر ہے، بعض گھریلو خواتین کے پاس تو سادہ موبائل بھی نہیں ہے، تمہارے ماں باپ رات دن تم پر محنت کر رہے ہیں اور تم ایسی نالائق بچیوں کے ساتھ بیٹھتی ہو۔ کیا تم نے بارہا یہ حدیثِ پاک نہیں سنی:

((اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُ کُمْ مَّنْ یُّخَالِلُ))

(مشکوۃ المصابیح: (قدیمی)؛ باب الحب فی اللہ ومن اللہ؛ ص ۴۲۷)

ہر شخص اپنے گہرے دوست کے دین پر خود بخود ہو جاتا ہے، دیکھ تیرا گہرا دوست کون ہے؟ گہری سہیلی کون ہے؟ دوسروں کی دیکھا دیکھی دوزخ کے راستے پر مت چلو۔ ایسے اچھے ماحول کو خراب مت کرو، خود اپنے اوپر اور اپنے ماں باپ پر رحم کرو۔ آئندہ کوئی بھی موبائل کے گند کی طرف تمہیں راغب کرے یا دکھائے تو فوراً وہاں موجود نگران خواتین کو اطلاع کرو، یہاں ایسی چیزوں پر مکمل پابندی ہے۔

جہیز میں اپنی بیٹی کو بڑا موبائل یا ٹی وی دینا: گھر کے بڑوں کا بھی قصور ہے، والدین، چچا، ماموں وغیرہ جن کو دین کی سمجھ نہیں ہے، اپنی بیٹی، بھتیجی، بھانجی کو شادی میں بڑا موبائل دے دیتے ہیں یا شوہر صاحب شادی کے بعد اپنی بیوی کو بڑا موبائل گفٹ دے دیتے ہیں۔ جیسے صدقہ جاریہ کا ثواب مرنے کے بعد ملتا رہتا ہے، اسی طرح گناہِ جاریہ کا گناہ بھی ملتا رہتا ہے، ہماری وجہ سے جو گناہ شروع ہوئے تو ہماری پکڑ کا خطرہ ہے، جیسے کسی نے اپنے بچوں کے لئے ٹی وی یا دوسرے آلاتِ معصیت خریدے یا بیٹی کو جہیز میں ٹی وی دیا، اب اس پر جتنا گناہ دیکھا جائے گا، اس دینے والے کو بھی اس کا وبال ہوگا۔ باہر ملک کے رشتے دار بھی جب کوئی تحفہ بھیجتے ہیں تو عموماً ٹچ موبائل، ٹیبلیٹ، لیپ ٹاپ بھیج دیتے ہیں، جس کی وجہ سے گناہ شروع ہوجاتے ہیں۔

موبائل کی وجہ سے امورِ خانہ داری میں کوتاہی: اس کے علاوہ کئی گھروں میں یہ پریشانی ہے کہ خاتونِ خانہ ساری رات موبائل پر گزار کر سارا دن سو رہی ہے۔ گھر کا کوئی کام انہیں نہیں آتا، نہ سلائی نہ کھانا پکانا وغیرہ۔ ان خرافات میں مصروف ہونے کی وجہ سے ان کو کھانا پکانے کی فرصت نہیں، باہر سے کھانا منگوالیا جاتا ہے، جس کو اطباء منع کرتے ہیں کہ بازار کا کھانا کبھی کبھار تو کھایا جائے، عادت نہ بنائی جائے۔ باورچی خانے میں جا کر خدمت کرنا انہیں عار لگتا ہے، روز اس بات پر جھگڑے ہوتے ہیں کہ مجھے کیوں جگایا؟ بس چاہتی ہیں کہ شوہر ان کو ان کے حال پر چھوڑ دے، ساری رات موبائل پر رہیں، سارا دن سوتی رہیں۔ پھر بڑے شرم کی بات ہے، مگر مجبوراً بتا رہا ہوں کہ شادی کے بعد چاہتی ہیں کہ پانچ سات سال تک اولاد نہ ہو۔ بلا شرعی عذر اولاد کو روکنا کتنا بڑا گناہ ہے۔ ہم لوگ سوچیں چاہے مرد ہو یا عورت، تنہائی میں بڑے موبائل پر اتنے گھنٹے گزارتے ہیں تو کیا کرتے ہوں گے؟ اس دوران کس طرح گناہ سے بچتے ہوں گے، میری تو سمجھ سے باہر ہے۔ اس لئے اتنے نقصانات سننے کے بعد بھی اگر کوئی اسمارٹ فون نہ بیچے اور سادہ موبائل نہ لے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ کے علاوہ کوئی الفاظ بھی نہیں ہیں۔ اللہ ہم سب کو ہدایت دے۔

شوہر سے زیادہ موبائل محبوب ہو گیا: چند دن پہلے معلوم ہوا کہ شوہر نے بیوی کو دن رات اسمارٹ فون پر مصروف رہنے سے تنگ آکر کہا کہ موبائل بیچو، بیوی کہتی ہے کہ میں تمہیں چھوڑ سکتی ہوں، موبائل نہیں چھوڑ سکتی۔ موبائل کا نشہ چرس و ہیروئن سے بھی بڑا نشہ ہو گیا ہے۔ شادی کے بعد تو والدین سے بھی بڑھ کر شوہر کے حقوق ہیں اور والدین اور شوہر کی جائز باتیں ماننا فرض ہے، اب شوہر کہہ رہا ہے کہ مجھے وقت دو اور بیوی فلمیں دیکھنے میں لگی ہوئی ہے۔

اسمارٹ فون سے نجات حاصل کرو: جو خواتین نیک ہیں، خط کے ذریعہ ان کے حالات مجھے معلوم ہوتے ہیں کہ تقویٰ سے رہتی ہیں۔ ایسی خواتین اپنے اصلاحی خط میں لکھتی ہیں کہ میں نے شیخ سے اجازت لے کر شوہر کے سامنے نیٹ والا موبائل استعمال کرنا شروع کیا تھا لیکن اب کھانے کی ترکیبیں اور کپڑوں کے ڈیزائن سرچ کرنے میں میرا بہت وقت برباد

ہو رہا ہے، مجھے کیا کرنا چاہیے؟ میں نے لکھا کہ اسمارٹ فون سے نجات حاصل کرو، کوئی ضرورت نہیں۔ پھر دوسرے خط میں اطلاع دی کہ چھوڑ دیا، ماشاء اللہ۔ انہوں نے شیخ سے نہیں پوچھا کہ جائز کام کو کیوں منع کرتے ہیں؟ اگر شیخ کی جائز باتوں میں اطاعت نہیں کرنی تو کچھ بھی حاصل نہیں۔ جن خواتین کو اصلاح کی فکر لگ گئی وہ اللہ سے روتی ہیں کہ ہماری یہ عادت ختم ہو جائے، اللہ کے کرم سے کئی خواتین نے مہنگا موبائل بیچ کر سادہ موبائل لے لیا۔

باب ⑨: اسمارٹ فون... ویڈیو گیم اور کارٹون کے نقصانات

کارٹون دیکھنا ناجائز اور حرام ہے: جب کوئی خط میں مجھ سے پوچھتا ہے کہ ہم ویڈیو گیم کھیل سکتے ہیں یا کارٹون دیکھ سکتے ہیں؟ تو میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے کیا بننا ہے؟ ان کا جواب آتا ہے کہ ہمیں اللہ والا بننا ہے، کیا ان حالات میں ہمارے بچے اللہ والے بنیں گے؟ کیا پہلے جو بچے دین پر چلتے تھے، وہ ان چیزوں میں مشغول ہوتے تھے؟ پھر میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے کسی اللہ والے کو گیم کھیلتے ہوئے دیکھا ہے؟ کیا کبھی دیکھا کہ مریدین شیخ کے انتظار میں ہوں اور وہ کہے کہ مجھے ابھی بیس ہزار کا اسکور پورا کرنے دو، پھر مجلس ہوگی۔ کارٹون کے بارے میں تو مفتی صاحبان کی طرف سے حرام کا فتویٰ ہے، دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ میرے پاس موجود ہے، لیکن پھر بھی بعض لوگ اپنی اولاد کو کہتے ہیں کہ بیٹا! کارٹون دیکھتے رہو، مجھے تنگ مت کرو۔

ویڈیو گیم کی تھوڑی سی گنجائش دینے کا نقصان: ایک دوست ہیں جو عالم بھی ہیں، انہوں نے اپنے بچوں کو بیس منٹ ویڈیو گیم کھیلنے کی اجازت دے دی۔ میں نے انہیں سمجھایا کہ بیس منٹ میں ویڈیو گیم کون چھوڑتا ہے؟ آپ کے چار بچے ہیں، پہلے بچے کے بیس منٹ شروع ہوئے تو باقی تین بچے وہیں بیٹھے ہوں گے۔ گیم کھیلنے کے دوران ماں بار بار آواز دے گی کہ بیٹا! کھانا کھا لو، بہت دیر ہوگئی ہے۔ ایسے وقت بچے کھانا کیوں کھائیں گے؟ ابھی اس کا چار ہزار اسکور ہوا ہے، جبکہ پہلے بچے کا آٹھ ہزار اسکور تھا، اسے یہ ریکارڈ توڑنا ہے۔ پھر کیا بیس منٹ میں وہ ایک ہی ویڈیو گیم کھیلے گا؟ پھر اس کے بعد تین بچوں کے بیس بیس

منٹ جمع کریں تو ساٹھ منٹ تو یہی ہو گئے۔ نماز کا وقت آئے گا تو نماز بھی نہیں پڑھیں گے، ماں باپ کسی کام کا کہیں گے تو کیا بچہ ویڈیو گیم کھیلنے کے دوران کام کرے گا؟ ان دوست نے یہ باتیں سن کر توبہ کی اور کہا ان حالات میں تو ویڈیو گیم کھیلنے ہی نہیں دینا چاہیے۔

ساری رات جاگنا، سارا دن سونا: بچوں کو اسکول وغیرہ سے جو چھٹیاں ملتی ہیں، ایک ایک بچے کا انٹرویو لیں تو معلوم ہوگا کہ ساری رات جاگتے ہیں اور سارا دن سوتے ہیں۔ جب بچوں کے پاس موبائل ہوگا تو کیا وہ فحش گیم نہیں کھیلیں گے؟ ایک ہی وقت میں پانچ پانچ سو ویڈیو گیم ہوتی ہیں، جامعہ بنوری ٹاؤن سے گیمنگ زون کے بارے میں فتویٰ بھی آ گیا، میرے پاس بھی ہے۔ اس میں یہی خرابیاں لکھی ہیں کہ ویڈیو گیم کھیلنے میں نہ دین کا فائدہ ہے نہ دنیا کا، گیم کھیلنے کے دوران استنجے کا تقاضا روکنا، نمازیں نہ پڑھنا، دماغ میں ویڈیو گیم کی چیزیں گھومنا۔ اس سے بہتر ہے کہ شرعی لباس میں فٹ بال کھیل لو، کرکٹ کھیل لو یا کوئی اور جائز کھیل کھیل لو جس میں جسم کی ورزش بھی ہو، مگر ان خرافات کا کوئی فائدہ نہیں۔

بغیر تصویر والے کارٹون دیکھنا کیسا ہے؟ بعض لوگ پوچھتے ہیں کہ بغیر تصویر والے کارٹون دیکھ سکتے ہیں؟ جائز تو ہے، لیکن وہ کن آلات میں لگا کر دیکھیں گے؟ اس میں بھی بچے ایسے مشغول ہوتے ہیں کہ نماز نہیں پڑھتے۔ آج یہ کارٹون دیکھیں گے، پھر کل تصویر والے کارٹون بھی دیکھیں گے، ان کو کیسے روکیں گے؟ کارٹون دیکھنے کے لئے گھر میں کمپیوٹر آئے گا، بڑا موبائل آئے گا، جب آپ گھر پر موجود نہ ہوئے تو پھر کیسے کنٹرول کریں گے؟ آپ اس کو الماری میں بند کر کے تو نہیں جائیں گے۔ جب ہم آپ چھوٹے تھے تو اس وقت کیا یہ سب چیزیں تھیں؟ ہمارا آپ کا بچپن اللہ کی رحمت سے ان خرافات کے بغیر کیسے گزر گیا؟

بچے کی حفظِ قرآن کی محنت برباد کرنا: ایسے والدین جو اس دور میں بھی اپنی اولاد کو نیٹ، کارٹون اور ویڈیو گیم سے بچاتے ہیں لیکن یہی بچے جب نانا نانی کے گھر جاتے ہیں تو ایک ہی دن میں چھ دن کی محنت برباد کرتے ہیں، ان بچوں پر شیطان کا زیادہ حملہ ہوتا ہے۔ باپ کا روتے ہوئے فون آتا ہے کہ میں نے بچوں کی تربیت میں اتنی محنت کی اور جب

موقع آیا تو اس طرح ہوا۔ ان سے کہتا ہوں کہ مایوس نہ ہوں، آج کے دور میں شیطان کے ہر طرف سے حملے ہو رہے ہیں، آپ ننھیال میں کہہ دیں کہ ہم اس شرط پر ننھیال آئیں گے جب یہ خرافات آپ بند کریں گے، ہمارے بچوں کا شدید نقصان ہوتا ہے۔ کئی گھروں میں خواتین نے ننھیال میں کہا تو ماشاء اللہ اس پر عمل ہو رہا ہے، جب بیٹی ماں باپ کے گھر آتی ہے تو ان دنوں میں ٹی وی، ویڈیو گیم، کارٹون ہر چیز بند رکھتے ہیں۔

کارٹون اور ویڈیو گیم کے صحت پر مضر اثرات: ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس لئے تو نہیں پیدا کیا کہ ہم کارٹون اور ویڈیو گیم میں لگے رہیں۔ آپ یہود و نصاریٰ کی ریسرچ دیکھ لیں کہ کارٹون اور ویڈیو گیم کھیلنے والے بچوں کی صحت کے بارے میں کیا لکھا ہے؟ ان کے دماغ کا اور بینائی کا کیا حال ہے؟ ان کا وزن کیوں بڑھ رہا ہے؟ کھانا کیوں ہضم نہیں ہوتا؟ ان کا جسم پھول تو رہا ہے، مگر کمزور کیوں ہے؟ ان کی یادداشت کیوں متاثر ہو رہی ہے؟ جوانی میں ہارٹ اٹیک، برین ہیمریج، جوڑوں کا درد، بلڈ پریشر کیوں ہو رہا ہے؟ اس کی وجہ کیا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ فلم، کارٹون، ویڈیو گیم میں لڑائی دیکھ رہے ہیں، لڑائی اور جوش والے گیم کی وجہ سے بلڈ سرکولیشن بڑھ جاتی ہے، دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے، دل و دماغ پر دباؤ آتا ہے۔ ویڈیو گیم، کارٹون وغیرہ کی وجہ سے ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے ہمارے بچوں کی نقل و حرکت اور ورزش نہیں ہوتی اور ان کی جسمانی نشوونما شدید متاثر ہوتی ہے۔ پہلے بچے فٹ بال کھیلتے تھے، دوڑ لگاتے تھے، جس سے ان کی صحت اچھی رہتی تھی، اب تو بچے اور جوان سب مرجھائے ہوئے پھول لگتے ہیں۔ بعض بچے کھانا نہیں کھاتے تو مائیں کارٹون دکھا کر کھلاتی ہیں، جس کی وجہ سے پھر وہ کارٹون کے عادی بن کر کارٹون دیکھے بغیر کھانا نہیں کھاتے، اس کے علاوہ ضدی بن جاتے ہیں۔ اس لئے ہرگز ان کی یہ ضد پوری نہ کریں، چند دن تنگ کریں گے لیکن پھر یہ عادت چھوٹ جائے گی۔ جس چیز سے شریعت نے منع کیا ہے ہمارے فائدے کے لئے ہی منع کیا ہے۔

اسمارٹ فون۔ ایک مہلک نشہ: اب تو ڈاکٹر بھی کہہ رہے ہیں کہ جدید دور کی چیزیں

اسمارٹ فون، ٹیبلیٹ وغیرہ ہمارے بچوں کو اپنی لت کا شکار کر رہی ہیں اور یہ دماغ کو ایسے ہی متاثر کر رہی ہیں جیسے افیون یا کوئی اور نشہ آور شے کرتی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ نشے کے شکار افراد کو علاج کی خاطر جس طرح نشے سے دور رکھا جاتا ہے، اسی طرح ایسے افراد اور بچوں کی زندگی سے بھی اسمارٹ فون، کمپیوٹر، ٹی وی کو دور کر دیا جائے۔ اب ڈاکٹروں کی بات سن کر تو چھوڑ دو، حالانکہ ہمارے لئے قرآن و حدیث ہی کافی ہے، جس میں سب بتا دیا گیا ہے کہ گناہوں میں چین نہیں۔

ڈراؤنی فلموں اور سنسنی خیز گیم کے نقصانات: آج کل بچے اکثر ڈر جاتے ہیں، رات کو روتے ہیں، کبھی ان کو کچھ نظر آتا ہے کبھی کچھ، اگر غور کریں تو وجہ یہ نکلے گی کہ ہم نے ان سے رحمت اور حفاظت کے فرشتے خود بھگا دیئے ہیں۔ ویڈیو گیم، کارٹون میں لگا دیا، ان کو ہر چیز تصویر والی لا کر دی، بُت نما کھلونے لائے، ان میں موسیقی بجتی ہے، ان سب چیزوں کے پاس تو سرکش شیاطین ہی جمع ہوتے ہیں جو بچوں کو تنگ کرتے ہیں۔ ڈراؤنی فلمیں، سنسنی خیز گیم، گندے مناظر، چڑیل اور جن وغیرہ کے ڈرامے دیکھتے ہیں، دیر تک جاگنے کی وجہ سے نفسیاتی مریض بن جاتے ہیں۔ ڈراؤنے مناظر بچوں اور خواتین کے لئے سخت نقصان دہ ہوتے ہیں کیونکہ ان کے اعصاب پہلے ہی کمزور ہوتے ہیں، ڈراؤنے مناظر ان کے دماغ پر سوار ہو جاتے ہیں۔

والدین سے بدتمیزی کا سبب: آج کل والدین سے بدتمیزی عروج پر ہے کیونکہ جو Input ہوگا وہی تو Output ہوگا۔ جب والدین دکان سے سودا لانے کا کہتے ہیں تو بیٹا ہاتھ ہلا کر کہتا ہے میں نہیں لاتا، کیونکہ اس کو ویڈیو گیم میں اسکور بڑھانا ہے۔ بچوں کا ضد کرنا، رونا، برتن توڑنا تو بہت عام ہوتا جا رہا ہے۔ جب بچے یہ حرکتیں کرتے ہیں تو نادان والدین کہتے ہیں کہ بیٹا! برتن مت توڑو، تم ویڈیو گیم ہی کھیل لو۔ اب بچہ ویڈیو گیم کھیل کھیل کر شیر ہو گیا، دن بہ دن ضد اور بدتمیزی کر کے پکا ہو گیا، اس کی کس نے مدد کی؟ ماں باپ نے ہی تو مدد کی۔ ان بدتمیزیوں پر والدین دُکھی تو ہوتے ہیں کہ بچے برباد ہو رہے ہیں، مگر گھر سے یہ

خرافات نہیں نکالتے کیونکہ ان چیزوں کو بُرا ہی نہیں سمجھتے، پھر کہتے ہیں کہ کوئی تعویذ دے دیں، اولاد نافرمان ہوگئی ہے، ساری رات جاگتی ہے، سارا دن سوتی ہے، ہم پر ہاتھ اُٹھاتی ہے۔

میں کہتا ہوں بھائی! سب سے بڑا وظیفہ، سب سے بڑا تعویذ گناہ نہ کرنا ہے۔ گھر میں تو ٹی وی لگایا ہوا ہے، نیٹ اور گیم کی خرافات اور کارٹون چل رہے ہیں، تعویذوں، وظیفوں میں اثر کیسے آئے گا؟ وظیفوں سے رحمت کا ٹرک آ گیا اور گناہوں سے خدا کے غضب کا ٹرک سامنے کھڑا ہوگیا اور جگہ نہیں دے رہا ہے۔ بس اسی کشمکش میں ہماری زندگی گزر رہی ہے۔ ایسے ایسے واقعات خط اور ای میل سے معلوم ہوتے ہیں کہ سات آٹھ برس کے لڑکوں کے پاس بڑے موبائل ہیں، والدین رو رہے ہیں کہ ہمارا بیٹا گناہوں میں مبتلا ہوگیا ہے، اس عمر میں ہی گندی فلمیں دیکھ رہا ہے، آگے کیا کرے گا، اس کی جوانی کیسے سلامت رہے گی؟ اگر موبائل چھینتے ہیں تو مارتا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے ایک صاحب نے بتایا کہ بیٹے کو منع کیا کہ موبائل کی گندگیوں میں مت جاؤ تو نو سال کے بیٹے نے جوتا اُٹھا کر باپ کو مار دیا۔ میرے بھائی! اس کو یہ موبائل لا کر کس نے دیا؟ آپ نے خود ہی تو اپنی اولاد کو اس عذاب میں دھکا دیا۔ جب اولاد کی ناجائز بات مان کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کریں گے، تو کل کو یہی اولاد ہمارے اوپر شیر ہوجائے گی، ہماری نافرمانی کرے گی۔ خود بھی گناہوں سے بچنا ہے اور اولاد کو بھی بچانا ہے۔

اولاد کی ہر خواہش پوری کرنے کا نقصان: لیکن آج والدین کا یہ مزاج بن گیا ہے کہ اولاد کی ہر جائز ناجائز خواہش پوری کرنی ہے، پھر یہ امید بھی کرتے ہیں کہ ہماری اولاد نیک بنے، والدین کی فرمانبردار بنے، اللہ والی بنے، حافظِ قرآن بھی بنے، خاندان کے افراد کو جنت میں لے جانے والی بنے اور ساتھ ہی ویڈیو گیم اور کارٹون کی صورت میں بارود اور پٹرول بھی دیتے ہیں تاکہ آگ بھی لگاتی رہے۔ اولاد کو دینی ماحول دینا ضروری ہے، اس لئے جو والدین اپنی اولاد کو گناہ کی لائن پر لگاتے ہیں، اگر توبہ نہ کی تو آخرت میں پکڑ کا خطرہ ہے۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے کہ انسان جن لوگوں کا ذمہ دار ہو، ان کی تربیت نہ کر کے ضائع کرے۔

یہ بھی ضائع کرنا ہے کہ بچوں کو یونہی چھوڑ دیا کہ ان کے عقائد واَخلاق برباد ہوجائیں، تربیتِ اولاد کے لئے جن چیزوں کا جاننا ضروری ہے، ان کو سیکھنا چاہیے، اہل اللہ اور مفتیانِ کرام سے مشورہ کریں، اس میں کوتاہی کرنا قیامت کی باز پرس سے نہیں بچا سکتا۔

اولاد کو موبائل و کمپیوٹر دینے کا نقصان: بعض بچے والدین سے موبائل یا کمپیوٹر صرف کارٹون دیکھنے یا ویڈیو گیم کھیلنے یا اسٹڈی کے لئے لیتے ہیں، پھر چھپ کر اس میں گندی فلمیں دیکھتے ہیں۔ والدین خوش ہوتے ہیں کہ چلو بچے مصروف ہیں، ہمیں تنگ نہیں کرتے لیکن دوسری طرف اپنی عاقبت خراب کرتے ہیں۔ بعض والدین کے ہمارے پاس خطوط آتے ہیں کہ بچے بہت ستاتے ہیں، ویڈیو گیم، کارٹون کی اجازت دے دیں۔ ہم ان کو سمجھاتے ہیں کہ صبر کریں، اچھے اَخلاق رکھیں، ان کو محبت دیں، شیطان چاہتا ہے کہ آپ کے گھر میں گناہ کی چیزیں آجائیں، جن گھروں میں بچے ان خرافات میں مصروف ہیں، وہ تو شیطان کے ساتھ مصروف ہیں، وہ کیا تنگ کریں گے، لیکن یہ بھی دیکھیں ان کی اولاد ان چیزوں سے کیا سیکھ رہی ہے؟ کیسے کیسے واقعات آئے دن سننے میں آتے ہیں، پھر آپ اپنی اولاد کو کیوں برباد کرنا چاہتے ہیں؟

پلک جھپکنے میں نفس کی بدمعاشی: ایک اللہ والے سے کسی نے کہا کہ آپ اسمارٹ فون کیوں نہیں استعمال کرتے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ ایسا سمندر ہے جس میں تیرنا مجھے نہیں آتا، پھر اس میں بڑے بڑے مگرمچھ ہیں جن سے بچنا ناممکن ہے، ایسا نہ ہو ڈوب جاؤں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں **وَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ** اے اللہ! مجھے پلک جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس کے حوالے نہ فرما۔ اس دعا کا مفہوم اس زمانے میں آسانی سے سمجھ میں آتا ہے کہ والدین خوش ہوتے ہیں کہ ہمارا بیٹا رات دیر تک کمپیوٹر پر فزکس، کیمسٹری کی اسٹڈی کرتا ہے حالانکہ وہ تو فلمیں دیکھ رہا ہے، جیسے ہی کسی کو آتے دیکھا تو ایک بٹن دبانے سے کیمسٹری کی کتاب اسکرین پر آگئی، ذرا اندازہ کیجیے کہ پلک جھپکنے کی دیر میں نفس نے کیسا دھوکہ دیا؟

بچوں کے تعلیمی انحطاط کا سبب: ایک شہر سے فون آیا کہ ہمارے مدرسے میں آ کر بیان کریں۔ ہم وہاں گئے، ارادہ تھا کہ پندرہ منٹ کچھ دین کی بات کریں گے لیکن ایک گھنٹہ کا بیان ہوا۔ وجہ یہ ہوئی کہ وہاں کے مہتمم صاحب نے بتایا کہ ہمارے مدرسے کا نتیجہ دن بدن گرتا جا رہا ہے، بچے گھر جا کر ویڈیو گیم، کارٹون اور فلموں میں لگ جاتے ہیں۔ اچھی بات ہے کہ مالداروں کے بچے بھی حفظ کر رہے ہیں لیکن ان کو اسمارٹ فون، ٹی وی، لیپ ٹاپ سب کچھ دیا ہوا ہے جس سے بچے تباہ ہو رہے ہیں۔

کارٹون بینی، ویڈیو گیم۔ کفار کی سازش: مفتی محمد شہزاد شیخ نے ایک کتاب ”کارٹون بینی، ویڈیو گیم اور مسلمان بچے“ لکھی ہے۔ بہت اہم کتاب ہے، بہت مقبول ہے، ایک دن میں چھ سو کاپیاں فروخت ہوئی ہیں۔ اس میں قرآن و حدیث سے دلائل دیئے ہیں کہ کارٹون حرام ہے، پھر بتایا ہے کہ ہندوؤں کا بھگوان کرشنا اور ہنومان یہ کارٹون کے ذریعہ مسلمان بچوں کے ہیرو بنے ہوئے ہیں۔ ایسی واہیات کارٹون دیکھ کر ہمارے بچے آپس میں کھیلتے ہیں کہ میں کرشنا ہوں، ایک کہتا ہے میں ہنومان ہوں۔ مفتی صاحب نے اس کتاب میں چھ مختلف انداز کے کارٹون اس طرح چھاپے ہیں کہ ان کی تصویر سے چہرے مٹا دیئے ہیں۔ وہ چھ کارٹون سُور کے ہیں۔ اس کے علاوہ بتایا ہے کہ پاکستان میں بچوں کے جومیٹری باکس، بستوں، شرٹوں اور ان کے جوتوں پر یہ سُور بنے ہوئے ہیں۔ بعض کارٹونوں میں شیر اور بندر وغیرہ کے ساتھ سُور بھی شریک ہوتا ہے، بچوں کو سُور والے کارٹون دکھاتے ہیں، اب بچے کو کیا معلوم کہ اس کارٹون میں جو ہیرو ہے وہ حرام جانور سُور ہے۔ رفتہ رفتہ وہ ایسے ناپاک اور حرام جانور سے مانوس ہو رہے ہیں۔ اس پر بھی ہم سے کہا جاتا ہے کہ بچوں کو کارٹون دیکھنے سے کیوں منع کرتے ہو؟

ایمان کو خطرے میں ڈالنے والے ویڈیو گیم: اب ذرا دل تھام لیجیے! ایسے ویڈیو گیم بھی ہیں جن میں بیت اللہ کی تصویر پر، روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر پر، ملتزم کی تصویر پر نعوذ باللہ! فائرنگ کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ بعض میں اللہ تعالیٰ کا نام اُلٹا لکھا ہوا ہے،

کہیں آیات غلط لکھی ہوئی ہیں اور اس پر نعوذ باللہ! فائرنگ کی جا رہی ہے۔ ایک گیم تو ایسا ہے کہ اس میں ایک مسجد سے داڑھی والے نمازی باہر آ رہے ہیں جن کو دہشت گرد دکھا کر ویڈیو گیم کھیلنے والا فائرنگ کرتا ہے۔ بعض گیم ایسے ہیں جس میں بُت کو سجدہ کرنا پڑتا ہے جس سے ایمان اور نکاح بھی خطرے میں پڑ جاتا ہے، ان بتوں سے مانگنا پڑتا ہے، نیز ہندوؤں نے اپنے باطل خدا کرشنا، ہنومان وغیرہ کو کارٹون کی شکل میں پیش کیا ہے، بچوں کے بیگ، مگ وغیرہ پر ان کی تصویر ہوتی ہے، جس سے بچوں کو ان سے محبت ہو جاتی ہے، اسی طرح سُور کے مختلف کارٹون بچوں کے آئیڈیل بنے ہوئے ہیں۔ کفار نے یہ محنت اس لئے کی تاکہ مسلمان بچوں کے دلوں سے ان چیزوں کی نفرت ختم ہو جائے۔ سُور کی شکل والے یہ کھلونے، کتابیں کون چھاپ رہا ہے؟ ہم مسلمان چھاپ رہے ہیں۔ اللہ سے ڈرنا چاہیے، گناہ میں تعاون خطرناک ہے، اس کاروبار کے بارے میں مفتیانِ کرام سے معلوم کریں۔

بچوں کی مار دھاڑ کا اہم سبب: پھر مفتی صاحب نے لکھا ہے کہ ''ٹام اینڈ جیری'' کارٹون کی وجہ سے بچے گھر کی چیزوں کو پھینک رہے ہیں، ایک دوسرے کو مار رہے ہیں، کارٹون میں جو دیکھ رہے ہیں وہی ان کے دماغ میں بھر رہا ہے۔ جیسا اس کارٹون میں شرارتیں دکھائی جاتی ہیں، ویسا ہی گھر میں کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح ''سپر مین'' کارٹون کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ بغیر سہارے دیوار پر چڑھ جاتا ہے اور بچے اس کی نقل کرتے ہیں، گرتے ہیں، ٹانگ ٹوٹ جاتی ہے۔ یہ بھی بتایا ہے کہ کارٹون ''ٹام اینڈ جیری'' اور ''سپر مین'' پر ۱۹۷۰ء میں بعض ملکوں نے پابندی لگا دی کہ ہمارے بچے برباد ہو رہے ہیں۔ ان چیزوں کو ہم گناہ ہی نہیں سمجھتے، دُکھ تو اس بات پر ہوتا ہے کہ ہم میں جو دیندار ہیں اور بچوں کو دیندار بنانا چاہتے ہیں، مگر اپنے بچوں کو سُور کی شکل والے کارٹون کا لباس پہناتے ہیں، چڈیاں اور نیکر پہناتے ہیں۔

فحش ویڈیو گیم اور فحش کارٹون: پھر آج کل تو فلمیں ہی فحش نہیں ہیں، کارٹون اور ویڈیو گیم تک گندے آ گئے ہیں، جن میں لباس فحش ہوتا ہے، اس میں نازیبا حرکات ہوتی ہیں،

جن سے بچوں کی حیا کا جنازہ نکل رہا ہے۔ والدین کہتے ہیں کہ یہ تو کارٹون ہے، اس میں کیا حرج ہے؟ لیکن اس کا بھی بچے کے دماغ پر اثر پڑتا ہے، ان میں غلط خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کئی تو قبل از وقت بالغ ہو گئے، پھر جوانی میں شادی کے قابل نہیں رہے، یہ سب حقائق ہیں، ایسے نوجوان اس شعر کا مصداق ہوتے ہیں ؎

طفلی گئی علامتِ پیری ہوئی عیاں
ہم منتظر ہی رہ گئے عہدِ شباب کے

بچہ اگر بیمار ہو جاتا ہے تو صحت کے لئے خوب خرچہ کریں گے لیکن اسمارٹ فون، کارٹون، ویڈیو گیم گھر سے ختم نہیں کریں گے جبکہ جس گھر میں تصویر یا کتا ہو، اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے، پھر رب کی رحمت کیسے آئے گی؟

بچوں کو جائز نعمتیں نہ دینے کا نقصان: میرے شیخ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ گھر والوں کو حلال اتنا دو کہ حرام کی طرف ان کا ذہن ہی نہ جائے، پھر فرمایا کہ بعض ناسمجھ حرام سے تو بچاتے ہیں مگر حلال بھی نہیں دیتے کہ یہ مت کھاؤ، یہ کپڑا مت پہنو۔ جائز جگہ سیر بھی نہیں کرواتے، عصر سے مغرب کھیل کا وقت ہے، اس میں بھی نہیں کھیلنے دیتے، اور اگر غلطی ہو جائے تو پٹائی کر کے ان کو دین سے دور کر دیتے ہیں، چونکہ سر پہ کسی مربی کا سایہ نہیں ہوتا، کسی اللہ والے سے مشورہ نہیں کرتے کہ اولاد کی تربیت کیسے کرنی ہے، اولاد کو بیجا سختی سے برباد کر دیتے ہیں۔

باب ⑩: اسمارٹ فون... دینی و دنیاوی تعلیم پر بُرے اثرات

پڑھائی میں عدم یکسوئی کا سبب: موبائل فون کی وجہ سے یکسوئی ختم ہو گئی ہے، بہت سے بچے قرآن حفظ کر رہے ہیں لیکن موبائل پر ویڈیو گیم بھی کھیلتے ہیں۔ لیکن ماشاء اللہ کچھ خواتین ایسی ہیں ان کا بچہ جتنی بھی ضد کرے مگر موبائل نہیں دیتیں۔ اگر ایک گھر میں مشترکہ خاندانی نظام ہے، چار بھائی اپنی اپنی فیملی کے ساتھ رہ رہے ہیں، اور ہر ایک کے بچے بھی ہیں۔ اگر ایک بھائی نے اپنے بچے کو موبائل دلا دیا تو پورے گھر میں گیم ہی چلتے

رہیں گے۔ طلبہ کو تو علم حاصل کرنے کے لئے، مطالعہ کے لئے یکسوئی چاہیے اور موبائل، فلمیں، ڈرامے، ویڈیو گیم میں یکسوئی کہاں ہے؟

حافظہ کمزور کیوں؟: پہلے طلبہ یکسو ہو کر پڑھتے تھے، اب پل پل کی خبر معلوم کر کے اپنی ذہنی یکسوئی منتشر کر دیتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آج کل عمومی طور پر طلباء کرام خواہ وہ دینی مدارس کے طلبہ ہوں یا اسکول و کالج میں پڑھنے والے، اکثریت حافظہ کی کمزوری کی شکایت کرتی ہے، حالانکہ حافظہ کمزور نہیں ہوتا۔ اگر کمزور ہوتا تو ہمیں اتنی پرانی باتیں کیوں یاد رہتی ہیں؟ بلکہ یکسوئی نہ ہونے کی وجہ سے ذہن منتشر رہتا ہے، جس کی وجہ سے سبق یاد نہیں ہوتا۔ کتاب تو سامنے ہوتی ہے لیکن دل و دماغ موبائل، ویڈیو گیم اور کارٹون میں لگا ہوتا ہے تو ایسے طلبہ کو سبق کیسے یاد ہوگا؟

حفظِ قرآن میں سخت نقصان کا سبب: جب دماغ میں موبائل ہوگا تو دل میں قرآنِ پاک کیسے آئے گا؟ آج کل بچے اسی لئے حافظ جلدی نہیں بنتے یا اگر یاد کر بھی لیا تو بھول جاتے ہیں، اس کی بھی زیادہ وجہ یہی چیزیں ہیں کہ مدرسے سے آنے کے بعد ٹوپی پھینک کر گیم لے کر بیٹھ جاتے ہیں۔ مدرسہ میں ہوتے ہوئے بھی دل و دماغ ویڈیو گیم میں ہوتا ہے، اب آپ ہی بتائیے کہ اس کو قرآن کیسے یاد ہوگا؟ اس لئے حفاظ کو اس لعنت سے خاص طور پر دور رکھیں۔

سستے پیکیج کے نقصانات: بیرونی گمراہ طاقتوں نے جب دیکھا کہ سب سے زیادہ صلاحیت، دین کی بھی اور دنیا کی بھی، قابلیت، شجاعت، سب صفات پاکستانیوں میں بہت ہیں تو ان کو تباہ کرنے کے لئے نیٹ، کیبل، فیس بک، موبائل پیکیج سب سستے کر دیئے تاکہ نوجوان اس میں لگ کر ان صفات کو حاصل نہ کر سکیں اور ہر میدان میں پیچھے رہ جائیں۔ ہر وقت ان خرافات میں مصروف رہنے کی وجہ سے دینی و دنیاوی تعلیمی سطح بھی بہت کمزور ہو گئی کیونکہ طلبہ اپنی تعلیم کے بجائے انہی چیزوں میں مصروف رہتے ہیں۔ اکثر کرکٹ کے کھیل امتحانات کے دوران ہوتے ہیں تاکہ طلبہ کامیاب نہ ہوں یا رمضان میں ہوتے ہیں تاکہ مسلمان عبادت نہ کر سکیں۔

نہ دین کے رہے نہ دنیا کے: رات بھر فلمیں اور ویڈیو گیم سے سکون اور نیند سب برباد ہوجاتے ہیں، صحت بُری طرح متاثر ہوتی ہے، بعض تو زیادہ جاگنے کی وجہ سے ذہنی معذور ہوگئے۔ ایک نوجوان نے ٣٦ گھنٹے مسلسل نیٹ استعمال کیا، بینائی کمزور اور اعصاب شکستہ ہوگئے۔ گندی فلمیں دیکھنے کی وجہ سے چہرے پر پھٹکار برستی ہے کیونکہ چہرہ ترجمانِ دل ہوتا ہے، جب دل گندہ ہوگا تو چہرے سے بھی وہی ظاہر ہوگا، ایسا شخص نہ دین کا رہتا ہے، نہ دنیا کا۔

ایک نئی مصیبت...... آن لائن پڑھائی: کورونا کی وبا کے بعد جن گھروں میں نیٹ، کیبل، بڑا موبائل نہیں تھا، آن لائن پڑھائی کے بہانے آ گیا اور خرافات شروع ہوگئیں۔ ہمارے کئی دوست اسکول کالج سے یو ایس بی میں لیکچر اور نوٹس وغیرہ لاتے تھے لیکن کبھی گھر میں نیٹ نہیں لگایا کیونکہ فائدے سے زیادہ اس کا نقصان ہے۔ ایسے بھی گھر ہیں جو بڑا موبائل نہیں رکھتے تھے، لیکن کورونا کے دوران آن لائن پڑھائی کے لئے اسمارٹ فون، نیٹ لے آئے، جو بچے ابھی تک موبائل سے دور تھے، اس کی وجہ سے گناہوں میں لگ گئے، اب ضد کرتے ہیں کہ موبائل واپس نہیں کریں گے۔

کالج اور یونیورسٹیاں عشقِ مجازی کے اڈے بن گئے: کالج اور یونیورسٹیوں میں ہوم ورک اور نوٹس وغیرہ کے لئے کلاس فیلو طلبہ کا گروپ بنایا جاتا ہے اور قصداً اس میں لڑکے اور لڑکیوں کو مخلوط رکھا جاتا ہے، پھر سب آپس میں موبائل پر بھی واٹس ایپ گروپ بنا لیتے ہیں۔ اب بجائے تعلیمی سرگرمیوں کے عشق کا بازار گرم رہتا ہے کیونکہ ٹیڈی کے ساتھ اسٹڈی کرنے سے نفس تو ضرور ریڈی ہوگا، بجائے کتابوں کے حسینوں کی ویڈیو اور تصویروں کی اسٹڈی شروع ہوجاتی ہے، اس لئے امتحان میں فیل ہوجاتے ہیں یا نقل کرکے پاس ہوتے ہیں۔

باب ⑪: اسمارٹ فون ... حقوق اللہ اور حقوق العباد میں کوتاہی

مساجد میں دنیاوی باتیں کرنے پر وعید: حضرت مولانا مفتی عبد الرؤف سکھروی

صاحب مدظلہ نے اپنی کتاب ''ہمارے تین گناہ'' ص ۲۲ پر حدیث لکھی ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ قیامت کے روز ایک خوفناک جانور ''حریش'' اعلان کرے گا اور پانچ قسم کے لوگوں کو اُچک کر منہ میں جمع کرے گا، پھر ان سب کو لے کر جہنم میں چلا جائے گا، العیاذ باللہ! ان میں ایک قسم کے لوگ وہ ہوں گے جو مسجد میں دنیا کی باتیں کیا کرتے تھے۔ آج کل مسجد میں بھی جب موبائل کی گھنٹی بجتی ہے فوراً اُٹھا کر دنیا کی باتیں شروع کر دیتے ہیں۔ ہم لوگوں کے دل و دماغ پر موبائل کا اتنا تسلط ہو گیا کہ دورانِ نماز بھی دھیان اس طرف ہوتا ہے، اگر کال آ جائے تو بعض لوگ اس طرح بند کرتے ہیں جس سے عملِ کثیر کی وجہ سے نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے۔ سلام پھیرتے ہی مسنون اعمال کے بجائے فوراً موبائل اُٹھاتے ہیں، بعض ملکوں میں دفتروں تک میں موبائل لانے پر پابندی ہے تاکہ کام میں حرج نہ ہو اور ہم اللہ کے گھر میں موبائل پر باتیں کرتے رہتے ہیں۔

خالق سے رابطہ کاٹ کر مخلوق سے رابطہ: نیند سے اُٹھنے کے بعد مسنون دعا نہیں پڑھتے بلکہ موبائل دیکھتے ہیں۔ پہلے لوگوں کے ہاتھوں میں تسبیح ہوتی تھی، اس کی جگہ موبائل نے لے لی۔ موبائل میں قرآنِ پاک کھول کر تلاوت کرنا تو جائز ہے، مگر لوگ قرآنِ مجید کو ہاتھ میں اُٹھانے، چومنے اور دیکھنے سے محروم ہو گئے۔ مسجد میں ہیں، سامنے قرآنِ پاک الماری میں رکھا ہوا ہے لیکن موبائل پر ہی قرآن پڑھ رہے ہیں۔ پھر بتا دوں کہ منع نہیں ہے لیکن قرآن ہاتھ میں لے کر پڑھنے کی کیا بات ہے۔ پھر اکثر دورانِ تلاوت کال آتے ہی بغیر کسی مجبوری کے اُٹھا لیتے ہیں اور خالق سے رابطہ کاٹ کر مخلوق سے جوڑ لیتے ہیں۔ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ہسپتال کے ICU وارڈ میں کبھی موبائل کی گھنٹیاں بجتی ہیں؟ کتنا ہی بڑا ڈاکٹر کیوں نہ ہو لیکن کیا کوئی ڈاکٹر آپریشن روم میں موبائل استعمال کرتا ہے؟ بے ہوشی والا ڈاکٹر مریض کو بے ہوش کرتے وقت فون اُٹھائے گا؟ انکم ٹیکس افسر کے سامنے موبائل کیوں نہیں اُٹھاتے؟ اس وقت ایمرجنسی کہاں چلی جاتی ہے؟

بیان سے فائدہ نہ ہونے کی وجہ: بعض لوگ بیانات میں تو آتے ہیں لیکن کوئی شیخ کے

بیان میں چُھپ کر دور بیٹھا میسج کرتا رہے، موبائل میں مصروف رہے تو شیخ تو نہیں دیکھ رہا مگر جس کے لئے شیخ کو شیخ بنایا ہے یعنی اللہ تو دیکھ رہا ہے۔ بیان میں بھی گردن نیچے کر کے فون پر بات کر رہے ہوتے ہیں، یا میسج پڑھ رہے یا بھیج رہے ہوتے ہیں تو ان کو بیان کا فائدہ کیسے ہوگا؟ ہم اللہ کی محبت پانے کا نام تو لیتے ہیں کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ جیسا دردِ دل ہمیں مل جائے کہ سلطنتیں نظر سے گر جائیں، ہم سے سلطنت کیا یہ موبائل نہیں چھوٹتا۔

اسمارٹ فون کی وجہ سے فجر قضا: آج ایک دوست کا خط آیا کہ رات دیر تک موبائل پر دینی کتابیں پڑھتا ہوں اور فجر کی جماعت چھوٹ جاتی ہے، کبھی نماز قضا بھی ہو جاتی ہے، مجھے غصہ تو بہت آیا لیکن ضبط کیا۔ میں نے لکھا کہ مجھے اعتماد ہے کہ آپ موبائل پر گناہوں میں ملوث نہیں مگر اے میرے دوست! آپ جائز چیز میں رات کو ڈھائی ڈھائی تین تین بجے سو رہے ہو، پھر نماز کیسی پڑھو گے؟ بیوی کو کیا ٹائم دو گے؟ دین کا کیا کام کرو گے؟ ایسا آدمی اگر کہیں ملازم ہے تو ڈیوٹی کے اوقات میں اس کے دماغ کا کیا حال ہوگا؟ ڈیوٹی کے اوقات بھی امانت ہیں، کیا ایسا آدمی امانت میں خیانت نہیں کر رہا؟

جب ماں باپ یا شوہر اہلِ خانہ کو وقت نہ دیں: جس گھر میں موبائل اور نیٹ میں سب گھر والے مبتلا ہوں تو ساتھ رہتے ہوئے بھی ایک دوسرے سے لاتعلق رہتے ہیں، ایک دوسرے کی خدمت سے محروم رہتے ہیں۔ ہر ایک دوسرے کا چہرہ تکتا ہے کہ کب ہم سے بات کرے گا۔ جب اولاد کو، بیوی کو جائز محبت نہیں ملتی تو وہ غیروں سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ جب ماں باپ اولاد کو اور شوہر بیوی کو وقت نہ دے، دوستیوں اور موبائل میں سارا وقت برباد کرے تو ان کے دل پر چھری چل جاتی ہے۔ ایک بچے نے تو یہ خواہش کی کہ کاش میں ٹچ موبائل ہوتا، کم از کم والدین کی محبت تو مل جاتی۔ میرے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ آپ کتنے بھی مال دار ہو، کتنا بھی کاروبار کرتے ہو لیکن گھر والوں کو کچھ وقت دو، ورنہ وہ غیروں میں محبت تلاش کریں گے، خصوصاً بیٹیاں اور بیوی وغیرہ، ورنہ ان کے دل سے آہ نکلے گی، آخر وہ بھی

تو انسان ہیں۔ مواعظ حسنہ نمبر ۱۰۳ ''دارِ فانی میں بالطف زندگی'' میں میرے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے یہی دعا مانگی ہے کہ اے اللہ! دنیا کو ہماری رغبت کی انتہا نہ بنا کہ ہر وقت دنیا کی محبوبیت دل میں گھسی ہوئی ہو۔ ایک خادمِ دین کے پاس رات میں کوئی اصلاحی میسج آیا، جس میں کچھ گناہ سے بچنے کی بات تھی، جب وہ اس کا جواب دینے لگے تو ان کی اہلیہ نے کہا کہ رات کافی ہو چکی ہے، اب بھی آپ موبائل میں مصروف ہیں۔ شوہر نے اہلیہ کو سمجھایا کہ یہ میسج ایسا ہے اگر جواب نہ دوں گا تو اس شخص کا بڑے گناہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے۔ ان صاحب نے مجھے یہ بات بتائی تو میں نے بیان میں بھی کہا کہ دیکھو! موبائل پر جائز چیز میں مصروف تھے لیکن اہلیہ کو اس سے بھی اذیت ہوئی کہ اب یہ میرا وقت ہے۔ لہٰذا تمام لوگ اس بات کا خیال رکھیں، آپ سارا دن گھر سے باہر ہوتے ہیں، کسی کا کاروبار ہے، کسی کی نوکری ہے، لیکن جب گھر آئیں تو گھر والوں کو وقت دیں، ماں باپ بیوی بچے یہ چاہتے ہیں کہ ہم ان سے باتیں کریں، ان کا حال احوال پوچھیں۔

ہماری بے اعتدالیاں: خدا کے واسطے موبائل کی وجہ سے اہلِ خانہ کے حقوق متاثر نہ کریں، کچھ بھی گناہ نہیں کر رہے ہیں، دینی کتاب ہی پڑھ رہے ہیں لیکن امانت میں خیانت کر رہے ہیں۔ میرے دوست! کیا رات دو ڈھائی بجے دینی کتاب پڑھنے کا وقت ہے؟ ایک صاحب کے پاس موبائل میں پانچ ہزار دینی کتابیں ہیں۔ ارے اللہ کے بندے! کیا آپ نے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی کتابیں پوری پڑھ لیں؟ ان پانچ ہزار کتابوں میں سے اب تک کون سی کتاب پوری پڑھی ہے؟ بس کبھی ایک کتاب، کبھی دوسری، پھر تیسری، وقت دیکھا تو ڈھائی بج گئے۔ اگر شیخ نے آپ کو موبائل استعمال کرنے کی اجازت دی ہے تو اس کے استعمال میں اعتدال رکھیں ورنہ یہی چیزیں دین کے بہانے ہمیں تباہ کر دیں گی۔ یہ بھی یاد رکھنا کہ رات دیر تک موبائل لے کر اپنے نفس پر بھروسہ کرنے والا بچ نہیں سکتا۔ شیخ کو بھی وقتاً فوقتاً اطلاع کریں، چند ہی لوگ ہیں جو شیخ کو اپنے موبائل کے استعمال کے بارے میں اطلاع کرتے ہیں۔

ہماری نالائقیوں کا بیوی بچوں پر اثر: کئی خواتین نے بذریعہ خط اطلاع دی کہ ہمارے والد سب کو نکال کر کمرہ بند کر کے گندی فلمیں دیکھتے ہیں، لڑکیوں سے باتیں کرتے ہیں، ہم سے محبت نہیں کرتے، نہ ہمیں وقت دیتے ہیں، اب ہم کیا کریں؟ ایسی خواتین اور بچیوں کے سینکڑوں خطوط، ای میل کا نچوڑ چار باتیں پیش کرتا ہوں: ① ہمارا دل چاہتا ہے کہ ہم بھی گندی فلمیں دیکھیں ② ہم بھی نامحرم سے باتیں کریں ③ گھر سے بھاگ جائیں ④ یا خودکشی کرلیں۔ گھر کے بڑوں کو سوچنا چاہیے کہ ہم اپنی حرام خواہشات کو پورا کرنے کے لئے اپنے گھر والوں کو کیسے برباد کررہے ہیں، عبرت کا مقام ہے۔ ایسی بچیوں کی کوئی دینی تربیت تو ہوتی نہیں، کوئی روک ٹوک بھی نہیں، لہٰذا جہاں چاہیں جس کے ساتھ چاہیں نکل جائیں۔ مرد حضرات کہیں جائز کہیں ناجائز کاموں میں رات دن مصروف ہوتے ہیں تو بازار کی تمام خریداری اور معاملات بیوی، بیٹی اور بہن نباہ رہی ہوتی ہیں، دکان سے سودا، دودھ، ڈبل روٹی لانا، اسکول وین ڈرائیور سے بات چیت سب کام عورتیں کرتی ہیں، بدمعاش لوگ اس کا غلط فائدہ اُٹھاتے ہیں اور ان کو بے راہ روی کا شکار کرتے ہیں۔

ابتداء سے اولاد کی بربادی: انہی خرافات کی وجہ سے معصوم بچے بھی والدین پر بوجھ بن گئے ہیں، شروع سے ہی بے بی Sitter میں ڈال دیتے ہیں یا دو ڈھائی سال کی عمر میں کنڈرگارٹن میں ڈال دیتے ہیں جہاں وہ گھنٹوں پمپر میں پیشاب پائخانہ میں رہتے ہیں۔ معصوم بچوں کو اپنی محبت اور شفقت سے محروم کر کے غیروں کے حوالے کر دیتے ہیں، اس کی وجہ یا تو ماں کی ملازمت ہوتی ہے یا پوری رات خرافات میں گزار کر دن میں آرام کرنا ہوتا ہے اور بچہ سونے نہیں دیتا، اس لئے اس طریقے سے جان چھڑاتے ہیں۔

گھروں میں نیک منظر بدل گیا: ایک زمانہ تھا کہ فجر کے بعد والد، دادا، بھائی اور بیٹا سب مسجد میں تلاوت کرتے تھے، گھر میں دادی اماں مصلے پر بیٹھ کر تسبیح پڑھتی تھیں، اماں قرآن پڑھتی تھیں، بہن اور بیٹی بہشتی زیور پڑھتی تھیں لیکن موبائل اور نیٹ نے یہ منظر بدل دیا ہے، اب زیادہ تر لوگ موبائل، لیپ ٹاپ وغیرہ پر مصروف نظر آتے ہیں۔ گھر کے

بڑے جب گندی فلمیں دیکھیں تو بیوی بچوں پر کیا اثر پڑے گا۔ بعض لوگ بوڑھے ہو گئے لیکن موبائل کی خرافات میں مبتلا ہیں، ہر وقت دماغ گرم رہتا ہے، خاندان کی بچیوں کو ہوس ناک نظروں سے دیکھتے ہیں، ایسے شرمناک واقعات آئے روز سننے میں آتے ہیں کہ بیان بھی نہیں کئے جا سکتے۔

دھوکا نہ کھائیو کسی ریشِ سفید سے
ہے نفس نہاں ریشِ مسوّد لئے ہوئے

اولاد کی دینی تربیت نہ کرنے کا نتیجہ: ہر آدمی اپنی جمع پونجی کی نہ صرف حفاظت کرتا ہے بلکہ اس کو بڑھانے کی بھی کوشش کرتا ہے لیکن افسوس کہ سب سے قیمتی سرمایہ یعنی اولاد کی آج نہ کوئی فکر کرتا ہے کہ گناہوں سے ان کو بچائے، نہ ان کی صحیح تربیت کرتا ہے، خود بھی موبائل اور نیٹ کے گناہوں میں مبتلا ہیں اور بچوں کو بھی انہی چیزوں کے حوالے کر کے ان کا مستقبل داؤ پر لگا یا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب اولاد اس ماحول میں پرورش پاتی ہے تو پھر والدین کی خدمت اور اطاعت نہیں کرتی۔ موبائل، ٹی وی، گیم میں پڑ کر بڑوں کی خدمت اور دعاؤں سے محروم ہو گئی ہے۔ والدین تڑپتے رہتے ہیں لیکن کس کو گناہوں کی رنگینیوں سے فرصت ہے، پہلے یہ سب باتیں ہم مغربی ممالک کے بارے میں سنتے تھے کہ وہاں کسی کو کسی کی پرواہ نہیں ہے، اب ہمارے ملک میں بھی ایسی خبریں تسلسل سے آنے لگی ہیں۔ اب ہمارا یہ حال ہو گیا ہے کہ دور کی دوستیاں تو ایسی پکی ہیں کہ ان کے بغیر گزارا نہیں اور اپنوں سے ایسی دوری ہو گئی ہے کہ کچھ خبر نہیں۔

باب⑫: اسمارٹ فون... اکابرِ دین اور مدارسِ دینیہ کا اعلان

جامع صغیر کی روایت ہے کہ جمعہ کے دن تمہارے اعمال انبیاء کرام علیہم السلام اور آباء واجداد پر پیش کئے جاتے ہیں پس اللہ سے ڈرو اور اپنے مُردوں کو (اپنے بُرے اعمال سے) اذیت نہ دو۔ اس حدیث کی روشنی میں ہم سوچیں کہ ہمارا گناہوں سے بھرا اعمال نامہ جب ہمارے اکابر کے پاس عالمِ برزخ میں پہنچے گا تو ان کو کتنی اذیت ہوگی!

کم از کم ہم اپنے بزرگوں کو اذیت تو نہ دیں اور جو موجودہ اکابرِ دین ہیں، ان کی قدر کریں اور وہ جو اس اسمارٹ فون کے فتنے کے بارے میں کہہ رہے ہیں اس پر غور کریں:

﴿ارشادات حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم﴾

اسمارٹ فون اس دور کا عظیم فتنہ: ارشاد فرمایا کہ یہ (اسمارٹ فون) اس دور کا بہت عظیم فتنہ ہے جس کے اندر ہم لوگ مبتلا ہو گئے ہیں، اور شاید کوئی اللہ کا بندہ ہو گا جو اس قسم کا فون رکھے اور گناہ سے محفوظ رہے۔ کہیں نہ کہیں اس کی نگاہ ایسی جگہ پڑ جائے گی جو اس کے لئے جہنم کا ایندھن بننے کے لئے کافی ہو گی۔ سب سے زیادہ جس گناہ میں ابتلائے عام ہے، بڑے بڑے مبتلا ہیں، وہ ہے نظر کی حفاظت نہ کرنا، اور آج کل یہ فتنہ گھر گھر میں، بچے بچے کے ہاتھ میں ہے اور بڑے بڑے متقی و پرہیزگار کے ہاتھ میں ہے۔ بظاہر نیک نیتی کے ساتھ لئے ہوئے ہے کہ میں اس میں اچھی بات کہوں گا یا اچھی بات دیکھوں گا، لیکن مبتلا ہو جاتا ہے۔

اب دیندار بھی محفوظ نہیں رہے: ارشاد فرمایا کہ جب تک سینما تھے تو کم از کم داڑھی والے محفوظ تھے۔ سمجھ لو کہ یہ داڑھی بڑی قیمتی چیز ہے، یہ انسان کو بہت سے گناہوں سے بچاتی ہے، اگر کوئی داڑھی والا جا کر سینما میں لائن لگائے اور وہاں سے ٹکٹ خریدے تو وہ داڑھی کے ساتھ ایسا کر نہیں سکتا، اللہ تعالیٰ نے حفاظت کا ایک حصار بنا دیا، لیکن مصیبت اب آ گئی ہے موبائل فون کی، جس کو اسمارٹ فون کہا جاتا ہے، جس میں دنیا بھر کا کوڑا کرکٹ جمع ہے۔ اور اب کسی فحاشی و عریانی کے متلاشی کو سینما جانے کی ضرورت نہیں ہے، اس کی جیب میں سینما پڑا ہوا ہے۔ اگر سینما جاتا تو داڑھی کے ساتھ نہیں جا سکتا تھا لیکن اگر یہ فون موجود ہے اور اس میں دنیا بھر کی خرافات موجود ہیں، تو تنہائی میں اپنے کمرے کے اندر بیٹھے ہوئے اس کو کسی کا خوف نہیں، کسی کی شرم نہیں، اس وقت یہ گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے، جب تک اللہ جل جلالہٗ کا خوف اس کے دل میں نہ ہو، اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی کا احساس اس کے دل میں نہ ہو، حفاظت ممکن نہیں۔

اسمارٹ فون ہر وقت کا خطرہ: ارشاد فرمایا کہ اس (اسمارٹ فون) نے بے حیائی اور

آنکھ کے غلط استعمال کا دروازہ چوپٹ کھول دیا ہے۔ اچھا خاصا نمازی ہے، پرہیز گار ہے، صفِ اول میں نماز پڑھنے والا ہے لیکن تنہائی میں بیٹھا ہے اور اپنی آنکھوں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں استعمال کررہا ہے۔ کتنی بڑی غداری ہے، کتنی بڑی خیانت، کتنی بڑی نافرمانی ہے۔ اس لئے یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر بھروسہ ہے تو بعض اوقات اس سے اچھے کام بھی لئے جاسکتے ہیں لیکن پاؤں پھسلنے کا ہر وقت خطرہ ہے، نگاہ کے پھسلنے کا ہر وقت خطرہ ہے۔ لہٰذا بھائی! کتنے دن کی زندگی ہے؟ پتا نہیں، کسی کو پتا ہے کہ کب اس کو موت آجائے گی؟ تو اپنے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اس نعمت کو کیوں داؤ پر لگاؤ کہ اگر اس کا غلط استعمال ہوگیا تو اللہ تعالیٰ کے یہاں پکڑ ہوجائے گی۔ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ جیسا انسان جس کے تقویٰ اور طہارت کی قسم دنیا کھاتی ہے، جب وہ یہ کہتے ہیں کہ میں اگر آخرت میں برابر سرابر چھوٹ جاؤں تو بھی غنیمت ہے تو ہُما شُما (ہم لوگ) جو ان فتنوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں، ان کے دل میں خیال نہیں آتا، ان کے دل میں یہ خوف نہیں ہوتا کہ یہ جو ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا غلط استعمال کررہے ہیں، ایک دن اس کا حساب دینا ہوگا، ایک دن اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری ہوگی اور ایک ایک نگاہ جو جس چیز پر ڈالی ہے اس کا حساب دینا ہوگا۔

اہلِ علم کو خاص نصیحت: ارشاد فرمایا کہ آنکھوں کی حفاظت اور گناہوں سے بچنے کے لئے سلامتی اسی میں ہے کہ موبائل کا استعمال کم سے کم اور بقدرِ ضرورت کی حد میں ہو۔ یہ معروضات تو عوام الناس کے لئے ہیں کہ انہیں بھی اس کے نقصانات کے پیشِ نظر بہت احتیاط کرنی چاہیے، لیکن جہاں تک اہلِ علم کا تعلق ہے تو ان کا درجہ بہت زیادہ ہے، ان کے مقام کا تقاضا ہے کہ وہ جواز کے فتویٰ پر عمل کے بجائے تقویٰ پر عمل کریں۔

نقصان سے بچنا مقدم ہے نفع اُٹھانے پر: ارشاد فرمایا کہ دیکھو! شریعت کا قاعدہ ہے ’’دفع مضرت مقدم ہے جلبِ منفعت پر‘‘ یعنی نقصان سے بچنا مقدم ہے نفع اُٹھانے پر، اس کو یوں سمجھئے کہ ایک چیز ہے جس سے آپ کو یہ بھی امید ہے کہ شاید کوئی نفع پہنچ جائے اور یہ بھی خطرہ ہے کہ نقصان پہنچ جائے، تو نقصان سے بچنا تو واجب ہے اور موہوم فائدہ

اتنا مقدم نہیں ہے۔ تو اگر اپنے آپ کو گناہوں کے خطرے میں ڈالنے والی بات ہے تو پھر دفع مضرت مقدم ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ اس کو چھوڑ دو، اور سادہ موبائل پر اکتفا کرو جس کے اندر یہ الا بلا موجود نہ ہو۔ (ماخوذ از بیانات: جون، اگست، دسمبر ۲۰۱۸ء)

افتتاحِ درسِ بخاری کے موقع پر طلباء کرام سے خطاب: ارشاد فرمایا کہ اس دور کا بہت بڑا فتنہ موبائل ہے، اس لئے ہم نے یہ پابندی لگائی ہے کہ درسگاہوں میں کوئی موبائل لے کر نہیں جائے گا اور درسگاہوں کے علاوہ بھی اگر طالب علم اپنے پاس موبائل رکھتا ہے تو صرف سادہ، بغیر کیمرے والا اور بغیر میموری کارڈ والا رکھے، یہ انتہائی ضروری اقدام ہے اور ہم نے اس پر سختی کی ہے اور مزید سختی کرنی ہے۔ آپ حضرات کے علم میں ہوگا کہ گزشتہ سال بعض طلبہ کو اسی بناء پر ہم نے مدرسہ سے خارج کر دیا کہ انہوں نے ان ضوابط کی خلاف ورزی کی تھی، بعض طلبہ ان میں وہ تھے جو دورۂ حدیث میں آنے والے تھے۔ لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ دورۂ حدیث میں آنا بذاتِ خود مقصود نہیں، اگر ایک طالب علم ناجائز کام کر رہا ہے، مثلاً بدنظری میں مبتلا ہے، اور وہ دورۂ حدیث میں آجائے تو اس کے دورۂ حدیث میں آنے سے کوئی فائدہ نہیں، لہٰذا ہم نے یہ پابندی (موبائل کی) لگائی ہے اور آپ حضرات کو بہت اہتمام کے ساتھ اس کی پابندی کرنی ہوگی۔ (البلاغ، ذی الحجہ ۱۴۴۲ھ)

حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ کا قابلِ تقلید عمل: (۱) ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ (ملتان) کے ناظم حضرت مولانا قاری اسحٰق ملتانی صاحب مدظلہ ماہنامہ محاسنِ اسلام میں لکھتے ہیں: ۶/ مارچ ۲۰۲۱ء بروز ہفتہ شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، ملتان کی عظیم کتاب ''مقالات حکیم الامت'' کی افتتاحیہ دعائیہ تقریب کے لئے ادارہ میں تشریف لائے تو ایک صاحب موبائل کے ذریعہ ویڈیو بنانے لگے، حضرت نے سخت ناراضگی کا اظہار کیا کہ یہ کیا فضول حرکت ہے کہ جہاں جائیں لوگ ویڈیو بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ (۲) حضرت شیخ الاسلام مدظلہ نے ایک مرتبہ ختم بخاری شریف کے موقع پر ابتداء میں ہی کیمرے یہ کہہ کر بند کروا دیئے کہ یہ اس مبارک

مجلس کے شایانِ شان نہیں۔ (۳) شیخ الاسلام مدظلہم کے موبائل اور تصویری فتنہ کے متعلق مختلف بیانات کے آڈیو کلپ موجود ہیں، جن میں موبائل کو گناہوں کا مجموعہ قرار دیا گیا ہے۔

حضرت مولانا قاری اسحٰق ملتانی صاحب دامت برکاتہم نے اسی مذکورہ ماہنامہ (محاسنِ اسلام) میں احقر (فیروز میمن) کے بارے میں اپنے حسنِ ظن کا اظہار کیا ہے، اللہ تعالیٰ ان کے نیک گمان سے بڑھ کر بنا دے، لکھتے ہیں: ''کچھ عرصہ قبل شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفۂ اجل حضرت فیروز عبداللہ میمن صاحب مدظلہم ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، ملتان تشریف لائے تو وہ موبائل کی تصاویر اور ویڈیوز کے فتنہ کے خلاف پورے شد و مد سے محتاط نظر آئے۔ حضرت کے خدام نے کمالِ احتیاط کی کہ کوئی بھی شخص حضرت کی تصویر یا ویڈیو نہ بنا سکے۔ ایک صاحب نے تصویر لی تو ان کے موبائل سے ختم کرادی۔ حضرت کے مشاہدہ میں اسمارٹ فون کے اس قدر نقصانات آچکے ہیں کہ فرماتے تھے کہ گویا میرا سینہ جل رہا ہے اور میں آپ کو اس کے نقصانات بتا نہیں سکتا۔''

وفاق المدارس العربیہ کی طرف سے اعلان

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہ (مدیر جامعہ خیر المدارس ملتان) نے اپنے بیان میں فرمایا کہ گزشتہ دنوں (مارچ ۲۰۲۱ء) وفاق المدارس کی میٹنگ تھی، جس میں شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ بھی موجود تھے۔ اس اجلاس میں مروجہ موبائل کی تصاویر اور ویڈیوز زیرِ بحث آئیں تو سب حضرات نے اتفاق فرمایا کہ مروجہ ویڈیوز کے متعلق اگرچہ علماء کے مابین اختلاف ہے لیکن ان سے بچنا لازم ہے، خصوصاً اہلِ علم کو کہ وہ اپنے پروگرام کی ویڈیو نہ بنایا کریں۔ اس کے بعد حضرت مولانا قاری حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا: ''آج کے بعد جامعہ خیر المدارس میں کسی قسم کی ویڈیو نہیں بنے گی اور میں تمام اساتذہ وطلبہ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس کو ہر حال میں چھوڑ دیں۔ آج تک جو ہو چکا اس پر استغفار کرتا ہوں، آپ سب بھی کریں۔

خیر المدارس کا جو فرزند (فاضل) ویڈیو بنائے گا اس کا خیر المدارس سے اور ہم سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہوگا، ہم اس سے بَری ہوں گے۔ یہ ممنوع لغیرہ ہونے کی وجہ سے لازم الترک ہے (یعنی اگر جائز بھی ہو تو بھی اس کے نقصانات اس کے فوائد سے کہیں زیادہ ہیں، اس لئے اس کا چھوڑنا لازم ہے۔)'' (ماہنامہ محاسن اسلام جون ۲۰۲۱ء)

ضروری اعلان جامعۃ العلوم الاسلامیۃ، بنوری ٹاؤن، کراچی

(اعلان دفتر تعلیمات: ۵/ جمادی الثانی ۱۴۴۲ھ)

(**نوٹ**: تمام مدارس اوّلاً طلبہ کو موبائل رکھنے کی اجازت نہ دیں، اگر مجبوری ہو تو ان شرائط کے ساتھ اجازت دیں)

جامعہ اور شاخہائے جامعہ کے تمام طلبہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جامعہ کی حدود میں موبائل فون رکھنے یا استعمال کرنے کا ضابطہ درج ذیل ہے:

① اسمارٹ فون کا استعمال قطعاً ممنوع ہے، اگر کسی بھی طالب علم کے پاس کسی بھی وقت، تعلیمی یا غیر تعلیمی اوقات میں اسمارٹ فون پایا گیا تو اس طالب علم کا فوری اخراج کر دیا جائے گا۔

② طالب علم کے لئے سوشل میڈیا (واٹس ایپ، فیس بک، ٹویٹر، انسٹا گرام، یوٹیوب، ٹک ٹاک، وغیرہ) پر کسی بھی قسم کی سرگرمی یا اکاؤنٹ یا گروپ بنانا قابلِ اخراج جرم ہے۔

③ سادہ موبائل کا استعمال بھی تعلیمی اوقات اور مغرب تا رات ۱۰:۳۰ کے دوران منع ہے۔

④ البتہ سادہ موبائل (بغیر میموری کارڈ) روزانہ صرف عصر تا مغرب اور جمعرات کی عصر سے جمعہ کی مغرب تک استعمال کرنے کی گنجائش ہے۔ ⑤ رہائشی طلبہ، سادہ موبائل بھی دار الاقامہ میں رکھیں، درس گاہ میں موبائل لانا قطعاً ممنوع ہے۔ ⑥ غیر رہائشی طلبہ جامعہ پہنچ کر سادہ موبائل دفتر میں جمع کرائیں اور چھٹی کے وقت وصول کریں۔ ⑦ جن طلبہ کو عصر تا مغرب کے علاوہ گھر سے رابطہ کی ضرورت ہو، وہ طلبہ اپنے ناظم دار الاقامہ یا درس گاہ کے نگران استاد کا نمبر دے سکتے ہیں۔ ⑧ طلبہ کے موبائل کسی بھی وقت چیک کئے جا سکتے ہیں، ان میں کسی قسم کی نامناسب چیز ہوئی تو سخت تادیبی کارروائی کی جائے گی۔

﴿ضروری اعلان جامعہ دارالعلوم، کراچی﴾

(عمیدالدراسات سنہ ۱۴۴۲ھ)

حسبِ ہدایت حضرت نائب صدر صاحب (شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم العالی) تمام طلبہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ:

① طلبہ کے لئے تصویری موبائل فون کا استعمال بالکلیۃ ممنوع ہے، نہ درسگاہ میں اس کی اجازت ہے اور نہ ہی دارالاقامہ میں، البتہ سادہ موبائل بغیر میموری کارڈ کے غیر تعلیمی اوقات میں بوقتِ ضرورت استعمال کرنے کی اجازت ہے، لیکن درسگاہوں میں سادہ موبائل لانا بھی ممنوع ہے۔ ② جن کے پاس تصویری موبائل ہوں وہ انہیں گھر بھیج دیں یا دارالاقامہ میں جمع کرادیں۔ ③ رات کے اوقات میں راستوں پر، یا مغربی اور شمالی چمن میں یا میدانوں کی طرف موبائل لے کر تنہا پھرنا بھی ممنوع ہے۔ ④ جامعہ دارالعلوم کے طلبہ کو دورانِ تعلیم کسی بھی قسم کا آفیشل پیج یا سوشل میڈیا اکاؤنٹ بنانے کی ممانعت ہے۔ ⑤ تمام طلبہ ان ہدایات پر سختی سے عمل کریں، تصویری موبائل پائے جانے کی صورت میں سخت تادیبی کارروائی کی جائے گی، جو کہ تعلیمی سال کے اختتام تک یہ موبائل ضبط کرنے یا فوری اخراج کی صورت میں بھی ہوسکتی ہے۔ ⑥ موبائل فون پر کسی بھی قسم کی سیاسی پیغام رسانی (میسجنگ) اور تبصرے کرنا ممنوع ہے، خلاف ورزی کی صورت میں اخراج کردیا جائے گا۔

☆☆☆ حصہ اول ختم ہوا ☆☆☆

ایک دلی گزارش

از احقر فیروز میمن

پوری دنیا کے اکابر علماء کرام، مفتیانِ کرام، مدارسِ دینیہ موبائل فون کی خرافات کے بارے میں تنبیہ فرما رہے ہیں، ہمارے مفتی انوار صاحب سلمہٗ نے موبائل کے نقصانات سے بچنے کے لئے معالجات کے عنوان سے مضامین کو یکجا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ سب سے پہلے میں محتاج ہوں، اللہ میرے حال پر رحم فرمائے، ہم سب پر اور عالمِ اسلام پر رحم فرمائے، میری اور ہر مومن کی حفاظت فرمائے، ہم سب کو اللہ والا بنائے، جذب فرما کر اولیاء صدیقین کی آخری سرحد تک پہنچائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

عرضِ جامع از مفتی انوار الحق

علماء کرام، مفتی صاحبان اور بزرگانِ دین صرف نقصانات اور امراض نہیں بتاتے بلکہ اس کے ساتھ اس سے بچنے کے طریقے، علاج اور متبادل بھی بتاتے ہیں، موبائل فون کے نقصانات کے مندرجہ ذیل معالجات اور حفاظتی تدابیر میرے پیارے شیخ و مرشد محبی و محبوبی شیخ العلماء عارف باللہ حضرت اقدس شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم نے اپنے بیانات میں ارشاد فرمائے تھے، جنہیں احقر نے یکجا کیا ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ (انوار الحق)

دورِ حاضر کا عظیم فتنہ

اسمارٹ فون

حصہ دوم / معالجات

گناہوں اور آلاتِ معصیت سے دوری، ایک مؤثر تدبیر

ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے تو اسبابِ گناہ اور آلاتِ گناہ سے دوری بہت ضروری ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا سکھائی: ''**اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ**'' اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری فرما جتنی مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔ افسوس! ہم آج گناہ، آلاتِ گناہ اور مجالسِ گناہ سے بجائے دوری کے قربت اختیار کرتے ہیں، جس کی بناء پر آسانی سے گناہوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اس بات کی کوشش کریں کہ جب تک شدید ضرورت نہ ہو، اسمارٹ فون، کمپیوٹر، نیٹ وغیرہ نہ خریدیں کیونکہ ان چیزوں کے ہوتے ہوئے اپنے آپ کو گناہ سے بچانا بہت مشکل ہے۔ خریدنے سے پہلے اپنے شیخ کو صحیح حالات بتا کر مشورہ کریں، جو وہ تجویز کریں اس پر عمل کریں۔

موبائل فون کی ضرورت اور اس کا معیار

ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی کہتا ہے کہ بڑا موبائل خریدنا میری ضرورت ہے تو پہلے ضرورت کا مطلب سمجھیں۔ ضرورت ایسی چیز کو کہتے ہیں کہ جس کے نہ ہونے سے ضرر ہو یعنی دینی یا دنیاوی نقصان ہو۔ اگر واقعی شدید ضرورت ہے تو پھر اس بات کو ذہن نشین کرلیں جو میرے شیخ و مرشد حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''دنیا سانپ ہے، اس کو پکڑنے کے لئے پہلے منتر سیکھ لو، جس کو دنیا کمانا ہو پہلے تقویٰ کا منتر حاصل کرلو، پھر دنیا آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔ جو شخص دولت کو اللہ کی نافرمانی میں خرچ نہیں کرتا اور

متقی ہے، اس کے لئے دنیا کچھ مضر نہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بادشاہت بھی کی لیکن ان کی بادشاہت ان کو اللہ سے غافل نہ کر سکی، دنیا کے سانپ کا نشہ ان پر نہ چڑھ سکا کیونکہ ان کے پاس اس کا منتر تھا، وہ منتر کیا تھا؟ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَ الْاَبْصَارُ (سورۃ النور: آیۃ ۳۷) ترجمہ: وہ اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں دل اور نگاہیں اُلٹ پلٹ کر رہ جائیں گی۔ (آسان ترجمۂ قرآن) صحابہ رضی اللہ عنہم روزِ قیامت کی پیشی سے ڈرتے تھے۔”

بضرورت موبائل اور انٹرنیٹ استعمال کرنے کا لائحہ عمل

① اگر نفس و شیطان کے چکر سے بچنا چاہتے ہیں تو موبائل، کمپیوٹر، انٹرنیٹ تنہائی میں ہرگز استعمال نہ کریں، گھر والوں کے سامنے استعمال کریں اور اسکرین اس طرح رکھیں کہ جس پر دوسروں کی نظر پڑ سکے۔ ② اب ایسی ایپ آ گئی ہیں جن کے ذریعہ موبائل میں صرف مخصوص آپشن ہی چل سکتے ہیں، اسے کمپیوٹر جاننے والے دیندار شخص سے سمجھ لیں۔ اپنے لئے یا بچوں کے لئے ان کے استعمال والے آپشنز کے علاوہ باقی سب پر کسی اور سے پاس ورڈ لگوا لیں جو صرف وہی کھول سکتا ہو، خود نہ لگائیں۔ ③ بذریعہ کمپیوٹر انٹرنیٹ پر مجبوراً سرچ کرنا ہو تو Chrome Web Store پر Wizmage Image Hider جیسے سوفٹ وئیر انسٹال کر لیں، اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ تصویر چُھپ جائے گی، اگر یہ نہ ہوسکتا ہو تو اسکرین سائز کو بالکل چھوٹا کریں تا کہ تصاویر واضح نہ ہوں، اس طرح بچنا آسان ہو جاتا ہے۔ یہ تو کمپیوٹر کے لئے ہدایت تھی لیکن موبائل کے ذریعہ تصاویر کو روکنا زیادہ مشکل ہے، اس لئے بہتر ہے کہ موبائل کا انٹرنیٹ بند رکھیں اور صرف ضرورت کے وقت کھولیں اور ضرورت پورا ہونے پر فوراً بند کر دیں، اور جہاں تک ممکن ہو اس پر سرچنگ نہ کریں، سرچنگ کے لئے کمپیوٹر کو اوپر والی شرائط کے مطابق استعمال کریں، غیر ضروری ایپ قطعاً استعمال نہ کریں ورنہ اس میں طرح طرح کے اشتہارات آتے ہیں، جس سے گناہوں میں مبتلا ہونے کا قوی اندیشہ ہوتا ہے۔ ④ ان احتیاطوں کے ساتھ ہر ۱۵ ر دن میں اپنے شیخ کو اطلاع کریں کہ غلط استعمال تو نہیں ہوا۔ اگر غلطی ہوئی ہو تو ضرور بتائیں، پھر شیخ جو ہدایت دے

اس پر بھی اطلاع کریں کہ کتنا عمل کیا؟ کیا فائدہ ہوا؟ فائدہ ہوا یا نہیں ہوا؟ اپنے شیخ اور بڑوں سے کوئی بات نہ چھپائیں، کیونکہ بیماری کا علاج شروع میں آسان ہوتا ہے لیکن بیماری جب جڑ پکڑ لے تو پھر کینسر بن کر جان لیوا ہوجاتی ہے۔ ⑤ عام طور پر مشائخ گناہ نہ چھوٹنے پر ایک علاج یہ بھی بتاتے ہیں کہ اتنے نوافل پڑھو یا اتنا صدقہ دو کہ نفس پر گراں گزرے۔ اگر اس سے مرض کنٹرول نہ ہو تو مسلسل روزے رکھواتے ہیں جس سے نفس کا زور ٹوٹے لیکن ان باتوں پر از خود عمل کرنے سے پورا فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ اس میں اپنی رائے اور نفس شامل ہوتا ہے۔ اس لئے شیخِ کامل کے سامنے اپنے حالات پیش کرنا ضروری ہے، وہ جو تجویز کرے اس میں برکت ہوتی ہے، لیکن بعض لوگ عمل نہیں کرتے، اطلاع بھی نہیں کرتے، ہمت چوری کرتے ہیں اور پھر بہانہ کرتے ہیں کہ نظر بچانا، گناہوں سے بچنا مشکل ہے، ناممکن ہے۔ ان بہانوں سے تعلق مع اللہ نہیں ملتا اور کامل فائدہ نہیں ہوتا، مریض اگر دوا ہی نہ کھائے، پرہیز ہی نہ کرے تو صحت کیسے ہو؟ لیکن اللہ کے راستے میں مایوسی نہیں ہے، اگر گناہوں کا آخری اسٹیج بھی ہو تب بھی چار شرطوں سے توبہ کرنے سے سب معاف ہوجاتا ہے:

پہلی شرط یہ ہے کہ گناہ سے الگ ہوجائیں۔ مثلاً اگر گندی فلموں میں یا نامحرم سے فون پر بات کرنے میں مبتلا ہے تو ان آلات کو ختم کریں، اپنا نمبر اور ای میل بدل دیں۔

دوسری شرط اپنے گناہ پر ندامت ہو، دل کی یہ کیفیت ہو جو مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کاش مجھے میری ماں نہ جنتی یا اگر پیدا ہو بھی گیا تو کوئی شیر مجھے چیر پھاڑ کر برابر کر دیتا، آج کے حساب سے کوئی بلڈوزر مجھ پر چڑھ جاتا تاکہ ایسے پیارے رب کو گناہ کرکے، گندی فلمیں اور تصویریں دیکھ کر ناراض نہ کرتا۔

تیسری شرط پکا ارادہ کریں کہ آئندہ گناہ نہیں کروں گا۔ شیطان مایوس کرے گا کہ تُو پھر گناہ کرے گا، شیطان کو جواب نہ دیں بلکہ دل میں کہیں کہ میں معصوم نہیں، اگر گناہ ہوگیا تو دوبارہ توبہ کرلوں گا۔

جب دل ہی لگا بیٹھے ہر ناز اُٹھانا ہے
سو بار اگر روٹھیں سو بار منانا ہے

چوتھی شرط یہ ہے کہ جس کا حق مارا ہو، اس کا حق ادا کریں یا اس سے معاف کروالیں، بدنظری اللہ تعالیٰ کا حق ہے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں۔

ان شرطوں کے ساتھ اگر ریت کے ذرات جتنے بھی گناہ ہوں تو سب معاف ہوجاتے ہیں اور صرف معاف نہیں ہوتے بلکہ اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو اپنا محبوب اور دوست بنالیتے ہیں، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝﴾

(سورۃ الزمر: آیۃ ۵۳)

ترجمہ: کہہ دو کہ اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کر رکھی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ یقین جانو اللہ سارے کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے، یقیناً وہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔ (آسان ترجمۂ قرآن)

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے معافی اور توبہ کے مضمون پر عجیب جملہ فرمایا کہ ارے بھئی! کیوں گھبراتے ہو، ان کی معافی کا سمندر لامحدود ہے اور جس بندے کو معاف کرنا ہے وہ محدود ہے، چاہے قیامت تک کتنے بھی آجائیں، سب معاف! پھر دوستو! کیوں ہم معافی نہیں مانگتے۔ اس لئے کسی گناہ میں ابتلاء ہو تو فوراً شیخ کو بتائے تاکہ مرض آگے نہ بڑھے۔ پہلے خط لکھیں اگر ممکن نہ ہو تو ای میل کریں یا فون کرلیں، شیخ جو علاج بتائے ان تجاویز پر جان لڑا کر عمل کریں۔

بدنظری کرنے والوں کے ایک بہانے کا جواب

﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ﴾

(سورۃ البقرۃ: آیۃ ۲۸۶)

ترجمہ: اللہ کسی بھی شخص کو اس کی وسعت سے زیادہ ذمہ داری نہیں سونپتا۔

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾

(سورۃ التغابن: آیۃ ۱۶)

ترجمہ: جہاں تک تم سے ہوسکے اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں یہ واضح فرمادیا ہے کہ کسی انسان کو اس کی طاقت سے زیادہ کا مکلف نہیں بنایا گیا، اور انسان کو جو تقویٰ کا حکم دیا گیا ہے، وہ اس کی استطاعت کے مطابق ہے۔ آج کل بعض لوگ کہتے ہیں کہ گندی فلموں اور بدنظری سے اپنے آپ کو بچانا ناممکن ہے۔ ناممکن کہنا درست نہیں، مشکل تو ہے لیکن ناممکن نہیں۔ اگر ناممکن ہوتا تو اللہ تعالیٰ نظر کی حفاظت کا حکم ہی نہ فرماتے۔ آسان مثال سے سمجھ لیجیے کہ کوئی کہے کہ میں بدنظری کا شدید مریض ہوں، میں تو نظر بچا ہی نہیں سکتا، اسی وقت کوئی غنڈہ بدمعاش پستول لے کر آجائے اور اس کی کنپٹی پر رکھ کر کہے کہ تمہارے دائیں طرف حسین لڑکا اور لڑکی ہے اور بائیں طرف گندی فلمیں، نیٹ، کیبل کی بدمعاشیاں ہیں اور تم نظر باز نمبرون ہو لیکن اگر اس طرف دیکھو گے تو گولی ماردوں گا۔ اب وہی آدمی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر کہے گا کہ ٹریگر سے انگلی ہٹاؤ، میں ہرگز نہیں دیکھوں گا۔

سوال یہ ہے کہ اس میں یہ ہمت کہاں سے آگئی؟ معلوم ہوا کہ ہمت پہلے بھی تھی لیکن استعمال نہیں کر رہا تھا، اب جان کے لالے پڑے تو استعمال کی کیونکہ جان پیاری ہے۔ اسی طرح جس دن اللہ تعالیٰ اور ایمان جان سے زیادہ پیارے ہوجائیں گے تو ایک نظر بھی خراب نہیں ہوگی۔ اس لئے جان لڑا کر ہمت استعمال کریں، میرے شیخ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر گناہ چھوڑنے کے لئے علاج بجز ہمت کے اور کچھ نہیں ہے۔ دل میں ٹھان لے کہ جان دے دوں گا مگر لاکھ تقاضا ہو گناہ نہیں کروں گا۔ جیسے کسی کو آٹھ آدمی قتل کرنے آجائیں تو اس کو معلوم ہے کہ جان چلی جائے گی، مگر مفت میں جان نہیں دے گا بلکہ مقابلہ کرے گا، وہاں سے بھاگنے کی کوشش کرے گا۔ تو جس ہمت سے آپ بدمعاش کا مقابلہ کریں گے اسی ہمت سے اس تقاضے کا مقابلہ کریں تب بچ سکیں گے۔ جان سے زیادہ ایمان بچانا ضروری ہے۔ جب گناہ کا تقاضا شدید ہو، اس کو کچل دیں، وہی تقاضا سب کا سب نور بن جائے گا۔

محبت وعظمتِ خدا اور فکرِ آخرت

ارشاد فرمایا کہ جس کی محبت اور عظمت دل میں ہوتی ہے، اس کی نافرمانی نہیں کرسکتا۔ محبت وعظمتِ خدا اور فکرِ آخرت وہ چیز ہے جو بندے کو نافرمانی سے روکتی ہے، میرے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا شعر ہے ؎

سامنے ایسا خوفِ قیامت رہے
سب گناہوں سے میری حفاظت رہے

اکثر گناہ چھپ کر کئے جاتے ہیں کہ کوئی دیکھ نہ لے حالانکہ اللہ تعالیٰ تو ہم کو ہر وقت دیکھ رہے ہیں، اس پر بھی حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کا کیا زبردست شعر ہے ؎

جو کرتا ہے تُو چھپ کے اہلِ جہاں سے
کوئی دیکھتا ہے تجھے آسماں سے

پوری دنیا سے شرم کی لیکن اپنے پالنے والے سے حیا نہیں کی۔ ایسے مواقع پر ان آیات کا دھیان رکھیں: ① اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی ترجمہ: کیا اسے معلوم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے؟ ② وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ترجمہ: اور تم جہاں کہیں ہو، وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو کام بھی تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھتا ہے۔ ③ اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤی اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ترجمہ: آج کے دن ہم ان کے منہ پر مہر لگادیں گے، اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے، اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے کہ وہ کیا کمائی کیا کرتے تھے۔ یعنی یہ اعضاء جن کو ہم حرام مزہ دینے کے لئے گناہ کررہے ہیں، جنہیں اپنا دوست سمجھ رہے ہیں، قیامت کے دن ہمارے خلاف گواہی دیں گے، گویا اللہ کی سی آئی ڈی ہمارے ساتھ ہے۔ آہ! آج ہم سیکورٹی کیمروں سے تو ڈرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے؟ آج ہم کورونا سے جتنا ڈرتے ہیں اس کا ایک فیصد خوف بھی اللہ تعالیٰ کا آجائے تو ہم ان خرافات سے بچ جائیں گے۔

اگر گناہوں اور گندی فلموں سے جان نہ چھوٹتی ہو تو شیخ سے پوچھ کر موت، قبر، آخرت اور جہنم کا مراقبہ کریں۔ حدیثِ پاک میں ہے اَکْثِرُوْا ذِکْرَ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ (مشکوٰۃ: (قدیمی)؛ ص ۱۴۰) موت کو کثرت سے یاد کرتے رہو کیونکہ موت کی یاد تمام لذتوں کو توڑ دینے والی ہے۔ کمزور اعصاب والے اس مراقبہ کو نہ کریں بلکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور رحمتوں کو سوچیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرتِ طیبہ، طائف کا واقعہ، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے واقعات، مجاہدات یاد کریں، اس سے بھی دل نرم ہوتا ہے۔

ایک تابعی کو ایک عورت نے گناہ کی دعوت دی تو انہوں نے اس سے کچھ سوالات کیئے، جس کے بعد وہ عورت توبہ کر کے ولیہ ہوگئی، ہر گناہ سے پہلے ان سوالات کا جواب دل میں سوچ لیں:

① موت کا فرشتہ روح قبض کرنے آجائے تو اس وقت ہمیں یہ گناہ اچھا لگے گا؟ ② لوگوں کو ان کے اعمال نامے دیئے جا رہے ہوں اور تجھے اپنے اعمال نامے کے متعلق معلوم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ میں ملے گا یا بائیں ہاتھ میں، اس وقت ہمیں یہ گناہ اچھا لگے گا؟ ③ پلِ صراط کو عبور کرتے ہوئے ہمیں اس گناہ کی خواہش ہوگی؟ ④ اللہ کے سامنے اپنے اعمال کے سوال و جواب کے لئے جس وقت ہم کھڑے ہوں، اس وقت اس گناہ میں ہمیں رغبت ہوگی؟

ترکِ گناہ کا لذیذ طریقہ: صحبتِ اہل اللہ

ارشاد فرمایا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم گھر میں فارغ رہتے ہیں تو وقت گزاری کے لئے ٹی وی، موبائل اور نیٹ چلاتے ہیں تو تجربہ یہ ہے کہ جب بندہ فارغ ہوتا ہے تو گناہوں میں مبتلا ہوجاتا ہے لہٰذا خود کو مصروف رکھیں۔ سب سے اچھی مصروفیت اہل اللہ، نیک بندوں کی خدمت میں آنا جانا اور ان کی صحبت میں بیٹھنا ہے۔ اس سے دین پر چلنا نہ صرف آسان ہوجاتا ہے، بلکہ لذیذ ہوجاتا ہے کیونکہ جیسے دوست ہوتے ہیں، جیسی صحبت ہوتی ہے ویسا ہی انسان بن جاتا ہے۔ نیک صحبت کی مثال ایسی ہے جیسے عطر کی دکان، آپ عطر کی دکان پر گئے، اگر وہ سخی ہے تو کچھ عطر روئی میں لگا کے مفت میں دے دے گا،

اور اگر آپ کی جیب میں روپے ہیں تو آپ خرید لیں گے، اور اگر کچھ نہ ہوا تو خوشبو تو مل ہی جائے گی۔ اور بُری صحبت کی مثال ایسی ہے جیسے لوہار، ویلڈنگ کی دکان، جہاں یا تو آپ کا کپڑا جل جائے گا یا اس کی کوئی چنگاری لگ جائے گی، اور اگر کچھ نہ ملا تو دھواں تو ملے گا ہی۔

حدیث شریف میں ہے:

((اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُ کُمْ مَّنْ یُّخَالِلُ))

(مشکوۃ المصابیح: (قدیمی)؛ باب الحب فی اللہ ومن اللہ؛ ص ۴۲۷)

ہر شخص اپنے گہرے دوست کے دین پر ہو جاتا ہے، پس دیکھ تیرا دوست کون ہے؟ یعنی اگر آپ کا دوست فلموں اور گندی حرکتوں میں مبتلا ہے تو آپ بھی خود بخود ان گناہوں میں مبتلا ہو جائیں گے۔ اس لئے بُرے دوستوں سے مشرق مغرب کی دوری رکھیں اور ان جگہوں پر بھی نہ جائیں جہاں یہ گناہ ہوں کیونکہ ایسی جگہ جانا صحیح نہیں۔ نیک مجالس کا اہتمام رکھیں کیونکہ اللہ والوں کی صحبت گناہوں کو چھوڑنے میں اکسیر ہے خصوصاً اپنے شیخ کی صحبت، اگر وہ میسر نہ ہو تو اپنے شیخ سے پوچھ کر دوسرے نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھیں کیونکہ اہل اللہ سے اللہ کی محبت حاصل ہوتی ہے، اور جس سے محبت ہو اس کی نافرمانی نہیں کی جاتی۔

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس گاڑی میں پٹرول نہ ہو تو کب تک اس کو دھکا دیتے رہو گے، انجن میں پٹرول ڈال دو، پھر دیکھو کیسا بھاگتی ہے کہ دھکا دینے والے جو پسینہ پسینہ ہو رہے تھے وہ بھی اس میں بیٹھ جائیں گے۔ لہٰذا کب تک خوف کے ڈنڈے سے عمل کرو گے، دل میں اللہ کی محبت کا پٹرول ڈلوا لو، پھر تمہاری رفتار ایسی ہو گی کہ لوگ حیران رہ جائیں گے۔ صحبتِ اہل اللہ دین و دنیا کی بھلائیوں کا مجموعہ ہے، دینی مجالس سے ہی دین پھیلا ہے۔ جتنا وقت بھی ملے اس کو قیمتی بنائیں اور جس اللہ والے سے مناسبت ہو اس کی صحبت میں آنا جانا رکھیں اور اپنی اصلاح کروائیں۔

ملک اور گھر کے بڑوں کی ذمہ داریاں

ارشاد فرمایا کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

ارشاد فرمایا: سن لو تم میں سے ہر شخص اپنی رعایا کا نگہبان ہے اور (قیامت کے دن) تم میں سے ہر شخص کو اپنی رعایا کے بارے میں جوابدہ ہونا پڑے گا۔ لہٰذا سربراہ حکومت نگہبان ہے، اس کو رعایا کے بارے میں جوابدہی کرنا ہوگی، مرد جو اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے، اس کو اپنے گھر والوں کے بارے میں جوابدہی کرنا ہوگی، عورت جو اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی نگہبان ہے، اس کو ان کے حقوق کے بارے میں جواب دینا ہوگا (مشکوٰۃ: (قدیمی)، ص ۳۲۰)۔ اس حدیث کی روشنی میں سب سے پہلے اربابِ اقتدار سے ہم گزارش کرتے ہیں کہ میڈیا پر فحاشی، عریانی کا فروغ اور گندی سائٹس کو بند کردیں، نیز گھر کے بڑوں سے بھی گزارش کرتے ہیں کہ ایسی چیزیں گھر میں نہ لائیں جن سے گھر کے افراد برباد ہوں۔ عام طور پر گھر کے بڑے اپنی حرام خواہشات کو پورا کرنے کے لئے گھر میں یہ چیزیں لاتے ہیں، معصوم بچے اور بچیاں، ٹی وی، کمپیوٹر بازار سے لے کر نہیں آتے اور نہ کیبل کا کنکشن لگاتے ہیں، اس لئے خدارا! اپنے بچوں کو اس فحاشی کے طوفان سے بچائیں۔

اولاد اور گھر والوں کو خرافات سے بچانے کی حکمتِ عملی

① **اولاد پر کڑی نظر رکھیں:** اپنے بچوں کو انٹرنیٹ ہرگز نہ دیں، اگر ناگزیر وجوہ کی بناء پر دیا جائے تو سختی رکھیں کہ تنہائی میں استعمال نہ کریں، کمرے میں کمپیوٹر اس طرح رکھیں کہ آپ کی نظر پڑتی ہو، کبھی کبھی بچوں کے زیر استعمال انٹرنیٹ کی ہسٹری سے جانچ پڑتال کرتے رہیں کہ کہیں بچوں نے نیٹ کا غلط استعمال نہ کیا ہو، اگر غلط استعمال کیا ہو تو بچوں کو بتا بھی دیں تاکہ ان کے دلوں میں خوف ہو۔ اہلِ خانہ اگر ٹی وی، موبائل یا دوسری ناجائز چیز مانگیں تو پہلے محبت سے منع کریں، اگر ضد کریں تو حکمت سے کام لے کر سمجھائیں، اللہ والوں سے مشورہ کریں۔ بعض گھروں میں یہ خرافات نہیں ہوتیں لیکن بچے اسکول میں اپنے دوستوں سے میموری کارڈ میں لے آتے ہیں۔ والدین کو دھوکہ دینے کے لئے ان کے سامنے ایک میموری کارڈ استعمال کرتے ہیں اور تنہائی میں دوسرا۔ جس اسکول کالج میں ناچ گانا، اسٹیج ڈرامے اور دوسری خرافات ہوتی ہیں ایسے اداروں میں بچوں کا داخلہ نہ کرائیں۔

② **خود سو فیصد دین پر عمل کریں:** اللہ تعالیٰ حکمت کے ساتھ نصیحت کر کے لوگوں کو دین کی دعوت دینے کا حکم فرماتا ہے۔ اس حکمت کو اس مثال سے سمجھئے کہ پڑوس کا کتا بھوکا ہے اور اس کے منہ میں خشک ہڈی ہے۔ آپ کے دل میں رحم آیا اور گھر سے گوشت لائے، اب اس کے منہ سے ہڈی چھڑانے کے تین طریقے ہیں:

① ڈنڈا مار کر لیکن اس حال میں وہ آپ کو کاٹے گا۔ ② گوشت کے فضائل اور لذت بیان کر کے، اس سے بھی وہ مشکل سے چھوڑے گا۔ ③ تھیلی سے گوشت نکال کر اس کے سامنے ڈال دیں، وہ خود ہی ہڈی چھوڑ دے گا اور گوشت کھانے لگے گا۔ اس سے سمجھئے کہ اولاد اور گھر والوں سے اگر گناہوں کی ہڈی چھڑانا چاہتے ہیں تو تین طریقے ہیں:

① سختی کر کے گناہ چھڑانے کی کوشش پر وہ اَور زیادہ ضدی ہو جائیں گے اور دین سے متنفر بلکہ دین کی شان میں گستاخی کر کے ایمان کھو بیٹھیں گے۔ ② اگر آپ صرف زبانی نیٹ کیبل موبائل وغیرہ کے نقصانات اور بچنے کے فضائل بیان کریں گے تو بھی چھوڑنا مشکل ہے کیونکہ ان کو گناہوں میں حرام مزہ آرہا ہے۔ ③ خود سو فیصد دین پر عمل کر کے اولاد کو ایسا نمونہ پیش کریں جسے دیکھ کر وہ بھی گناہوں کی بے چین زندگی چھوڑ کر با لطف زندگی کا مزہ پانے کی کوشش شروع کر دے۔

③ **اولاد کو جائز تفریح سے نہ روکیں:** اس کی بہت کمی ہے کہ بیوی بچوں کی جائز خوشی کا بھی انتظام نہیں کرتے جس کی وجہ سے وہ بیزار رہنے لگتے ہیں۔ اولاد کو دینی ماحول کے ساتھ ساتھ جائز کھیل کھیلنے دیں، جائز تفریح مہیا کریں، بچیوں کو کھانا بنانا، امور خانہ داری، سلائی کڑھائی سکھائیں، تجوید، بہشتی زیور، دینی کتابوں کا مطالعہ، نیکی کے واقعات اور دوسری اچھی اصلاحی کتابیں شیخ اور بزرگانِ دین سے پوچھ کر دیں، اولاد کا اکرام بھی کریں، ان کی تربیت محبت سے کریں، پیار، نرمی کے ذریعہ دین کی طرف لائیں۔ دین میں ریشم کی طرح بنیں کہ نرم کتنی ہوتی ہے لیکن مضبوط اتنی کہ کوئی توڑ نہیں سکتا، ہمیں اولاد کی بے راہ روی پر آنکھیں بند نہیں کرنا چاہیے کہ ابھی چھوٹے ہیں، خود صحیح ہو جائیں گے۔ اس طرح فراموش کرنے سے وہ سدھریں گے نہیں، اگر اولاد ہماری نافرمانی کرے تو اسے سزا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی

نافرمانی پر گونگوں کی طرح خاموش بیٹھے رہتے ہیں، جیسے بلی کے حملہ کرنے پر کبوتر آنکھیں بند کرلیتا ہے تو کیا بلی اس کو چھوڑ دیتی ہے؟ اسی طرح نفس وشیطان ہماری اولاد کو چھوڑیں گے؟ ہرگز نہیں، بلکہ ہمارے کچھ نہ کہنے پر تو ان کو بہکانا اَور آسان ہوجائے گا۔

④ **گناہوں سے روکنے پر صبر سے اولاد اللہ والی بنتی ہے:** جب اولاد کہتی ہے کہ ہمارے پاس کوئی مصروفیت نہیں ہے، اس لئے ہمیں ٹی وی، موبائل، ویڈیو گیم وغیرہ لادیں تاکہ ہم بور نہ ہوں، تو والدین گھر میں یہ خرافات لے آتے ہیں اور عذر کرتے ہیں کہ بچہ دوسروں کے گھر جاتا تھا، اس لئے میں نے گھر میں ہی لادیا۔ ان کی خدمت میں عرض ہے اگر بچہ زہر کھانے کے لئے دوسرے گھر میں جاتا ہو تو کیا آپ زہر گھر میں لاکر رکھ دیں گے؟ نہیں بلکہ آپ ان کو منع کریں گے لہٰذا یہاں بھی ہرگز ان کو آلاتِ گناہ نہ دیں۔ میرے شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جو والدین بچوں کے ناجائز مطالبات پورا نہ کریں یہاں تک کہ بچے روئیں کہ آپ کو ہم سے محبت نہیں ہے، ان کے آنسو برداشت کرکے پھر بھی ان کو ناجائز چیز نہیں دی، ان شاء اللہ! یہی والدین اپنے بچوں کو اللہ والا دیکھیں گے۔

⑤ **تربیتِ اولاد میں دعا کی اہمیت:** اولاد کی تربیت میں والدین کی دعا کو بہت اہمیت حاصل ہے لیکن ہم لوگ اپنے دست وبازو پر زیادہ اعتماد کرتے ہیں کہ ہم اولاد کو خود ٹھیک کرلیں گے، مار دھاڑ اور سختی کرکے ان کو دین سے مزید دور کردیتے ہیں، پھر جب وہ سرکش بن جاتے ہیں تو والدین اس قدر دل برداشتہ ہوتے ہیں کہ نفسیاتی مریض بن جاتے ہیں۔ اس لئے مایوس نہ ہوں اور نہ اپنے آپ کو بیمار کریں، ان کی اور ہماری ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے، اس لئے دعائیں بڑھادیں، کبھی رات کو جلدی سوکر تہجد میں اُٹھ جائیں اور ان کی ہدایت کے لئے ایسی دعا مانگیں جیسی ہم خطرناک جسمانی بیماریوں کی شفاء کے لئے تڑپ کر اللہ سے روتے ہیں۔ اس کا معمول بنائیں، آنسو گراکر تو دیکھیں کیسا فضل ہوتا ہے ؎

آہ جائے گی نہ میری رائیگاں
تجھ سے ہے فریاد اے ربِ جہاں

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی ایک الہامی دعا

میرے شیخ نور اللہ مرقدہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک صاحب کے لڑکے کے متعلق یہ دعا دل میں آئی کہ یوں دعا کیجیے کہ اے اللہ! میرے بچے کی گمراہی کی طاقت سے تیری ہدایت کی طاقت بالاتر اور قوی تر ہے، تو اپنے آفتابِ ہدایت کی کوئی کرن میرے بچے پر ڈال دیجئے۔ ہم تو سب تدبیر کر چکے، ہم عاجز ہیں تُو قادر ہے، ہماری گمراہی کی انتہائی اصلاح کے لئے تیری ہدایت کی ابتداء کافی ہے۔ یہ جملہ مجھے حق تعالیٰ نے ایک خاص معاملہ میں عطا فرمایا، میں نے جب یہ دعا مانگی تو یہ محسوس ہوا کہ حق تعالیٰ کی رحمت کو یہ عنوان پسند آیا۔ یہ جملے ایسے ہی نہیں ہوتے کہ جن کا تعلق محض دماغ سے ہو بلکہ حق تعالیٰ بزرگوں کی جوتیوں کے صدقہ میں خاص طور سے میرے دل کو عطا فرماتے ہیں۔ (خزائن معرفت ومحبت)

نفس وشیطان کے شر سے حفاظت کے لئے چند دعائیں

ارشاد فرمایا کہ چند دعاؤں کا اہتمام خوب الحاح وزاری سے رکھیں:

① اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِیْ وَلَا تُشْقِنِیْ بِمَعْصِیَتِكَ اے اللہ! مجھ پر رحم فرما کہ میں گناہوں کو ترک کر دوں اور گناہوں کی وجہ سے مجھے بدنصیب نہ فرما۔

② یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِیْٓ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ اے زندہ حقیقی! اے قائم رکھنے والے! آپ کی رحمت سے میں فریاد کرتا ہوں کہ میرے تمام احوال کی اصلاح فرما دیجئے اور ایک پلک جھپکنے کو مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کیجیے۔

③ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُكَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں آپ سے ہدایت، پرہیزگاری، پاکدامنی اور مالداری کا۔

④ اَللّٰھُمَّ وَاقِیَةً كَوَاقِیَةِ الْوَلِیْدِ اے اللہ! آپ ہماری ایسی حفاظت کیجیے جیسی ماں اپنے چھوٹے بچے کی حفاظت کرتی ہے۔

⑤ میرے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا درج ذیل مضمون ''امام المتقین وامام الفاسقین'' پڑھیں:

امام المتقین یا امام الفاسقین، ہمیں کیا بننا ہے؟

ارشاد فرمایا کہ بعض محدثین نے فرمایا ہے کہ ہر انسان جو اپنے گھر کا بڑا ہے، یہ بھی امامِ عادل بن سکتا ہے۔ اپنے بیوی بچوں میں عدل کرے، فیکٹری والا اپنے کارخانہ کے مزدوروں میں عدل کرے، جو جس کمپنی کا مالک ہے اس کمپنی میں عدل وانصاف کرے تو ہر بڑا اپنے ماتحتوں پر عدل کرنے سے اس حدیث شریف کی نعمت میں شامل ہوجائے گا اور وہ بھی امامِ عادل ہوگا، دلیل قرآنِ پاک کی یہ آیت ہے:

﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ
وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝﴾

(سورۃ الفرقان: آیۃ ۷۴)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنی بیوی بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا سربراہ بنادے (آسان ترجمۂ قرآن)۔ تو اس آیت کی رو سے ہر انسان اپنے گھر کا امامِ عادل ہے۔ دوسری شرح یہ ہے کہ ہر آدمی اپنے کارخانہ کا، اپنے گھر کا بھی امام ہے۔ اس لئے حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہاں متقیوں کا امام بننے کا شوق مقصود نہیں ہے بلکہ اے خدا! آپ نے ہمیں گھر کا ہیڈ آف ڈپارٹمنٹ بنایا ہے، میں اپنے خاندان کا بڑا ہوں، بیوی بچوں کا بڑا ہوں لیکن اگر یہ نافرمان رہیں گے تو میں امام الفاسقین رہوں گا، آپ ان کو متقی بنادیجئے تاکہ میں امام المتقین بن جاؤں کیونکہ امامت تو میری ہے ہی۔ حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کے علوم دیکھو! اُولٰٓئِكَ اٰبَآئِيْ فَجِئْنِيْ بِمِثْلِهِمْ۔ اے خدا! ہمارے بیوی بچوں کو ہماری آنکھ کی ٹھنڈک بنادیجئے۔ ہماری ذریات، خاندان اور بیوی بچوں کو آپ متقین بنادیجئے، ان سب کو نیک بنادیجئے، ہم ان کے امام تو ہیں ہی مگر میرے بیوی بچے اگر بے نمازی رہیں گے تو ہم امام الفاسقین رہیں گے لہٰذا مقصد یہ ہے کہ ہمارے بیوی بچوں کو متقی بنادیجئے، امام بننا مقصود نہیں ہے۔ (مواعظ اختر نمبر ۶ - کیف آہ وفغاں)

قرآنِ مجید کو سینے سے لگائیں

ارشاد فرمایا کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قیامت کے دن قرآن چھوڑنے سے متعلق اپنی امت کے خلاف شکایت (ایف آئی آر) دائر کریں گے:

﴿وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا۝﴾

(سورۃ الفرقان: آیۃ ۳۰)

ترجمہ: اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کہیں گے کہ یارب! میری قوم اس قرآن کو بالکل چھوڑ بیٹھی تھی۔ تشریح: اگرچہ سیاق وسباق کی روشنی میں یہاں قوم سے مراد کافر ہیں لیکن یہ مسلمانوں کے لئے بھی ڈرنے کا مقام ہے کہ اگر مسلمان ہونے کے باوجود قرآنِ کریم کو پسِ پشت ڈال دیا جائے تو کہیں وہ بھی اس سنگین جملے کا مصداق نہ بن جائیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شفاعت کے بجائے شکایت پیش کریں، والعیاذ باللہ العلی العظیم (آسان ترجمۂ قرآن)۔

مفتی اعظم حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ جو مسلمان قرآن پر ایمان تو رکھتے ہیں مگر نہ اس کی تلاوت کی پابندی کرتے ہیں نہ اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، وہ بھی اس حکم میں داخل ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس شخص نے قرآن پڑھا مگر پھر اس کو بند کر کے گھر میں معلق کر دیا، نہ اس کی تلاوت کی پابندی کی، نہ اس کے احکام میں غور کیا، قیامت کے روز قرآن اس کے گلے میں پڑا ہوا آئے گا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایت کرے گا کہ آپ کے اس بندے نے مجھے چھوڑ دیا تھا، اب آپ میرے اور اس کے معاملہ کا فیصلہ فرما دیں۔ (معارف القرآن: جلد ۶، صفحہ ۴۷۱) علامہ (عماد الدین اسماعیل) ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن چھوڑنے کے پانچ معانی لکھے ہیں: اس پر ایمان نہ رکھنا اور تصدیق نہ کرنا، قرآن کا علم حاصل نہ کرنا (یعنی ناظرہ، تجوید، حفظ، معانی، تفسیر کا علم حاصل نہ کرنا)، اس میں تدبر اور غور وفکر نہ کرنا، اس کے احکام (اوامر ونواہی) پر عمل نہ کرنا، قرآن کو چھوڑ کر شعر و شاعری، افسانوں، گانوں، لہو ولعب میں مشغول ہونا۔ (تفسیر ابن کثیر: جلد ۳، صفحہ ۵)

لمحۂ فکریہ: اس آیت کی تفسیر کو ہم بار بار پڑھیں اور اپنا محاسبہ کریں کہ کہیں ہم نے قرآن کو چھوڑا تو نہیں؟ آیئے! ہمت کیجیے، قرآن پر ایمان لانے کے بعد کسی مستند قاری صاحب سے قرآن کے الفاظ اور تجوید سیکھیں، کم از کم کچھ سورتیں یاد کرلیں، کسی مستند عالم صاحب سے قرآن کا ترجمہ اور تفسیر پڑھ لیں یا آسان ترجمۂ قرآن (حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم)، معارف القرآن (حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ) تفسیر عثمانی (علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ) پڑھیں، جو بات سمجھ نہ آئے علماء سے پوچھ لیں۔ مستند علماء کے درسِ قرآن میں شرکت کریں، اپنی زندگی کے لمحات کو قیمتی بنائیں، اگر قرآن کو ہم نے اپنے سینے سے لگایا، اپنی اولاد کو سکھایا تو موبائل، نیٹ، کارٹون اور ویڈیو گیم کی لعنت سے ہم اور ہماری اولاد انشاء اللہ بچ جائیں گے۔

دیندار والدین کو تسلی

ارشاد فرمایا کہ جن گھروں میں ٹی وی، کمپیوٹر، کارٹون، ویڈیو گیم اور دیگر خرافات نہیں ہیں، وہ لوگ اپنے بچوں کی اکثر شکایت کرتے ہیں کہ بچوں نے بہت ہی تنگ کیا ہوا ہے، ہر وقت شرارتیں، آپس میں لڑائی جھگڑا کرتے ہیں۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ محبت سے برداشت کریں، صبر کریں، دل تنگ نہ کریں، بچوں کو ماریں نہیں بلکہ محبت سے سمجھائیں اس لئے کہ جن گھروں میں یہ خرافات نہیں ہوتیں تو شیطان بچوں کو تنگ کرتا ہے تاکہ والدین مجبور ہوکر یہ خرافات لے آئیں، جب یہ چیزیں ہوں گی تو وہ تنگ کیوں کریں گے لیکن ان کا مستقبل بلکہ آخرت بھی برباد ہوگی اور آپ کے مزید نافرمان ہوں گے۔

بعض بچے والدین کو بلیک میل کرتے ہیں کہ میرے سب دوستوں کے پاس موبائل ہے، ہمیں بھی بڑا موبائل لاکر دیں، نیٹ لگا کر دیں ورنہ ہم گھر سے بھاگ جائیں گے، خودکشی کرلیں گے وغیرہ، ایسے بچوں کو اپنے والدین ظالم نظر آتے ہیں، لیکن والدین کو چاہیے کہ ہرگز ان کی ناجائز ڈیمانڈ پوری نہ کریں ورنہ پھر اسی طرح ہمیشہ بلیک میل کرتے رہیں گے، بزرگانِ دین سے مشورہ کریں۔

امت کے مصلحین کی خدمت میں گزارش

رحمت کا ابر بن کے جہاں بھر میں چھائیے
عالم یہ جل رہا ہے برس کر بجھائیے

ارشاد فرمایا کہ امت کے مصلحین، خطباء اور واعظین کی خدمت میں دلی گزارش ہے کہ موبائل، ٹی وی، نیٹ، کیبل، بدنظری کے متعلق منبر سے ضرور بیان کریں، لوگوں کی باتوں کی پرواہ نہ کریں، امت کو اس مضمون کی بہت ضرورت ہے۔ اس بارے میں میرے پیارے مرشد صدیقِ وقت حضرت اقدس سید عشرت جمیل میرؔ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ملفوظ یاد رکھیں، فرماتے ہیں کہ ۴۶/ برس پہلے جب شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں احقر حاضر ہوا تو حضرت کو یہی مضمون بلاناغہ بیان کرتے ہوئے پایا۔ حضرت اس زمانے ہی میں فرماتے تھے کہ ”میں عریانی اور فحاشی کا سیلاب آتے ہوئے دیکھ رہا ہوں تو کیا میں اس کی روک تھام نہ کروں؟ بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ تو ایک ہی مضمون بیان کرتے ہیں، دوسرے امراض کو بیان نہیں کرتے، میں کہتا ہوں کہ جہاں کالرا (ہیضہ) پھیلا ہو تو وہاں حکیم کالرا کا علاج کرے گا یا نزلہ زکام کا؟ بعض لوگ مجھ سے بدگمانی کرتے ہیں کہ کوئی بات ہے جو یہ اسی مرض کو بیان کرتے ہیں لیکن مجھے مخلوق کی کوئی پرواہ نہیں، میں اللہ کے لئے اپنی عزت کو داؤ پر لگا کر ان امراض کو بیان کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا۔“ لوگوں نے حضرت کی استقامت کو دیکھ لیا کہ حق گوئی میں کسی سے متاثر نہیں ہوئے اور سارے عالم میں خصوصاً یورپی ممالک میں جہاں جہاں حضرت والا کا سفر ہوا، نوجوانوں نے تسلیم کیا کہ حضرت والا نے یہاں کے گندے ماحول میں ہماری جوانیاں محفوظ فرمادیں، ورنہ ہم یہاں کی گندگی کے گٹر میں اپنی زندگیاں ضائع کردیتے۔

دینی ودنیاوی تعلیم حاصل کرنے والے نوجوانوں کو نصیحت

① تمام گناہوں سے مشرق مغرب کی دوری رکھیں کیونکہ گناہوں سے حافظہ بہت متاثر

ہوتا ہے۔ خصوصاً موبائل کے زیادہ استعمال اور اس میں فیس بک، یوٹیوب، انٹرنیٹ، اسی طرح ٹی وی، کیبل وغیرہ تمام خرافات سے مکمل طور پر بچیں ورنہ دل و دماغ اسی میں مشغول رہے گا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد امام وکیع رحمۃ اللہ علیہ سے حافظے کی شکایت کی تو استاد نے گناہوں کو چھوڑنے کی وصیت کی اس لئے کہ علمِ دین اللہ کا نور ہے اور اللہ کا نور کسی گنہگار کو حاصل نہیں ہوسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ گناہوں کی وجہ سے سبق میں دل نہیں لگتا اور نہ سبق یاد ہوتا ہے۔ ② ویڈیو گیم اور کارٹون سے بھی مکمل طور پر بچیں، خواہ سادہ گیم ہی کیوں نہ ہوں خصوصاً چھوٹے بچوں کو اس سے بہت بچانا چاہیے۔ ③ اخبار بینی، ناول اور خبروں وغیرہ سے بھی بچیں، ناول بینی میں اکثر دیندار بچیاں بھی مبتلا ہیں۔ ④ موبائل پر فون، میسج، اِدھر اُدھر کے تعلقات سے بھی بچیں، اس لئے کہ اس سے ذہنی یکسوئی ختم ہوجاتی ہے۔ ⑤ عشقِ مجازی اور بدنظری سے بہت دور رہیں اور دل کی بھی بہت حفاظت کریں خصوصاً اہلِ علم کے لئے اَمرد حسین لڑکوں سے اور بنات کو بھی اپنے ہم جنس سے بہت احتیاط کرنی چاہیے۔

آیئے! توبہ کریں اور اپنے رب کو راضی کریں!

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ظَهَرَ الۡفَسَادُ فِی الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ بِمَا کَسَبَتۡ اَیۡدِی النَّاسِ
لِیُذِیۡقَهُمۡ بَعۡضَ الَّذِیۡ عَمِلُوۡا لَعَلَّهُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ۝﴾

(سورۃ الروم: آیۃ ۴۱)

ترجمہ: لوگوں نے اپنے ہاتھوں جو کمائی کی، اس کی وجہ سے خشکی اور تری میں فساد پھیلا تاکہ انہوں نے جو کام کئے ہیں اللہ ان میں سے کچھ کا مزہ انہیں چکھائے، شاید وہ باز آجائیں (آسان ترجمۂ قرآن)۔ تشریح: آیتِ کریمہ یہ سبق دے رہی ہے کہ عام مصیبتوں کے وقت چاہے وہ ظاہری اسباب کے ماتحت وجود میں آئی ہوں، اپنے گناہوں پر استغفار اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کا طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔

آج کل انفرادی اور اجتماعی گناہوں کی وجہ سے جو سخت حالات امتِ مسلمہ پر آئے ہوئے ہیں، اس میں خوب توبہ اور رجوع الی اللہ کی ضرورت ہے۔ شاید ہی کوئی ایسا شخص ہو جو اسمارٹ فون کے نقصانات نہ جانتا ہو، بچنا بھی چاہتے ہیں، گھر کے ماحول کو بدلنا اور اولاد کو نیک بھی بنانا چاہتے ہیں، مگر میڈیا اور دین کے دشمنوں کے فریب میں آ کر دین، مدارس، علماء، اللہ والوں سے دور ہو جاتے ہیں، حالانکہ ان کے قریب ہوں، ان سے مشورہ کریں، اللہ کی محبت حاصل کریں، ان شاء اللہ تعالیٰ! اس دلدل سے نکل جائیں گے۔

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ گناہوں میں ملوث ہونے کی وجہ اللہ سے محبت میں کمی ہے، جب محبت بڑھ جائے گی تو گناہ میں موت نظر آئے گی۔ اور اللہ کی محبت حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے:

(۱) حق تعالیٰ کی نعمتوں کو اور اس کے احسانات کو یاد کرنا۔

(۲) اہلِ محبت کی صحبت اختیار کرنا یعنی اللہ والوں کے پاس آنا جانا اور تعلق رکھنا۔

(۳) کچھ اللہ کا ذکر کرنا۔

☆☆☆حصہ دوم ختم ہوا☆☆☆

مزید تفصیل اور اصلاحی مشوروں کے لئے
C-96 مسجد اختر غرفۃ السالکین گلستانِ جوہر بلاک 12
نزد سندھ بلوچ سوسائٹی گیٹ 2، کراچی پاکستان
پی او بکس: 18778 پوسٹ کوڈ: 75290 فون: 021-34030643-44
ویب سائٹ: www.HazratFerozMemon.org
ای میل: Ask@HazratFerozMemon.org

ارشادات

حکیم الاُمّت مجدّد المِلّت حضرت مولانا شاہ محمّد اشرف علی تھانوی صاحب نوّر اللہ مرقدہٗ

معصیت ایک بُری اور مہلک چیز ہے

ارشاد فرمایا کہ معصیت کم بخت نہایت ہی بُری اور مہلک چیز ہے، اس سے اجتناب کی سخت ضرورت ہے۔ وہ وقت اور گھڑی بندے کے واسطے نہایت ہی مبغوض اور منحوس ہے جس میں یہ اپنے خدا کا نافرمان ہوتا ہے۔ اگر حس ہو تو معصیت کرنے کے بعد فوراً قلب پر ظلمت محسوس ہوتی ہے، اور بعض نافرمانی کا یہ بھی اثر ہوتا ہے کہ آئندہ کے لئے عمل کی توفیق سلب کر لی جاتی ہے۔ بڑے خوف کی بات ہے۔ معصیت میں ایک اور خاصیت بھی ہے کہ اس کے محکوم اس کی نافرمانی کرنے لگتے ہیں۔ ایک بزرگ گھوڑے پر سوار ہوئے، وہ شوخی کرنے لگا۔ فرمایا کہ آج ہم سے کوئی گناہ ہوا ہے جس کی وجہ سے یہ ہماری نافرمانی کرتا ہے۔ ایک اور خاصیت سب سے اشد ہے۔ وہ یہ کہ کبھی بے فکری اور بے خیالی سے صغیرہ سے کبیرہ صادر ہو جاتا ہے اور وہ سبب کفر کا ہو جاتا ہے۔ اس لئے انسان کبھی گناہ کر کے بے فکر نہ ہو، توبہ استغفار کرتا رہے مگر یہ بھی نہیں کہ اسی کو مشغلہ بنا لے اور اسی مراقبہ میں رہا کرے بلکہ ایک بار خوب باقاعدہ توبہ کر کے کام میں لگے اور اس کے بعد پھر جب کبھی خیال آ جایا کرے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ کہہ کر پھر آگے چلے، کام میں لگے۔ (الافاضات الیومیہ، جلد ۶، صفحہ ۱۸۳)

صغیرہ اور کبیرہ گناہ

ارشاد فرمایا کہ جس گناہ کو صغیرہ یعنی چھوٹا کہا جاتا ہے وہ بڑے گناہ کے مقابلہ میں چھوٹا ہے ورنہ ہر گناہ اس حیثیت سے کہ اس میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی ہے بڑا ہی گناہ ہے، جیسے پھونس کے چھپر میں بڑا انگارہ اس کے لئے جس طرح مہلک ہے، اسی طرح چھوٹی سی چنگاری کا بھی وہی انجام ہے کہ وہ بھی جب بھڑک اُٹھتی ہے تو انگارہ بن جاتی ہے۔ اس لئے گناہوں میں کبیرہ و صغیرہ کی تقسیم باہمی اضافت و نسبت کے اعتبار سے ہے۔ صغیرہ گناہ کو بھی چھوٹا سمجھ کر بے پرواہی کرنا اپنی ہلاکت کو دعوت دینا ہے۔ (مجالسِ حکیم الامت، جلد ۲۴، صفحہ ۱۸۲)

یہ کتاب ادارہ ہذا سے بلامعاوضہ ہدیۃً تقسیم کی جاتی ہے
اس کی خرید و فروخت کی اجازت نہیں ہے